لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ
(القرآن)

مَنْ لَّا يَشْكُرَ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰه (الحديث)

میرا گلشنِ حیات

(خودنوشت)

حنیف احمد محمود

میرا گلشنِ حیات

(خودنوشت)

حنیف احمد محمود

آن لائن ایڈیشن

قیمت: خاتمہ بالخیر کے لئے درخواست دعا

سر سے پا تک ہیں الٰہی تیرے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا

تیرے احسانوں کا کیوں کر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بے حد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں وہ ہے زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

(درثمین)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَالسَّمِیۡعُ هُوَالۡمُجِیۡبُ

میرا وہ اللہ میری تمام کہی اور اَن کہی باتوں کو سننے والا اور وہی اللہ میری اَن کہی باتوں اور دل کے پاتال میں چھپے جذبات کو قبول کر کے جواب دینے والا ہے۔

اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ (الضحیٰ:12) پر عمل کرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے۔ اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنے نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہئے مثلاً ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ عمدہ کپڑے پہن سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ میلے کچیلے کپڑے پہنتا ہے اس خیال سے کہ وہ واجب الرحم سمجھا جاوے یا اس کی آسودہ حالی کا حال کسی پر ظاہر نہ ہو ایسا شخص گناہ کرتا ہے“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 386)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ (الضحیٰ:12) اور تُو اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرتا رہ۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں دنیاوی بھی ہیں اور دینی بھی اور روحانی بھی۔ دنیاوی نعمتیں تو ہر ایک کو بلا تخصیص عطا ہوتی ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں، خدا تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ہر نعمت کا منبع سمجھنے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دنیاوی نعمتوں کا بھی شکر ادا کرتے ہیں۔ اُس کا اظہار جہاں اپنی ذات پر کرتے ہیں وہاں دنیا کو بھی بتاتے ہیں کہ یہ نعمت محض اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملی ہے۔ لیکن ان دنیاوی نعمتوں کے علاوہ بھی جیسا کہ مَیں نے کہا، دینی اور روحانی نعمتیں ہیں۔ اور ایک مسلمان اور حقیقی مسلمان اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے غلام جو یقیناً ہم احمدی ہیں، اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو بھی حاصل کرنے والے بنے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور انعام کو بیان کرنا اور اس کا اظہار ایک احمدی پر فرض ہے۔ جس کا ایک طریق تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنا ہے۔ اور دوسرے دنیا میں یہ ڈھنڈورا پیٹنا ہے اور دنیا کو بتانا ہے اور تبلیغ کرنا ہے کہ یہ نعمت، یہ نور جو ہمیں ملا ہے، آؤ اور اس سے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضل کے یا فضلوں کے وارث بنو کہ یہیں نورِ خدا ہے۔ یہیں تمہاری بقا ہے۔ یہیں دنیا

کی بقا ہے۔ یہیں تمہیں اور دنیا کو دنیا و عاقبت سنوارنے کے سامان مہیا ہیں۔ اور پھر اس پیغام کو پہنچانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو دروازے کھلتے ہیں، ہماری تھوڑی سی کوششوں کو جو اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے، ہم اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام پہنچانے کا جو ذریعہ بنتے ہیں، اس پر ہماری توقعات سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے کئی گنا بڑھ کر جو فضل ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ایک اَور پیار اور اُس کی نعمت کا اظہار ہے جو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ذکر کرنے اور اُس کی شکر گزاری کے اظہار کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

پس ایک حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بنتے چلے جانے کے لئے اس مضمون کے حقیقی ادراک کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے بھیجا تو اپنی خاص تائیدات سے بھی نوازا۔ اپنے نشانات سے بھی نوازا جو روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں، جس کے نظارے ہم دیکھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آپ کے ساتھ یہ تائیدات اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی آپ کو بتا دیا تھا کہ تم میری نعمتوں کا احاطہ نہیں کر سکو گے، اُن کو گن نہیں سکو گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ (تذکرہ صفحہ 75 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) کہ اگر تُو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہے تو یہ ناممکن ہے۔ پھر یہ بھی آپ کو الہاماً فرمایا کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (تذکرہ صفحہ 82 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا ذکر کرتا چلا جا۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”یہ عاجز بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ: 12) اس بات کے اظہار میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ خداوند کریم ورحیم نے محض فضل وکرم سے اِن تمام امور سے اس عاجز کو حصہ وافرہ دیا ہے اور اس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا اور نہ بغیر نشانوں کے مامور کیا۔ بلکہ یہ تمام نشان دیئے ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوں گے اور خدائے تعالیٰ جب تک کھلے طور پر حجت قائم نہ کر لے تب تک ان نشانوں کو ظاہر کرتا جائے گا۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 339-338)

پھر فرمایا: ”عجز و نیاز اور انکسار... ضروری شرط عبودیت کی ہے۔“ (یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا صحیح بندہ اور عبد بننا ہے تو پھر عجز اور انکسار بھی ہونا چاہئے۔ یہ ضروری شرط ہے) فرمایا: ”لیکن بحکم آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ نعمائِ الٰہی کا اظہار بھی از بس ضروری ہے۔“

(مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 66 مکتوب نمبر 42 بنام حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ کا جب بھی ہم پر فضل ہوتا ہے۔ اُس کا بیان اور اظہار ہم اس حکم کے مطابق کرتے ہیں اور کرنا چاہئے لیکن عاجزی اور انکسار کے ساتھ، نہ کہ اپنی کسی بڑائی کو بیان کرتے ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 31 مئی 2013ء، خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 311-312)



اپنے آقا کے ساتھ



مصنف "میرا گلشن حیات"

پاس ورڈ

حالات زندگی دو طرز پر لکھی جاسکتی ہے۔ اوّل انسان اپنی زندگی میں اپنے ہاتھ سے حالات زندگی قلمبند کر جائے جسے عرف عام میں ''خودنوشت'' کہا جاتا ہے اور دوم انسان کی وفات کے بعد اس کے خیر خواہ اور عزیز و اقارب اس کے حالات زندگی لکھیں۔ اس میں مرحوم کے اوصاف و سیرت کے پہلو بھی شامل کر لئے جاتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی مرحوم واقف زندگی (ڈپٹی کنٹرولر سی ایم اے) نے بھی اپنے خاندانی حالات نہایت اختصار کے ساتھ خودنوشت کے طور پر لکھ کر میرے سپرد کئے تھے۔ خاکسار نے اس خودنوشت کی روشنی میں محترم ابا جان اور پیاری امی جان مریم صدیقہ کی وفات کے بعد اپنے پیارے بہن بھائیوں کی مدد اور تعاون سے والدین کی سیرت و سوانح پر ایک کتاب بعنوان ''میرے محسن والدین'' مدوّن کی تھی جس کی قیمت ''والدین کے لئے دعائے مغفرت'' رکھی گئی۔ بعد ازاں والدین سے رشتہ تودّت رکھنے والے احباب و خواتین نے کثرت کے ساتھ خطوط و فونز کے ذریعہ اس تصنیف پر تبصرہ کرتے ہوئے امی ابا کی سیرت کے بعض حسین درخشندہ پہلو بھی اُجاگر کیے۔ ان تمام خطوط کو خاکسار نے ضمیمہ ''میرے محسن والدین'' میں یکجا کر دیا۔

آج ابا جان مرحوم کی روایت کو زندگی بخشتے ہوئے خاکسار حقیر نابکار و گناہگار کو اپنے حالات زندگی "میرا گلشن حیات" کے نام سے تیار کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

یوں مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے درج ذیل ارشاد بلکہ تحریک پر لبیک کہنے کی بھی توفیق ملی۔ آپؒ فرماتے ہیں:

"اپنے اپنے خاندان کی تاریخ زندہ رکھیں اور اپنے خاندانوں کی تاریخ احمدیت سے شروع کریں۔ وہ کب احمدی ہوئے؟ پھر انہوں نے کیا کیا قربانیاں کیں؟ کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر کیا فضل فرمائے؟ یہ ساری سچی کہانیاں ہیں اور بڑی دلچسپ اور دردناک بھی ہیں۔ یہ ساری باتیں یاد رکھوگے تو زندہ رہوگے ورنہ مٹی میں مل جاؤگے۔ اگلی نسلوں کو پتہ ہی کوئی نہیں ہوگا کہ کن کی نسلیں ہیں؟ کہاں کہاں سے آئے ہیں؟ ان کی کیا نیک روایات ہیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 7 جون 1996ء)

خدا گواہ ہے کہ خاکسار نے اپنی خدمات کی جو تاریخ جمع کی ہے اس میں ریا اور دکھاوے کا ذرا بھر شائبہ نہیں ہے۔ یہ محض خوف خدا کو مدنظر رکھ کر اپنی اولاد اور آئندہ آنے والی نسل کی تعلیم و تربیت اور خاندان کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے تحریر کی ہے۔ میں اپنی ذات کو جانتا ہوں۔ انتہائی کمزور، نالائق اور بے بس انسان ہوں۔ میں جو ہوں محض اور محض اپنے اللہ کے فضل سے ہوں اور اپنے پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدین و صحابہ رضی اللہ عنہم نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے احمدیت اور اپنے والدین، بہن بھائیوں اور بزرگوں کی دُعاؤں کے طفیل ہوں۔ جن کی دعاؤں کے بارہ میں

مجھے یقین کامل ہے کہ آج بھی ان کی دعائیں فضا میں موجود ہیں اور میرے ارد گرد مقبولیت کی سند لے کر منڈلا کر مجھ حقیر کو اپنے حصار میں رکھے ہوئے ہیں۔ اپنے ربّ کریم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اور وفات کے بعد بھی نہ صرف مجھے بلکہ میرے افراد خاندان کو نسل بعد نسل ان دعاؤں کے طفیل اپنے حصار میں لئے رکھے گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی عَبْدِكَ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ خُلَفَاءِهٖ وَعَلٰى كُلِّ فَرْدٍ اُسْرَتِىْ

؎ سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

”میرا تو اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 182)

میں اپنے آپ کو حضور علیہ السلام کے ارشاد کے قابل نہیں سمجھتا تاہم میرے والد محترم اور دادا جان مرحوم مکرم میاں حبیب اللہ (حبیب کلاتھ ہاؤس۔ ربوہ) حقیقت میں باخدا، نہایت پارسا، سچے متقی اور پرہیز گار وجود تھے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق مجھ پر اور میرے خاندان پر سات پُشتوں تک خدا اپنی رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھے گا اور اس کی خود حفاظت فرمائے گا۔ ان شاء اللہ

برادرم مکرم ہادی علی چوہدری نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا ایک بار برطانیہ سے پاکستان آئے اور مجھے ملنے دارالذکر لاہور (جہاں خاکسار مربی ضلع لاہور کے فرائض سرانجام دے رہا تھا) آئے۔ موصوف میرے کلاس فیلو بھی

ہیں۔ اس ناطے یادوں کو تازہ کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ باتوں باتوں میں مجھے کہنے لگے کہ حنیف! آپ نے تصانیف لکھ کر اپنا نام تاحیات زندہ کر لیا ہے۔ قیامت تک جماعت احمدیہ موجود رہے گی تو اس وقت تک آپ کی کتب گھروں میں اور لائبریریوں میں موجود آپ کے نام کو زندہ رکھیں گی اور لوگ پڑھا کریں گے۔

اس بات کو سامنے رکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میری اس تصنیف سے میرے خاندان کا نام زندہ رہے گا۔ ان شاء اللہ

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

میں اس موقع پر اسلام کے اصول مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ کے تحت ان دوستوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جن کے تعاون سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچا۔ ان میں کمپوزنگ کے فرائض برخوردار عزیزم زاہد محمود نے ادا کئے اور بہت مفید مشورے بھی دیئے بعد میں مسز عائشہ چوہدری آف جرمنی نے اس میں اضافہ جات کئے اور مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری آف قادیان نے آخری لمحات میں اس کی نوک پلک درست کی۔ اسی طرح مکرم مرزا دانیال احمد نے بھی معاونت کی۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء

خاکسار نے اپنی خودنوشت کا نام ”میرا گلشن حیات“ اس لئے رکھا ہے کہ میں نے اپنے حالات زندگی کے گلشن سے کچھ پھول قارئین کے لئے چنے ہیں۔ اس لئے ترتیب سے لکھے گئے حالات زندگی میں جو ابواب بندی ہوتی ہے، وہ اس میں نہیں ہے، اسی وجہ سے قارئین واقعات میں ترتیب نہیں پائیں گے۔

گویا حیات زندگی کے بکھرے رنگ برنگے پھولوں کو یکجا کر کے ایک گلدستہ بنا دیا گیا ہے۔

اپنے اللہ کی بارگاہ میں اپنے ہاتھ اٹھائے اور جھولی پھیلائے یہ منگتا اپنی مغفرت، بخشش کی دعا کرتا ہے اور اپنے تمام خیر خواہوں سے بھی دست بستہ سوالی بن کر خاتمہ بالخیر کی دعا کی بھیک مانگتا ہے۔

اللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِی وَارۡحَمۡنِی وَاھۡدِنِی وَعَافِنِی وَاجۡبُرۡنِی وَارۡزُقۡنِی وَارۡفَعۡنِی

حنیف احمد محمود

10 ذوالحجۃ 1443 ھجری

10 وفا 1401 ھش (ہجری شمسی)

10 جولائی 2022ء

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

کہتے ہیں کہ نام، انسان کی شخصیت پر بڑا گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اسی لئے اسلام میں بامعنی نام بچے کو دیئے جانے کا حکم ہے۔ اسی طرح خوابوں کی تعبیر نکالتے وقت جو انسان خواب میں نظر آئے اس کے نام کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ زندگی کے دیگر مراحل پر بھی کچھ ایسا ہی سوچنے کو ملتا ہے۔

خاکسار نے اپنی تمام 31 تصانیف کی اشاعت کے موقعہ پر اسلام اور احمدیت کے اہم مشہور و معروف دنوں اور تاریخوں کو مدنظر رکھا ہے۔ جیسے یوم خلافت، یوم مسیح موعودؑ وغیرہ۔ اپنی خودنوشت کی اشاعت کے لئے خاکسار نے ذوالحجہ کے مبارک مہینہ کا انتخاب کیا ہے جو ہجری قمری سال کا آخری اور حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ اس مبارک مہینہ میں اسلام کے ایک اہم رکن ”حج“ کی ادائیگی ہوتی ہے اور جو مسلمان اس اہم رکن کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ نہ جا سکیں ان کے لئے حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہم السلام کی یاد میں عید منا کر حسبِ توفیق قربانی کی جاتی ہے۔ وقف بھی چونکہ ایک قربانی ہے جس کو ”ابراہیم حنیف“ کی یاد میں خاکسار حنیف احمد بھی اللہ کی دی ہوئی توفیق سے اپنی بساط اور طاقت کے ساتھ نبھانے کی توفیق پا رہا ہے۔

دوسری طرف سولر کیلنڈر کے اعتبار سے یہ سنہ 2022ء کا جولائی کا مہینہ ہے۔ جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہجری شمسی تقویم کا آغاز فرما کر ”وفا“ کا نام دیا اور خاکسار نے اللہ کی مدد سے حسبِ بساط و توفیق وفا کے ساتھ اپنے عہدِ وقف کو نبھانے کی پوری کوشش کی ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

انڈیکس

تحدیث نعمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ ھوالناصر

میرا گلشنِ حیات

خاندان کا تعارف

میرے دادا جان میاں حبیب اللہ مرحوم کا تعلق چندر کے (منگولے) ضلع سیالکوٹ حال ضلع نارووال سے تھا۔ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ (خاکسار کی دادی جان) دولت بی بی کے ساتھ خلافت ثانیہ کے آغاز پر 1914ء میں قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ کی دستی بیعت کی۔

اس سے قبل داداجان مرحوم کے ایک چچازاد بھائی حضرت میاں سیف اللہؓ ولد کرم الٰہی صاحب نے 1904ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر سیالکوٹ کے دوران سیالکوٹ میں بیعت کی تھی جبکہ دوسرے چچازاد بھائی حضرت سندر حسینؓ نے 1905ء میں بنفس نفیس قادیان جاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔یوں ہمارے خاندان میں احمدیت ان دو بزرگ صحابہؓ کے ذریعہ آئی۔ ان دونوں بزرگ صحابہؓ کی روایات، رجسٹر روایات صحابہ جلد نمبر 10 صفحہ 261 تا264 میں موجود ہیں۔

حضرت میاں سیف اللہؓ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ خاص کے شرقاً شمالاً قطعہ صحابہ میں مدفون ہیں۔ آپ دونوں کو درویشی کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

دادا جان بیعت کرنے کے بعد گاؤں واپس نہ آئے بلکہ قادیان میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاں دھونی رما بیٹھے اور محلہ دارالرحمت میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ پاکستان بننے کے بعد اپنے گاؤں چندر کے منگولے جانے کی بجائے مکرمہ دادی جان دولت بی بی اور بچوں کے ہمراہ نئے مرکز دارالہجرت ربوہ منتقل ہوئے۔ ذہن میں صرف یہ تھا کہ خلیفۃ المسیح کی رفاقت نصیب ہو اور بچوں کی تعلیم و تربیت اسلامی و دینی اصولوں کے تحت ہوسکے۔ ربوہ آکر دادا جان نے کپڑے کا کاروبار ایک تخت پوش پر کپڑے رکھ کر شروع کیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے بے انتہا برکت ڈالی اور بعد میں ربوہ کی مشہور و معروف حبیب کلاتھ ہاؤس کی بنیاد پڑی۔

ربوہ کے مرکز میں عین اس جگہ جہاں حضرت مصلح موعودؓ نے مع خاندان حضرت مسیح موعودؑ عارضی طور پر پڑاؤ کیا اور نمازوں کے لئے کچی مسجد مبارک تعمیر کروائی ابا جان نے دو کنال کا پلاٹ خریدا۔ آج اس دو کنال پلاٹ کے سامنے والے حصہ میں ”ربوہ کلاتھ ہاؤس“ واقع ہے۔ یہ وہی حبیب کلاتھ ہاؤس ہے جس کا نام بدل کر ربوہ کلاتھ ہاؤس رکھا گیا اور دوسرے سامنے والے حصہ میں مکرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف کا سرسبز و شاداب لان اور پچھلے حصہ پر مریم ہسپتال واقع ہے۔ ربوہ کا یہ حصہ اب دارالصدر جنوبی کہلاتا ہے۔

میرے اباجان مرحوم کا نکاح مکرمہ مریم صدیقہ مرحومہ (امی جان) بنت مکرم ٹھیکیدار اللہ بخش مرحوم آف خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ سے اسی کچی مسجد مبارک (جو بعد میں احاطہ بیت الحبیب کا حصہ بنی) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پڑھایا۔ ایجاب و قبول میں مکرم ناناجان نے "قبول ہے" کہنے کی بجائے "ان شاء اللہ" کہہ دیا۔ حضورؓ نے فرمایا ٹھیکیدار صاحب "قبول ہے" کہتے ہیں۔ چنانچہ اس تقریب نکاح کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، مکرم ناناجان مرحوم کو ازراہ تفنن "ان شاء اللہ" کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

خاکسار کی نانی جان مکرمہ فاطمہ بی بی مرحومہ حضرت میاں کریم بخشؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ آف کھوکھروالی ضلع لائل پور (حال ضلع فیصل آباد) کی بیٹی تھیں۔ یوں طرفین سے خاکسار کو کسی نہ کسی طرح صحابہ کی اولاد ہونے کا شرف حاصل ہے۔

میرے امی ابا کی شادی جون 1949ء میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرمہ صادقہ پروین۔ ایم ایس سی۔ کینیڈا

2۔ خاکسار حنیف احمد محمود۔ شاہد، مولوی فاضل حال یوکے

3۔ مکرم مجید احمد بشیر۔ ایم ایس سی۔ ربوہ

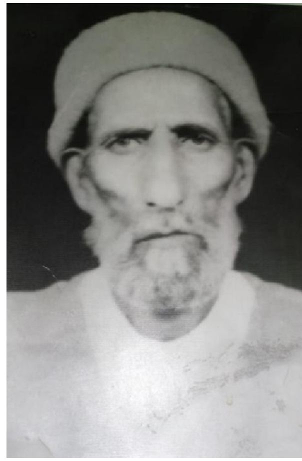
4۔ مکرمہ مبارکہ امینہ۔ لاہور

5۔ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف۔ ربوہ

6۔ مکرم مظفر احمد مبشر۔ ایم ایس سی۔ لاہور

7۔ مکرم نعیم احمد صدیق۔ ایم ایس سی۔ برطانیہ

8۔ مکرم فہیم احمد فاروق۔ کینیڈا



دادا جان میاں حبیب اللہ مرحوم



ابا جان مرحوم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی

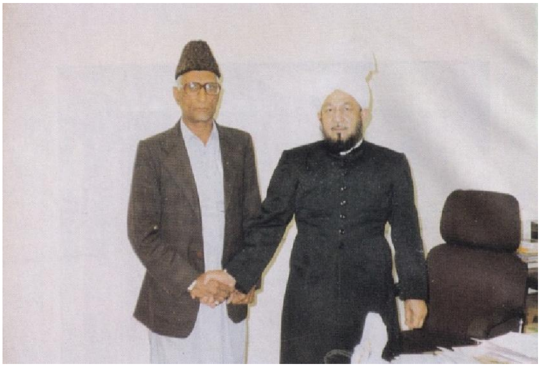


خاکسار کے بچے اپنے دادا کے ساتھ

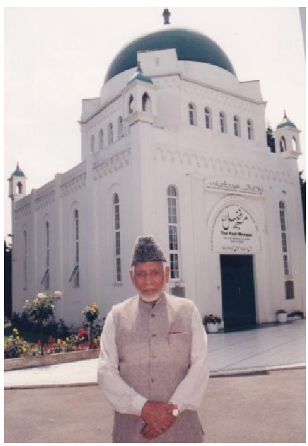


اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی 1966-1967ء اپنے آقا کے ساتھ

ابا جان بطور مربی اطفال



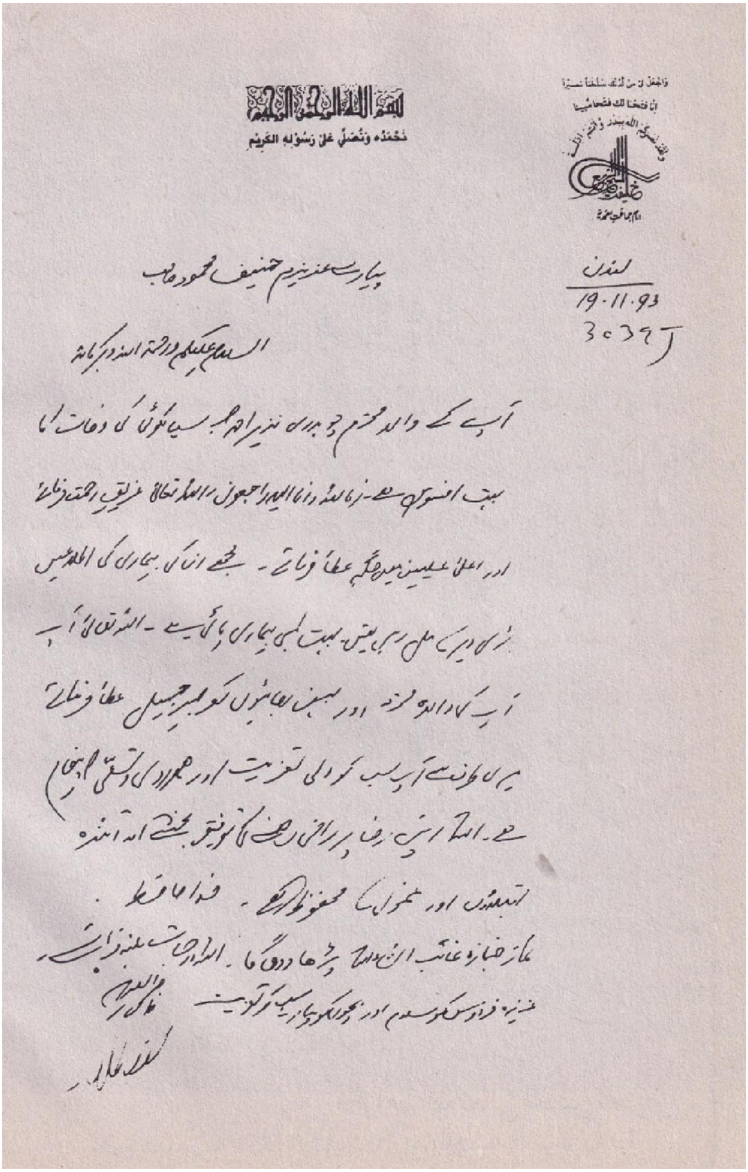
جلسہ سالانہ جشن تشکر 1989ء کے موقع پر اپنے آقا کے ساتھ



میرے خسر صوفی نذیر احمد مرحوم مسجد بیت الفضل لندن کے باہر



خاکسار امی مرحومہ کی دارلذکر لاہور میں نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے



بسم اللہ الرحمن الرحیم
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

واجعل لي من لدنك سلطاناً نصيراً
إنا فتحنا لك فتحاً مبيناً
خلیفۃ المسیح الرابع
امام جماعت احمدیہ

لندن
19.11.93
3039

پیارے عزیزم حنیف محمود صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والد محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کی وفات کا
بہت افسوس ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے
اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ مجھے ان کی بیماری کی اطلاعیں
ان کی دیر سے مل رہی تھیں۔ بہت لمبی بیماری ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ
آپ کی والدہ محترمہ اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے
میری طرف سے آپ سب کو دلی تعزیت اور ہمدردی کا تحفہ پہنچا رہا
ہے۔ اللہ آپ سب کو راضی رہنے کی توفیق بخشے اور آئندہ
ابتلاؤں اور غموں سے محفوظ رکھے۔ خدا حافظ۔
نماز جنازہ غائب ان شاء اللہ پڑھا دوں گا۔ اللہ درجات بلند فرمائے۔
عزیزہ فردوس کو سلام اور بچوں کو پیار۔ سب کو تعزیت
والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد

اباجان کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا تعزیت کا خط

اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا

میرا نام حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ''حنیف احمد'' تجویز فرمایا۔ ابا جان نے حضور سے نام رکھنے کی درخواست کی تو حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا ''حنیف احمد نام رکھیں'' دستخط مرزا محمود احمد۔ والد محترم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی مرحوم ابن مکرم میاں حبیب اللہ (حبیب کلاتھ ہاؤس والے) نے حضرت مصلح موعودؓ کے نام کی مناسبت سے میرے نام کے ساتھ ''محمود'' کا اضافہ کیا۔ یوں میرا پورا نام ''حنیف احمد محمود'' ہو گیا۔

میری پیدائش 18 دسمبر 1953ء کو ربوہ ضلع جھنگ حال ضلع چنیوٹ (12/13 بیت الحبیب دارالصدر جنوبی) میں ہوئی۔ میٹرک کی سند پر پیدائش 18 کی بجائے 19 دسمبر تحریر ہونے کی وجہ سے میرے جماعتی و سرکاری کاغذات اور دستاویزات پر 19 دسمبر تحریر ہے۔ اس لئے تمام کاغذات پر تاریخ پیدائش 19 دسمبر درج ہوئی ہے ۔ محترم ابا جان مرحوم چونکہ سول ملٹری اکاؤنٹ (CMA) میں ملازم تھے۔ اس لئے وہ ربوہ سے باہر مختلف جگہوں پر مقیم رہے۔ میری زندگی کے ابتدائی چند سال تو ربوہ میں اپنی والدہ محترمہ مریم صدیقہ مرحومہ بنت مکرم ٹھیکیدار اللہ بخش مرحوم کے ساتھ گزرے۔ جب میری عمر 6-7 برس کے لگ بھگ تھی تو محترم ابا جان مرحوم ہمیں اپنے ساتھ کوئٹہ لے گئے۔ جہاں ہم سال ڈیڑھ سال مقیم رہے۔ ابا جان نے مجھے ایک اسکول میں داخل کروا دیا۔ میرے ساتھ میرے چھوٹے بھائی عزیزم مکرم پروفیسر مجید احمد بشیر ایم ایس سی بھی ایک ہی کلاس میں تھے۔ چونکہ میں جسمانی اور ذہنی لحاظ سے

کمزور تھا اور پوری طرح اپنا مافی الضمیر ادا کرنے سے بھی قاصر تھا۔ حافظہ بھی تیز نہ تھا اس لئے ایک احمدی ٹیچر مجھے کلاس سے الگ کمرے میں بٹھا دیتے اور قومی ترانہ و دیگر بعض نظمیں یاد کرنے کو کہتے۔ میں توتلی زبان میں اسے دہراتا رہتا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کلاس روم اور میرے والے کمرے کی دیوار میں ایک دو اینٹوں کا خلا تھا۔ میں وہاں سے دیگر طلباء سے سن کر یاد کرنے یا دہرانے کی کوشش کرتا۔ روزانہ کا جو بھی یاد ہوتا اُسے میں گھر آکر دہراتا رہتا۔ مگر گھر میں موجود کسی فرد کو سمجھ نہ آتی کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ محترم ابا جان احمدی ٹیچر کو بلوا کر پوچھا کرتے کہ یہ کیا پڑھتا ہے؟ مجھے یاد ہے کہ ایک بار پوچھنے پر احمدی ٹیچر نے ابا جان کو بتلایا تھا کہ یہ قومی ترانہ پڑھتا ہے۔

- کوئٹہ کا ایک اور واقعہ کالنقش فی الحجر یہ ہے کہ ہم دونوں بھائی (خاکسار اور مجید صاحب) ابا جان کے ساتھ سائیکل پر بازار گئے ہوئے تھے۔ ابا جان نے غالباً خوبانی خریدی۔ ہم دونوں نے ریڑھی سے ایک ایک خوبانی اٹھا کر کھالی۔ ہم جوں ہی گھر پہنچے۔ ابا جان نے نصیحت دینے کی خاطر بطور سزا گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی اور دروازے سے باہر کھڑا کر دیا۔ ایک طرف کوئٹہ کی ہلکی ہلکی خنکی اور دوسری طرف دن ڈھلنے کے بعد ہلکا ہلکا اندھیرا چھانے لگا تھا۔ چونکہ ان دنوں گھروں کے صحن ہوا کرتے تھے۔ اس لئے کچھ دیر بعد والدہ محترمہ مرحومہ کی اندر سے آواز آئی وہ ابا جان سے استفسار کر رہی تھیں کہ بچے کہاں ہیں؟ ابا جان نے کہا کہ انہوں نے ریڑھی سے از خود پھل اٹھا کر بغیر دھوئے کھایا ہے۔ میں انہیں بطور سزا گھر سے باہر دروازہ پر کھڑا کر آیا ہوں۔

محترمہ امی جان ہمیں سمجھا کر اس عہد کے ساتھ گھر کے اندر لائیں کہ ریڑھی سے بغیر اجازت اور بغیر دھوئے کوئی چیز نہیں کھاتے۔

- کوئٹہ ہی میں ایک دفعہ ابا جان ہمیں سیر و تفریح کے لئے کسی پارک میں لے گئے۔ مجھے یاد ہے کہ گہرے پانی کے قریب میں کھو گیا۔ مجھے سمجھ نہ آئے کہ میں کیا کروں۔ چاروں طرف پانی۔ کافی دیر بعد والدین مجھے ڈھونڈتے ہوئے ملے اور مجھے اس دلدل نما پانی سے نکالا۔

کوئٹہ سے محترم ابا جان کا تبادلہ راولپنڈی ہو گیا۔ ہم بھی ساتھ ہی راولپنڈی شفٹ ہو گئے۔ ہمارا گھر ''ڈھوک پیراں فقیراں'' میں تھا۔ نماز جمعہ ہم مسجد بیت النور مری روڈ میں ادا کرتے جبکہ مغرب وعشاء کی نماز ایک احمدی دوست کے گھر با جماعت ادا ہوتی۔ یہاں ہم اطفال الاحمدیہ کی عمر کو پہنچ چکے تھے بلکہ اس مبارک تنظیم کا حصہ تھے اس لئے فلاحی اور رفاہی کاموں میں حصہ لیتے۔ مجھے یاد ہے کہ ہم دونوں بھائی غرباء اور مستحق افراد کے لئے احمدی گھروں سے آٹا اور راشن اکٹھا کیا کرتے تھے۔ محترم ابا جان کو چونکہ ہماری تعلیم و تربیت کی طرف بہت توجہ رہتی تھی۔ اس لئے ہمیں جماعت کے بزرگوں سے ملاقات کروانے کے لئے مختلف مقامات پر لے جایا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ہمیں مری حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ سے ملوانے کے لئے گھوڑا گلی لے گئے تھے۔

ربوہ ہجرت

راولپنڈی میں ہم دونوں بھائی ایک ہی کلاس میں تھے۔ جب ہم جماعت پنجم میں تھے تو محترم ابا جان مرحوم نے امی جان مرحومہ سے مشورہ

کر کے یہ فیصلہ کیا کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مستقل ربوہ میں سکونت اختیار کی جائے۔ چنانچہ ابا جان ہمیں 1965ء میں ربوہ چھوڑ گئے۔ 1965ء کی جنگ ہم نے ربوہ میں دیکھی تھی۔ ہم بذریعہ ٹرک تلہ کنگ کے راستے رات کا سفر کر کے ربوہ پہنچے تھے۔ یہاں 13/12 دارالصدر جنوبی میں سکونت اختیار کی۔ یہ پلاٹ محترم ابا جان نے 100 روپے فی کنال کے حساب سے خرید کیا تھا اور جیسا کہ اوپر لکھ آیا ہوں یہ اس مبارک جگہ پر واقع ہے جہاں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ربوہ کے آغاز میں رہائش اختیار فرمائی تھی۔ یہاں ایک چھوٹی سی کچی مسجد ''مسجد مبارک'' بھی تعمیر ہوئی تھی۔ اس پلاٹ کے مغربی جانب اگر معمولی کھدائی کریں تو قبلہ رُخ بنیاد سے پتھر نکلتے ہیں جو دراصل مسجد مبارک کی بنیاد کے ہیں۔

بچپن میں جماعتی خدمات

محترم ابا جان نے کچھ عرصہ ربوہ میں قیام کر کے اس پلاٹ میں ہماری رہائش کے لئے پختہ مکان تعمیر کروادیا۔ اس سے قبل گارے کے دو کمرے اس پلاٹ پر تعمیر تھے۔ اس وقت کوارٹرز تحریک جدید بھی محلہ دارالصدر جنوبی میں شامل تھے اور کوارٹرز کے ارد گرد چار دیواری نہ ہوتی تھی۔ ہم نمازیں مسجد محمود میں ادا کرتے اور نماز جمعہ مسجد مبارک میں۔ جماعت پنجم خاکسار نے تعلیم الاسلام پرائمری اسکول ربوہ سے اور میٹرک 1970ء میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ سے پاس کیا۔

اس دوران خاکسار کو محلہ میں مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ میں مختلف عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ جن میں منتظم اطفال الاحمدیہ اور زعیم خدام الاحمدیہ کے عہدے اہم ہیں۔ منتظم اطفال الاحمدیہ کی حیثیت سے ہمارا محلہ مقابلہ مابین محلہ جات ربوہ میں دومرتبہ اوّل آیا اور عَلم انعامی کا مستحق ٹھہرا۔ لوکل اجتماع بھی منعقد کروائے جن میں خیمے لگایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اسی اجتماع اور سالانہ کھیلوں پر جب کہ ہم نے عَلم انعامی بھی لیا ہوا تھا مکرم حکیم خورشید احمد صدر محلہ و صدر عمومی نے تشریف لاکر انعامات تقسیم کیے تھے۔ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے حضرت اماں جان کے کمرے میں (جو یادگار روڈ کے درمیان واقع تھا) دفتر خدام الاحمدیہ قائم کیا۔ کچھ عرصہ یہ دفتر مسجد محمود سے ملحقہ کمرے میں بھی رہا۔ اس دوران مختلف Activities ہوتی رہیں۔ جن میں راتوں کا پہرہ بھی ایک یادگار فعل تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دعائیہ الفاظ

میٹرک کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے ذکر سے قبل اپنی زندگی کا ایک اہم ایمان افروز واقعہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر درج کر آیا ہوں کہ خاکسار کمزوری کی وجہ سے پیدائشی طور پر بولنے سے 7-8 سال کی عمر تک قاصر رہا۔ اس صورت حال سے نیز والدین کا پہلوٹھی کا بیٹا ہونے کے ناطے سے والدین پریشان بھی تھے۔ دعاؤں کے ساتھ ساتھ علاج بھی ہو رہا تھا۔ لوگوں کے مشورہ پر ’’تندوا‘‘ بھی کٹوایا گیا، مگر عمر بڑھتی گئی اور بولنے کی کوئی صورت نہ بنی۔ اسی پریشانی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعا کے

لئے عرض کیا جاتا رہا۔ ایک دن والدہ محترمہ صبح سویرے مجھے گود میں اٹھا کر حضورؓ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئیں۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی تھیں کہ حضورؓ ابھی ناشتہ فرمارہے تھے کہ میں نے تمہارے بول نہ سکنے کے متعلق پریشانی کا اظہار کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضورؓ نے فرمایا: **"بی بی! فکر نہ کرو یہ بچہ بولے گا اور اس کی آواز دنیا سنے گی"**

یہ دعاؤں بھری خوش خبری لے کر امی جان مرحومہ واپس گھر آئیں۔ اِدھر نہ بولنے کی وجہ سے تمام عزیز و اقارب مجھ سے بہت پیار سے پیش آتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے ایک پھوپھا جان مرحوم مکرم منیر احمد اعوان، کاتب روزنامہ الفضل تھے۔ کتابت کرتے وقت مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور چار آنے کا لالچ دے کر مجھے "پھوپھا" لفظ کہنے کو کہتے تھے۔ یہ غالباً 1961-1960ء کی بات ہے۔

پھوپھا جان مرحوم کی دو اڑھائی ماہ کی انتھک کوشش کے بعد خاکسار نے سب سے پہلے "پھوپھا" کا لفظ بولا تو گھر میں ایک جشن کا سماں تھا۔ مجھے انعام میں "چونی" ملی اور مٹھائی تقسیم ہوئی۔ نجانے پھوپھا مرحوم میرے لئے کیا دعائیں کرتے ہوں گے کہ آج روزنامہ الفضل کی مدیری حصہ میں آئی۔ الحمد للہ

اب میں عمر کی اس حد کو چھو رہا تھا جو اسکول جانے کی عمر ہوتی ہے۔ باوجود بہت کم اور توتلا بولنے کے مجھے اپنے سے چھوٹے بھائی کے ساتھ اسکول میں بٹھا دیا گیا۔ ذہنی طور پر اسکول دَور میں بہت کمزور ہی رہا اور رعایتی نمبروں کے ساتھ اگلی کلاس میں ترقی ملتی رہی۔ یہاں تک کہ آٹھویں کلاس یعنی مڈل کے بورڈ کے امتحان کا وقت آ گیا۔ جس کا داخلہ بھجوایا گیا تھا، مگر میری تعلیمی حالت کو

دیکھ کر ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی اسکول نے رول نمبر سلپ دینے سے انکار کر دیا اور میں اسکول کا امتحان دے کر نویں جماعت میں رعایتی نمبروں کے ساتھ ترقی پا گیا۔ جہاں میں نے اپنے چھوٹے بھائی اور ایک کزن طاہر احمد صاحب کی دیکھا دیکھی ہائیجین فزیالوجی (Hygien Physiology) رکھ لی تا ڈاکٹر بنوں۔ نویں کا امتحان تو انہی مضامین میں رعایتی طور پر پاس کیا اور میٹرک کے لئے جب داخلے کے کاغذات کی تیاری کا وقت آیا تو اچانک میرے دل میں ہائیجین فزیالوجی کی جگہ "اسلامیات" میں امتحان دینے کی تحریک پیدا ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کی قبولیت کا ایک اظہار تھا۔ میں نے محترم ابا جان مرحوم سے جو اس وقت کراچی میں سرکاری ملازم تھے، مضمون کے تبادلہ کی تحریری اجازت مانگی۔ جو نہ ملی اور داخلہ ہائیجین فزیالوجی مضامین میں بھجوانا پڑا۔

میٹرک کا امتحان اور خدائی تائید

رفتہ رفتہ امتحان کا وقت قریب آ گیا اور ایک دفعہ پھر اسکول والوں نے میری نالائقی اور تعلیمی کمزوری کو دیکھ کر رول نمبر سلپ دینے سے انکار کر دیا۔ اچانک ابا جان کراچی سے کچھ مدت کی رخصت پر ربوہ آ گئے۔ میں نے ابا جان سے عرض کی کہ اسکول جا کر ہیڈ ماسٹر صاحب سے رول نمبر سلپ کی درخواست کریں۔ مگر ابا جان اپنی طبیعت کے پیش نظر کہاں ماننے والے تھے؟ فوراً فرمایا کہ

”میں سارا وقت ایک لائق طالب علم رہنے والا، ایک نالائق طالب علم کے لئے اسکول کیسے جا سکتا ہوں“

اُدھر خاکسار کے چھوٹے بھائی کو رول نمبر سلپ مل چکی تھی۔ خاکسار بہت پریشان تھا خاکسار نے ایک ”حربہ“ استعمال کیا اور امی جان مرحومہ کے ذریعہ ابا جان کو کہلوایا کہ چھوٹے بھائی کو Slip مل چکی ہے اور امتحان دینے کی صورت میں وہ مجھ سے آگے نکل جائے گا اور بڑا بھائی پیچھے رہ جائے گا۔ یہ بات محترم ابا جان کے دل کو لگی اور ایک دن خود ہی اسکول جا پہنچے اور ہیڈ ماسٹر صاحب کو Undertaking (تحریری یقین دہانی) دے کر رول نمبر سلپ لے آئے اور آتے ہی اپنی رخصت میں اضافہ کی درخواست کراچی بھجوا دی اور مجھے پڑھانے کی ذمہ داری خود سنبھال لی۔ امتحان میں 20-22 دن باقی تھے۔ تیاری شروع کی۔ انگریزی اور حساب میں بالترتیب 5-7 نمبر لینے والا اب اپنے آپ کو بہت بہتر پانے لگا۔ بالآخر امتحان میں شامل ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی دعاؤں سے 850 / 472 نمبر لے کر گریڈ دوم میں کامیابی حاصل کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالك۔ یہ میری زندگی کی پہلی کامیابی تھی جو مجھے کسی رعایت کے بغیر ملی تھی۔ یہ دراصل اس عظیم انسان حضرت مصلح موعودؓ کی دُعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جو آپؓ نے مجھے میری والدہ کی گود میں دی تھیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

نتیجہ نکلنے کے بعد ہم دونوں بھائی اور کزن کالج میں داخلہ لینے کے لئے اپنے گھر واقع دارالصدر جنوبی سے نکلے۔ ہم پیدل ہی ریلوے لائن پر کالج کی

طرف چل دیئے۔ جونہی جامعہ احمدیہ کی عمارت قریب آئی خاکسار بغیر سوچے سمجھے اور بغیر اپنے دونوں ساتھی بھائیوں کے مشورہ کے جامعہ احمدیہ کی طرف مڑ گیا اور داخلہ فارم لے آیا۔ ان دنوں جامعہ کا گیٹ ریلوے لائن کی طرف بھی کھلتا تھا۔ اخبار الفضل میں تو جامعہ کے متعلق پڑھ ہی رہا تھا مگر اس میں داخلے کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ ہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعائیں تھیں جو قبولیت کا اثر دکھلانا چاہ رہی تھیں۔ گھر واپسی پر ابا جان سے مشورہ کیا۔ ابا جان نے کہا کہ تایا جان مکرم بشیر احمد سیالکوٹی مرحوم سے پوچھ لو۔ انہوں نے جامعہ میں جانے سے قبل B.A کرنے کا مشورہ دیا۔ مگر یہ کوئی غیبی طاقت تھی۔ جس نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے سوا تمام دیگر راہوں پر قدغن لگا رکھی تھی۔ وکالت دیوان کے انٹرویو میں کامیابی کے بعد جامعہ احمدیہ کے سفر کا آغاز ہوا اور اللہ تعالیٰ نے دل و دماغ کو روشن کیا اور ہر سال ہی نمایاں نمبروں سے کامیابی حاصل کرتا رہا۔ ''صرف و نحو'' اور ''موازنہ مذاہب'' میرے من پسند مضامین رہے۔ ''صرف و نحو'' پسندیدہ مضمون ہونے کی وجہ سے استاذی المحترم مفتی ملک سیف الرحمن مرحوم بہت پیار کرتے اور امتحان کے روز ہی میرا پرچہ چیک کرتے اور مجھے بلا کر نمبروں پر شاباش دیتے اور خوشنودی کا اظہار فرماتے۔ کچھ ایسی ہی کیفیت ''موازنہ مذاہب'' میں بھی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ غالباً درجہ ثالثہ کی بات ہے ''موازنہ مذاہب'' کے پرچے میں دس سوال حل کرنے تھے اور ہر سوال کی 10 شقیں تھیں گویا 100 سوال تھے۔ خاکسار ہر سوال کی 10 شقیں لکھ کر نیچے '' تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ'' لکھتا چلا گیا اور ممتحن صاحب نے بھی ہر سوال کے 10 نمبر دے کر ''تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ'' لکھا۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کے طفیل مجھ حقیر، لاشے محض پر نازل ہوا اور باوجود اپنی انتہائی کمزوریوں، نالائقیوں اور معصیتوں کے جامعہ احمدیہ سے نہ صرف ''شاہد'' کی ڈگری پائی بلکہ عربی فاضل کی سند بھی اچھے نمبروں سے حاصل کی۔ محترم ابا جان اپنی خودنوشت میں میرے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''ان (اولاد) میں سے ایک نے خود ہی پوری زندگی وقف کر کے میری ایک دیرینہ تمنا کو پورا کیا۔'' (میرے محسن والدین صفحہ 20)

فالحمد للّٰہ علی ذالك۔

جامعہ کے دوران کھیلوں میں ''رِنگ'' میرا پسندیدہ کھیل تھا۔ ایک دفعہ جامعہ کی سالانہ کھیلوں میں ''رِنگ'' میں خاکسار نے ٹرافی بھی حاصل کی۔ اس کے علاوہ روک دوڑ، فٹ بال، والی بال اور کراس کنٹری کے مقابلہ جات میں بھی اپنے ٹٹوریل گروپ ''شجاعت'' کی طرف سے حصہ لیتا رہا۔ کراس کنٹری ریس اور پیدل سفر کے لئے خاکسار نے اپنے چند دوستوں کے ساتھ پریکٹس بھی بہت کی۔ مجھے یاد ہے کہ جمعہ کے روز ہم چنیوٹ پیدل جا کر منڈی وغیرہ سے سبزی لایا کرتے تھے۔ کبھی کبھار جمعہ کے روز احمد نگر بھی دوڑ کر جاتے۔

پیدل سفر

جامعہ میں میرے سفر کا آغاز 1970ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد ہوا۔ 1972ء میں ہم نے پیدل سفر کیا۔ میرے ساتھ پریکٹس کرنے والوں میں مکرم منیر احمد عابد اور مکرم رشید احمد عاصم تھے۔ ہم تینوں نے ہی اکٹھے اس سفر کا

آغاز کیا۔ اس سال استاذی المحترم سید میر داؤد احمد مرحوم پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ایک نئے روٹ کا چناؤ کیا تھا اور یہ قریباً 152 میل کا سفر بنتا تھا۔ اس سفر میں ربوہ سے براستہ چنیوٹ، بُرج نہر، کھڑیانوالہ، شاہ کوٹ، شیخوپورہ، پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ سے واپسی تھی۔ ہم تینوں نے چونکہ پریکٹس بہت کر رکھی تھی۔ اس لئے ہم پہلے دن ہی تیز تیز چلتے سب سے آگے نکل گئے اور ستر میل کے قریب سفر کر کے ہم شور کوٹ پہنچ گئے۔ ہمارے ساتھ ایک اور طالب علم بھی آ ملے۔ یوں ہم چار ہو گئے۔ ہم نے برلب سڑک ایک چبوترہ نما مسجد میں رات بسر کی۔ کچھ ہمارے ساتھیوں نے ساتھ ہی موجود بہت بڑی چارپائی پر آرام کیا۔ پہلے دن کے سفر کے دوران ہمیں جامعہ احمدیہ کی انتظامیہ کی طرف سے مقرر کردہ ڈیوٹی پر کوئی بندہ نظر نہ آیا۔ تاہم مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ ہمیں کسی بھی جگہ نہ پاکر سخت پریشان تھے اور تلاش کرتے کرتے شور کوٹ تک اپنی کار پر آئے۔ جہاں اس رات جناب حنیف رامے وزیر اعلیٰ ڈگری کالج میں تقریر کرنے والے تھے۔ مکرم پرنسپل صاحب نے ہمیں وہاں بھی تلاش کیا اور سینما گھروں میں بھی جا کر دیکھا۔ نہ ملنے پر اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے ہوئے کہ ایک دن میں شاہ کوٹ سے آگے نہیں جاسکتے اور ہمیں خدا کے سپرد کر کے ربوہ واپس چلے گئے۔ اگلے روز علی الصبح ہم نے اپنی لاتوں بالخصوص پنڈلیوں پر تیل کی مالش کر کے سفر کا آغاز کیا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے پاؤں اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔ مرتے کیا نہ کرتے کے تحت سفر تو بہر حال مکمل کرنا تھا۔ دوسرے روز جب شیخوپورہ کراس کر کے ہم شیخوپورہ، پنڈی بھٹیاں روڈ پر آئے تو شام ہو چکی تھی۔ ہمارا سفر جاری تھا اور رات بسر کرنے کے لئے ہم کسی جگہ کی تلاش میں تھے کہ ہمیں سڑک کے

کنارے ایک ملنگ نظر آیا جو ہماری ہی سمت پیدل چل رہا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ یہاں سڑک کے کنارے کوئی مسجد ہو تو بتلاؤ ہم نے رات بسر کرنی ہے۔وہ ایک پُرانی چھوٹی سی بے آباد مسجد کی نشان دہی کر کے چل دیا۔ ہم نے ٹارچ لائٹ کی مدد سے اس کی صفائی کی اور صفیں سیدھی کر کے ابھی لیٹے ہی تھے کہ ایک ہجوم کی طرف سے چور چور کی آوازیں سنائی دیں۔ ہم ابھی اٹھ کر سیدھے ہی ہو رہے تھے کہ ڈنڈوں اور لاتوں کی برسات ہم پر ہونے لگی کہ آپ چور ہیں۔ آپ کل بھی ہمارے گاؤں سے بھینسیں چرا کر لے گئے تھے۔ نکال دو جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ ہم نے ان کو بہتیرا باور کروانے کی کوشش کی کہ ہم طالب علم ہیں۔ پیدل سفر کر رہے ہیں۔ رات آرام کرنے کے لئے یہاں ٹھہرے ہیں۔ ان میں سے ایک سمجھدار، پڑھے لکھے شخص نے بلوائیوں کو مارنے سے روکا اور ہم سے طالب علم ہونے کی دستاویز طلب کیں۔ ہماری طرف سے پرنسپل صاحب کا خط دکھلانے پر نہ صرف ہماری خلاصی ہوئی بلکہ وہ ہم چاروں کو اپنے گاؤں ”ڈیرہ ملاں سنگھ“ کی جامع مسجد میں یہ کہتے ہوئے لے گئے کہ آپ تو ہمارے مہمان ہیں۔ ہمیں تو اس ملنگ نے جا کر مخبری کی تھی کہ جن لوگوں نے کل بھینسیں چرائی تھیں وہ آج بھی بھینسیں چرانے دوبارہ آگئے ہیں۔ بلوائیوں میں سے ایک شخص نے ہمیں بتایا کہ یہ گاؤں والے تو آپ لوگوں کو جان سے مار دینے لگے تھے بلکہ ایک نے تو رائفل بھی آپ کی طرف سیدھی کر لی تھی۔ میں نے ہی ان کو روکا تھا کہ ایسا نہ کرو۔ ممکن ہے وہ مہمان ہوں۔ یوں اللہ تعالیٰ نے ہماری ان سے جان چھڑائی۔ گو یہ اپریل کا مہینہ تھا۔ بارش کے کوئی بظاہر امکانات بھی نہ تھے۔ مگر اس رات شدید بارش کی وجہ سے موسم سرد بھی ہو گیا۔ جامع

مسجد کی انتظامیہ نے ہمیں رات سردی سے بچنے کے لئے لحاف بھی دیئے۔ چونکہ صبح سویرے بچوں نے مسجد میں قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا تھا اس لئے اس خدشہ سے کہ کہیں ہمیں یہاں غیر از جماعت امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنی پڑ جائے ہم اذانوں سے قبل ہی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے اور ہم نے راستہ میں کھڑے کھڑے ہی نماز فجر ادا کی کیونکہ اب جھکنا ہمارے بس کی بات نہ تھی۔ تیسرے دن کا سفر شروع ہو چکا تھا۔ ہم شدید تھک چکے تھے۔ ہم میں سے بعض کی تو ہمت جواب دے رہی تھی مگر ایک دو کی ہمت ابھی بھی جوان تھی اور وہ چھوڑ کر ہمیں جانے والے نہ تھے کیونکہ سفر پر چلنے سے قبل ہم نے عہد باندھا تھا کہ کوئی ایک دوسرے کو چھوڑ کر آگے نہیں جائے گا۔ ہم دوپہر کے قریب پنڈی بھٹیاں پہنچ چکے تھے۔ وہاں ہم بر لب سڑک واقع ایک مسجد میں تھوڑا سا ستائے، کچھ آرام کیا۔ اپنی ٹانگیں سیدھی کیں۔ وہاں سے نکل کر ہم پنڈی بھٹیاں، چنیوٹ روڈ پر ابھی سیدھے ہی ہوئے تھے کہ ہماری ملاقات محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سے ہو گئی۔ جو ہمیں دو دن سے ڈھونڈ رہے تھے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے بیٹے اور میرے میٹرک کے کلاس فیلو مکرم سید میر قمر سلیمان عرف بی بھی تھے۔ باقی دوستوں کا مجھے اب یاد نہیں۔ محترم میر صاحب ہمیں دو اڑھائی دن نہ پا کر بہت پریشان تھے۔ انہوں نے ہماری داستان سنی اور خصوصی طور پر پہلی رات بسر کرنے کے بارہ میں پوچھا۔ ہماری طرف سے یہ بتانے پر کہ ہم شاہ کوٹ میں بر لب سڑک ایک چبوترہ نما مسجد میں تھے تو انہوں نے بتایا کہ ہم بہت پریشان تھے کہ یہ لوگ کہاں چلے گئے ہیں۔ ہم نے شاہ کوٹ پہنچ کر بھی آپ کو ڈھونڈا۔ میں وہاں کے ڈگری کالج

بھی گیا کہ شاید وہاں جناب حنیف رامے کی تقریر سننے نہ چلے گئے ہوں پھر میں نے ایک دو سینما گھر بھی چیک کئے کہ شاید اپنی تھکاوٹ اُتارنے کے لئے فلم دیکھنے ہی نہ چلے گئے ہوں۔ جب میں ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گیا تو میں آپ کو خدا کے حوالے کر کے یہ کہہ کر واپس آگیا کہ یہ شورکوٹ سے آگے نہیں جاسکتے۔ اتنا لمبا سفر ایک دن میں ناممکن ہے۔ محترم پرنسپل صاحب نے ہم میں سے ہر ایک کو دو دو تین تین کنو بھی دیئے اور ہمیں دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ یہ وہی سفر تھا جس میں مکرم وسیم احمد چیمہ نے مکرم سید میر داؤد احمد کے ساتھ بیٹے کو دیکھ کر کہا تھا کہ اگر میں پرنسپل ہوتا تو میر داؤد صاحب کے بیٹے کو ایک ہزار میل کا پیدل سفر کرواتا اور زاد راہ کے طور پر ایک دانہ بھی نہ دیتا۔ محترم سید میر داؤد احمد کو جب اس مکالمہ کا علم ہوا تو وہ ازراہ تفنن مکرم وسیم احمد چیمہ کو ''**پرنسپل**'' کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

مکرم پرنسپل صاحب سے ملاقات کے وقت دن ڈھل چکا تھا۔ ہمارا ارادہ آج کی رات ربوہ پہنچنے کا تھا۔ مگر ''ہرسہ شیخاں'' پہنچ کر ہماری ٹانگیں جواب دے گئیں اور ارادے بھی ماند پڑ چکے تھے۔ ہم نے یہیں رات بسر کرنے کا فیصلہ کیا جس کے لئے یہاں کی جامع مسجد کا چناؤ کیا۔ مکرم رشید احمد عاصم ہم سے اجازت لے کر راتوں رات 15-20 میل کا مزید سفر کر کے ربوہ پہنچ کر اول ٹھہرے۔ چوتھے روز ہمارے سفر شروع کرنے سے قبل مکرم سمیع اللہ قمر مرحوم ہم سے آگے گزر چکے تھے جبکہ ہم دونوں نے دوپہر سے قبل اپنا سفر مکمل کیا اور میں سوم ٹھہرا۔ الحمد للہ علی ذالک

ہائیکنگ

جامعہ احمدیہ کے دوران ایک اہم ایونٹ (Event) ہائیکنگ کا تھا جو خاکسار نے اپنی کلاس کے ہمراہ 1977ء میں کیا۔ یہ سفر ہمارا ناران کاغان کی طرف تھا۔ ہم ناران تک بس پر گئے تھے۔ اس سے آگے جھیل سیف الملوک، لالہ زار، باٹا کنڈی اور جھیل لولوسر (جہاں سے دریائے کنہار نکلتا ہے) کا سفر ہم نے پیدل کیا تھا۔ اس سفر میں ہم ناران کے ایک کچے سے ہوٹل میں مقیم تھے کہ بھٹو کو تخت حکومت سے اُتارنے کی خبر ریڈیو پر سنی تھی اور یہاں کے رہائشیوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے رقص بھی کیا تھا۔ چونکہ مجھے روزانہ نہانے کی عادت ہے اس لئے جولائی کے مہینے میں شدید سردی کے باوجود خاکسار دریائے کنہار کے اندر جا کر ایک پتھر پر بیٹھ کر نہایا بھی تھا۔ میرے ساتھ نہانے والے استاذی المحترم مکرم لئیق احمد طاہر مبلغ سلسلہ برطانیہ بھی تھے۔

تبلیغی سفر

جامعہ کی تعلیم کے دوران ایک اور اہم ایونٹ(Event) تبلیغی سفر کا ہوتا ہے۔ خاکسار کی کلاس چونکہ اُس دور کی کلاسز میں سے سب سے بڑی تھی اور 40 سے زائد طلباء تھے۔ گو شاہد پاس کرتے وقت 33 طلباء رہ گئے۔ اس لئے ہماری کلاس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک گروپ نے سندھ کا دورہ کیا اور دوسرے گروپ نے جس میں خاکسار بھی شامل تھا، شیخوپورہ کی جماعتوں کا پندرہ روزہ دورہ کیا۔ یہ 1976ء کی بات ہے جب ہم درجہ رابعہ میں تھے۔ اس تبلیغی سفر کے دوران مختلف جماعتوں میں تربیتی تقاریر کرنے اور احباب جماعت سے

ملاقاتیں کرنے کا موقع ملا۔ یہ گو تبلیغی سفر کہلاتا تھا اور ایک وقت تک تبلیغی ہی تھا مگر 1974ء میں احمدیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد حالات کے پیش نظر یہ سفر تربیتی امور تک ہی محدود ہو کر رہ گیا تھا۔

وقف عارضی

مکرم احمد طاہر مرزا مبلغ گھانا نے مجھے بتایا کہ جب آپ بدوملہی میں متعین تھے تو مکرم مسعود احمد سلیمان کی سرکردگی میں تین افراد پر مشتمل ایک وفد بدوملہی وقف عارضی کے لئے آیا تھا۔ جس میں آپ کے دو چھوٹے بھائی عزیزم نعیم احمد صدیق اور عزیزم فہیم احمد فاروق بھی شامل تھے۔ اس وفد کی کارگزاری سے جماعت احمدیہ بدوملہی میں بہت بیداری دیکھنے کو ملی تھی۔

جہاں تک خاکسار کی اپنی وقف عارضی کا تعلق ہے۔ خاکسار کو لویری والا اور چک جھمرہ میں وقف عارضی کرنی یاد ہے۔

ٹائیفائیڈ کا مرض، علاج اور شفا

جامعہ کی تعلیم کی بات چلی ہے تو اپنی مستعار زندگی کا ایک اہم واقعہ بھی تحریر میں لانا ضروری سمجھتا ہوں۔ 1972ء میں مجھے درجہ اولیٰ کا امتحان دینا تھا۔ فائنل امتحان کا اعلان ہو چکا تھا کہ 18 جون سے پرچے شروع ہوں گے۔ امتحانات کی تیاری کے لئے یکم جون سے جامعہ Off ہو رہا تھا کہ مجھے بخار ہو گیا۔ بہت علاج کروایا مگر بخار اُترنے کا نام نہ لے۔ جس پر والدین بھی پریشان تھے اور دیگر عزیز و اقارب بھی۔ ہماری پھوپھو نذیراں مرحومہ جو بیوگی کی زندگی

گزار رہی تھیں اور ہمارے گھر سے ملحقہ تایا جان کے گھر میں ایک کمرہ میں رہ کر سلائی کر کے بچوں کا پیٹ پالا کرتی تھیں۔ ایک لیڈی ڈاکٹر کو اپنے ساتھ ہمارے گھر لائیں (یہ لیڈی ڈاکٹر بھی پھوپھو جان سے کپڑے سلوایا کرتی تھیں)وہ ڈاکٹر ایک دن کے وقفے کے بعد امریکہ جانے والی تھیں۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر ٹائیفائیڈ تشخیص کیا اور کیپسول لکھ کر دیئے اور کہا کہ میں تو ایک دن کے وقفے کے بعد امریکہ جارہی ہوں اسے استعمال کریں۔ امید ہے کہ اس دوائی سے بخار اُتر جائے گا اور صحت یابی ہو گی اور اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ واقعتاً اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا۔ میرا بخار اترنے لگا۔ اس دوران مجھے کمزوری اتنی زیادہ ہو چکی تھی کہ چلنا پھرنا مشکل تھا۔ محترم اباجان مرحوم بھی رخصت لے کر ربوہ آچکے تھے۔ آپ میری اس بیماری کی وجہ سے خاصی تشویش میں مبتلا تھے۔ آپ نے میری بیماری کے دوران میری بہت خدمت بھی کی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ غلہ منڈی سے پیدل جا کر خاکسار کے لئے دودھ سوڈے کی بوتلیں لا کر دیا کرتے تھے اور امی جان مرحومہ گھر میں پرہیزی کھانا تیار کرتی تھیں۔ میری دو خالائیں خالہ خورشید مرحومہ سرگودھا سے اور خالہ ناصرہ مرحومہ کھاریاں سے میری بیماری کا سُن کر ربوہ آچکی تھیں۔ جنہوں نے میرے جسم کو گاہے بگاہے دبایا اور دعائیں بھی کیں اور مجھ سے دعائیں بھی لیں۔ اُدھر میرے بہن بھائیوں نے بھی میری خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور دیگر بزرگان خاندان حضرت مسیح موعودؑ و جماعت نے بھی دُعاؤں سے خاکسار کی مدد فرمائی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ

درجہ ثانیہ میں دو سال

میں اس بیماری کی وجہ سے اولیٰ کے فائنل امتحان تو نہ دے سکا۔ سپلیمنٹری امتحان میں بیٹھنے کی اجازت مجھے مل گئی۔ گو صحت تو بہتر ہو چکی تھی مگر کمزوری کی وجہ سے مکمل تیاری نہ کر پایا تھا۔اس لئے سپلیمنٹری امتحانات میں خاکسار کامیاب نہ ہو سکا۔ محترم ابا جان مرحوم نے تمام وجوہات کے ساتھ پرنسپل جامعہ احمدیہ مکرم سید میر داؤد احمد مرحوم کے پاس حاضر ہو کر اگلی کلاس میں Promotion کی درخواست کی۔ جس پر پرنسپل صاحب نے ابا جان سے فرمایا کہ آپ کی درخواست پر میں اگلی کلاس میں Promotion دے دیتا ہوں مگر میرا مشورہ ہے کہ بیٹا اس کلاس کو Repeat کرلے۔اس طرح اس کی بنیادیں مضبوط ہو جائیں گی۔یہی بات محترم پرنسپل صاحب نے مجھے علیحدہ طور پر دفتر میں بلوا کر سمجھائی اور کہا کہ اگلی کلاس میں ترقی چاہتے ہو تو قلم میرے ہاتھ میں ہے میں ابھی لکھ دیتا ہوں۔اگر بنیاد مضبوط کرنا چاہتے ہو تو میرا Repeat کرنے کا مشورہ ہے۔خاکسار نے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کرتے ہوئے اولیٰ کلاس کو Repeat کرنے کا فیصلہ کر لیا اور یوں خاکسار کا جامعہ کا دورانیہ 8 سال کا ہو گیا۔

مقالہ نویسی میں پاکستان بھر میں اول

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال خدام میں علمی معیار بلند کرنے کے لئے پاکستان بھر میں مقابلہ مقالہ نویسی کرواتی رہی۔ 1972ء۔1973ء میں **"آنحضور ﷺ بطور مبلغ اعظم"** کے عنوان پر مقالہ تحریر کرنے کا اعلان ہوا۔

خاکسار نے بھی حقیر سی کوشش کی اور پاکستان بھر میں اول ٹھہرا۔ سالانہ اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح کے دست مبارک سے انعام ملتا تھا۔ چونکہ 1973ء کا اجتماع بوجوہ منعقد نہ ہوا تو مجھے مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک تقریب میں یہ انعام دیا گیا۔ الحمد للہ علی ذالك

افضال الٰہی کا تذکرہ

چونکہ یہ دین (عنایت) صرف اور صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کے طفیل ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کی صورت میں اس عاجز احقر الغلمان پر ہوئی اس لئے باوجود حجاب کے صرف اور صرف شکرانے کے طور پر بعض واقعات کا ذکر کر رہا ہوں۔

• سالانہ علمی مقابلہ جات میں بھی مجھے شجاعت حزب کی طرف سے حصہ لینے کا موقع ملتا رہا۔ اردو کا ایک تقریری مقابلہ مجھے یاد ہے۔ مجھے سیرت حضرت محمد مصطفی ﷺ پر تقریر کرنے کا موقع ملا تھا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فارسی شعر پڑھنا مجھے یاد ہے۔

او چہ میدارد بمدح کس نیاز
مدح او خود فخر ہر مدحت گرے

کہ اسے کسی کی مدح و ثنا کی کیا حاجت ہے۔ اس کی مدح و ثنا ہر مدحت گر کے لئے باعث فخر ہے۔

شجاعت گروپ کی طرف سے ہم تین طلباء تھے۔ ہمارے تینوں کی مجموعی کاوشوں سے اس سال شجاعت حزب اول ٹھہرا تھا۔

دو تاریخی انٹرویوز

ویسے تو جامعہ میں امتحانات سے قبل یا بعد انٹرویو لینے کے سلسلے کا آغاز ہو چکا تھا۔ جسے آج کل Viva کہتے ہیں۔ اور مجھے بھی کئی بار مختلف بورڈز یا پینل میں پیش ہونا پڑا۔ مگر دو ایسے کمیشن مجھے نہیں بھولتے جو میرے اندر ایک نمایاں تبدیلی کا باعث بنے وہ درج کرنے ضروری ہیں۔

- غالباً ثالثہ کی بات ہے کہ ششماہی امتحان میں ماسوائے ''انشاء'' کے تمام مضامین میں خاکسار اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوا۔ مجھے تین رکنی بورڈ میں بلایا گیا۔ مکرم استاذی المحترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب مجھ سے یوں گویا ہوئے کہ دھوبی سے سفید چدّر (چادر) دھل کر آئے اور اس پر سیاہی کا ایک داغ لگ جائے تو کیا وہ چدّر اچھی لگتی ہے۔ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ امتحانات میں آپ کی چدّر دھل کر آئی ہے اور اس پر ایک دھبہ ''انشاء'' میں فیل ہونے کا لگا ہوا ہے۔ خاکسار نے عرض کی کہ آئندہ ان شاء اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہو گا۔

- درجہ ثالثہ سے درجہ رابعہ میں جب ترقی ہوئی تو فیصلہ ہوا کہ امتحان ماہانہ تدریس پر ہوا کرے گا اس طرح پڑھنے اور امتحان دینے میں آسانی ہو گئی اور نمبر بھی زیادہ آنے لگے۔ ایک بار موازنہ میں (جو خاکسار کے پسندیدہ مضامین میں سے تھا) خاکسار کے نمبر ایک ہونہار طالب علم سے زیادہ آ گئے تو مجھے پھر مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے بلایا اور نمبر زیادہ آنے کی وجہ پوچھی۔ خاکسار نے اسے خدا تعالیٰ کا فضل ہی قرار دیا۔

جامعہ احمدیہ میں شاہد کا مقالہ

جامعہ احمدیہ میں درجہ شاہد پاس کرنے کے لئے کسی موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھنا ہر طالب علم کے لئے ضروری ہوتا ہے۔اس وقت طریق یہ تھا کہ طالب علم سے پوچھا جاتا تھا کہ وہ کس عنوان پر مقالہ لکھیں گے۔ خاکسار نے مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب کے استفسار پر عرض کی کہ سیرت یا سورۃ پر کوئی مقالہ خاکسار کو دے دیا جائے۔ مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے مجھے خود ہی ''سرایا''کا عنوان یہ کہتے ہوئے دیا کہ '' آپ نے سورۃ اور سیرت کا لکھا ہے۔ دونوں سین اکٹھے کئے ہیں۔ میں بھی سین کے حوالہ سے یہ مقالہ آپ کو دے رہاہوں۔ ہجرت کے پہلے پانچ سال کے سرایا۔''

خاکسار نے اس سلسلہ میں جامعہ احمدیہ کی لائبریری اور خلافت لائبریری سے تمام سیرت اور تاریخ کی کتب کو کھنگالا نیز لاہور کی پنجاب پبلک لائبریری اور قائداعظم لائبریری سے بھی جو حوالہ جات مل سکے ان کو فوٹوکاپی کروایا۔

اس سلسلہ میں سب بڑی مشکل پیش آئی وہ یہ تھی کہ غزوات پر تو بہت مواد موجود تھا لیکن سرایا کے موضوع پر قلم نہیں اٹھایا گیا تھا۔ خاکسار نے دعاؤں کے ساتھ جو مواد جمع کیا تھا اس کو مقالہ کی صورت کتابی شکل میں پیش کر دیا۔ **اردو زبان میں سرایا کے موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے جو منظر عام پر آئی۔**

سرایا کے اگلے تین سال پر خاکسار کے پھپھی زاد بھائی مکرم داؤد احمد منیب مربی سلسلہ نے مقالہ لکھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

خلفاء کے ساتھ رفاقت اور بعض دیگر مواقع



1976-1977ءاور1978ءکے مربیان ریفریشر کورس کے موقع پر اپنے آقا کے ساتھ



برموقع ریفریشر کورس1979ءخاکسار حضور کے قدموں میں



جامعہ احمدیہ کے سالانہ عشائیہ پر آقا کے ساتھ



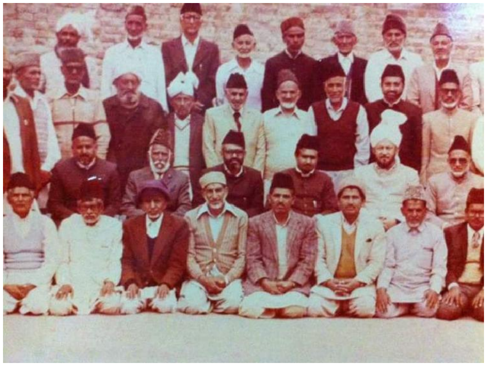
جلسہ سالانہ 1982ء کے موقع پر مربیان اپنے آقا کے ساتھ



اپنے آقا کی خدمت میں، ابا جان بھی موجود ہیں



احمدیہ بک ڈپو کے کارکنان



خاکسار کے اباجان اور خسر حضور کے ساتھ



اسلام آباد یوکے میں حضور کی دست بوسی

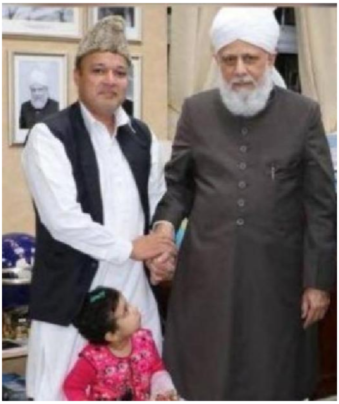


13 دسمبر 2019ء کو الفضل آن لائن کی ویب سائٹ کے افتتاح کے وقت

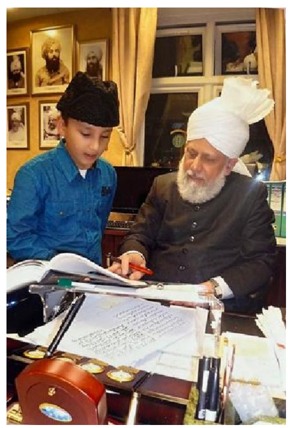
سعید الدین حضور کے دائیں جانب



پدر اور پسر اپنے مہربان آقا کے ساتھ



داماد اور نواسی حضور کی شفقت میں



عزیزم تاشف عمران آف جرمنی کی
حضور کے دفتر میں آمین



عزیزم عاطف محمود کی آمین



عزیزم سعید الدین احمد اور دیگر طلباء کی ملاقات 2011ء



خاکسار کا نواسہ برطانیہ بھر میں اطفال کے مقابلہ نظم میں اول آنے پر خدام کے سالانہ اجتماع
پر حضور سے انعام لیتے ہوئے



جلسہ سالانہ یوکے 2017ء پر نمائندگان پاکستان کی حضور انور کے ساتھ ایک یادگار تصویر۔
خاکسار کرسیوں پر حضور کے دائیں جانب آخیر پر



مجلس خدام الاحمدیہ کی عاملہ حضور انور کے ساتھ۔ عزیزم عامر محمود بھی شامل



قائدین انصار اللہ و صدر صاحب ایک جلسہ سالانہ یو کے پر حضور انور کے ہمراہ



ایجاب و قبول بر موقع نکاح عزیزم سعید الدین احمد



مسجد فضل لندن میں بیٹے کے نکاح کے موقع پر۔ حضور دعا کروا رہے ہیں





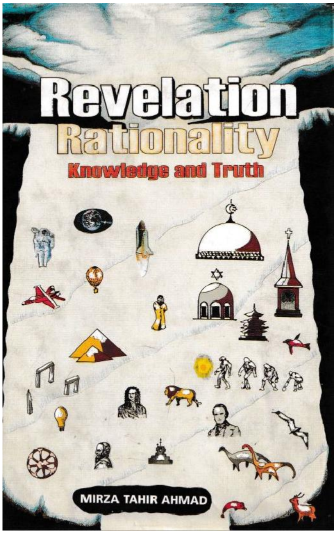
پیارے حضور بیٹے کے نکاح کے بعد میرے نواسے اور بڑے داماد کے چھواروں کی ٹوکری کو برکت بخشتے ہوئے

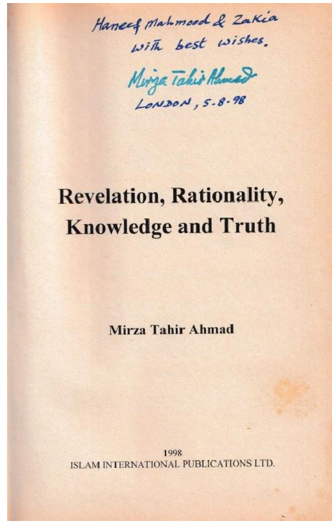


بیٹے کی دعوت ولیمہ میں شمولیت کے لئے حضور کی آمد پر استقبال کرتے ہوئے



حضور خاکسار کے بیٹے کی دعوت ولیمہ پر خاکسار سے گفتگو فرمارہے ہیں



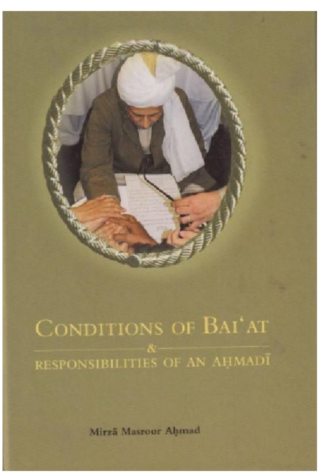

Haneef Mahmood & Zakia
with best wishes.
Mirza Tahir Ahmad
LONDON, 5.8.98

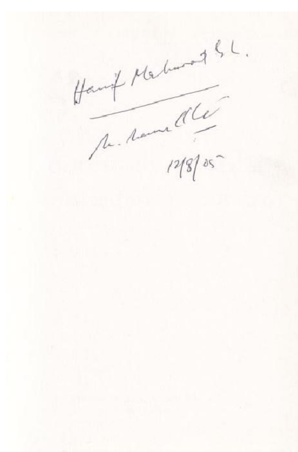
Revelation, Rationality, Knowledge and Truth

Mirza Tahir Ahmad

1998
ISLAM INTERNATIONAL PUBLICATIONS LTD.

خلفائے عظام کی محبت اور ذرہ نوازی

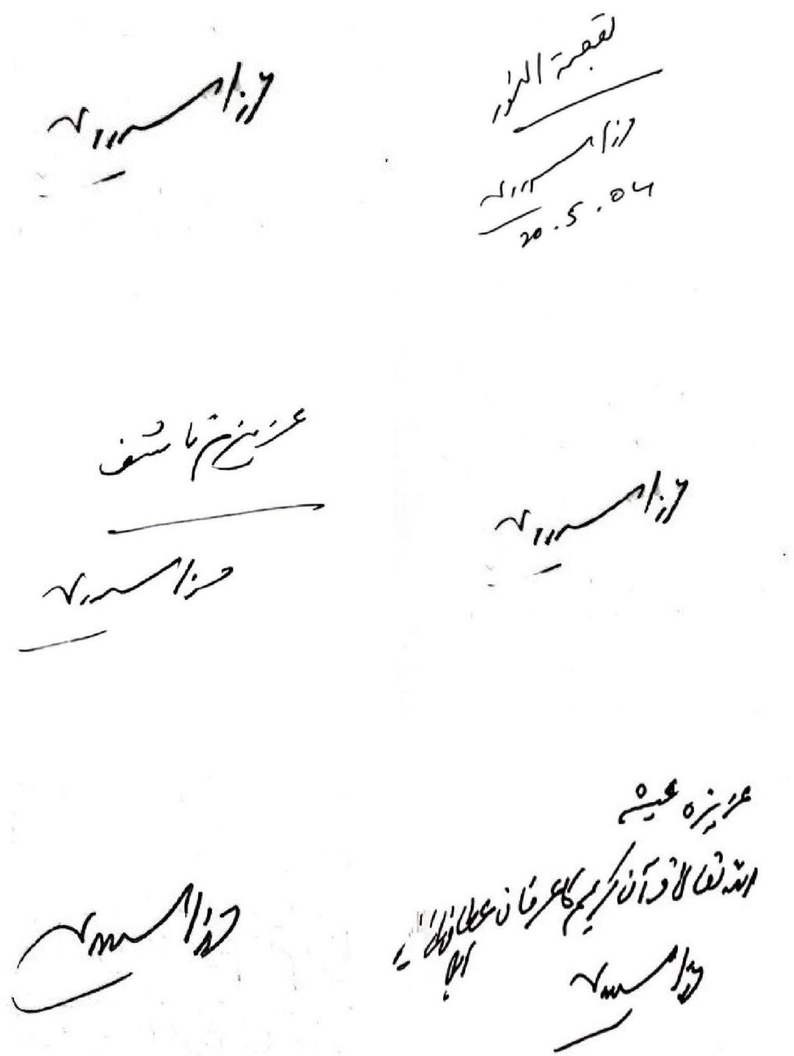




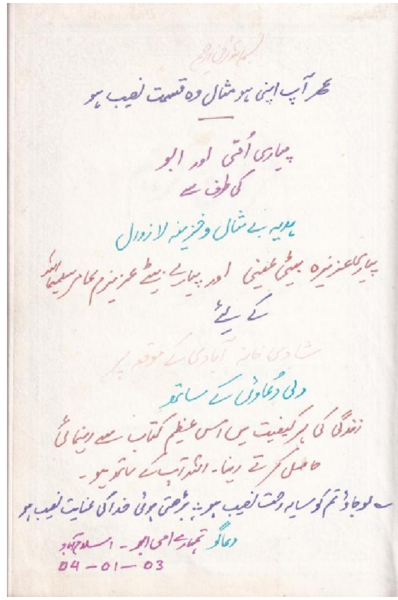


عید الفطر 2009ء کے موقعہ پر یہ تحفہ حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے لکھی اس
تحریر کے ساتھ موصول ہوا

"مسز و حنیف محمود احمد"



حضور انور ایدہ اللہ کے دستخط سے خاکسار کے بچوں اور نواسے نواسی کو ملنے والے قرآن کریم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہر آپ اپنی ہو مثال وہ قسمت نصیب ہو

پیاری امی اور ابو
کی طرف سے

ہدیہ بے مثال و خزینہ لازوال

پیاری عزیزہ بیٹی علینی اور پیارے بیٹے عزیزم عمار سلمہما اللہ
کے لیے

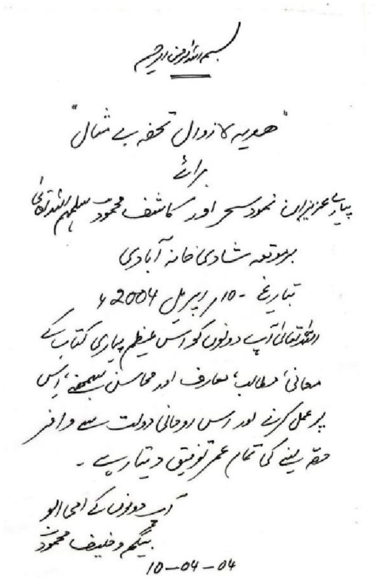
شادی خانہ آبادی کے موقع پر

دلی دعاؤں کے ساتھ

زندگی کی ہر کیفیت میں اس عظیم کتاب سے رہنمائی
حاصل کرتے رہنا۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

ہو جاؤ تم کو سایہ رحمت نصیب ہو : بڑھتی ہوئی خدا کی عنایت نصیب ہو

دعاگو تمہارے امی ابو۔ اسلام آباد
04-01-03



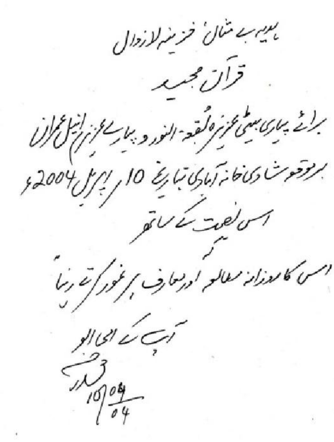
بسم اللہ الرحمن الرحیم

"ھدیہ لازوال تحفہ بے مثال"
برائے
پیارے عزیزان نمود سحر اور کاشف محمود سلمہم اللہ تعالیٰ
بر موقعہ شادی خانہ آبادی
بتاریخ ۔ ۱۰ ر اپریل 2004ء

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو اس عظیم پیاری کتاب کے
معانی، مطالب، معارف اور محاسن سمجھنے، اس
پر عمل کرنے اور اس روحانی دولت سے وافر
حصہ لینے کی تمام عمر توفیق دیتا رہے۔

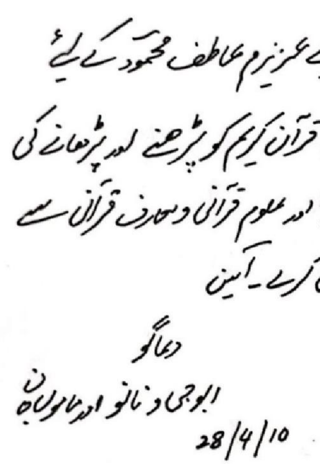
آپ دونوں کے امی ابو
بیگم و خلیف محمود
10-04-04

خاکسار اور اہلیہ کی طرف سے بچوں کو قرآن کریم کا تحفہ



ہدیہ بے مثال خزینہ لازوال
قرآن مجید
برائے پیاری بیٹی عزیزہ لقیعہ النور و پیارے عزیزم انیل عمران
بر موقعہ شادی خانہ آبادی بتاریخ 10 ر اپریل 2004ء
اس نصیحت کے ساتھ
"اس کا روزانہ مطالعہ اور معارف پر غور کرتے رہنا"

آپ کے امی ابو
10/04/04



پیارے عزیزم عاطف محمود کے لئے
اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو پڑھنے اور پڑھانے کی
توفیق دے اور علوم قرآنی و معارف قرآن سے
مالا مال کرے۔ آمین

دعاگو
ابوجی و نانو اور ماموں جان
28/4/10



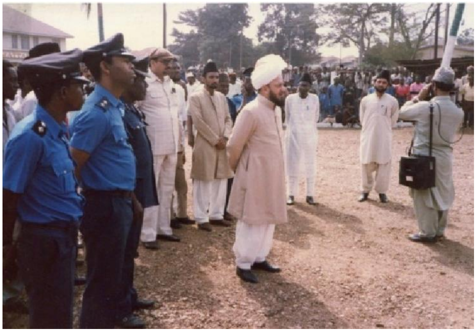
خاکسار سیرالیون روانگی کے وقت افراد خاندان کے ساتھ



سیرالیون روانگی کے وقت اباجان مرحوم سے معانقہ



سیرالیون میں ایک تقریب



پولیس اسٹیشن بو سیر الیون میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ لیکچر دیتے ہوئے۔ خاکسار بائیں جانب پیچھے کھڑا ہے



خادم اپنے آقا کی دست بوسی کا شرف پاتے ہوئے



جماعت احمدیہ بو کی طرف سے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں چھڑی پیش کی گئی چیئرمین بو ٹاؤن کونسل اور پراونشل سیکرٹری صوبہ پیچھے کھڑے ہیں



چیئرمین بوٹاؤن کونسل، ٹاؤن کی طرف سے حضور رحمہ کو تحفہ پیش کر رہے ہیں اسی موقع پر
انہوں نے بوٹاؤن کی چابی بھی حضور کی خدمت میں پیش کی



حضور رحمہ اللہ کی احمدیہ اسکول بو آمد



حضور رحمہ اللہ دورہ سیرالیون کے دوران ایک عزیز کی آمین کرواتے ہوئے

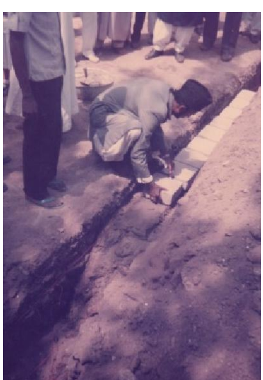


حضور رحمہ اللہ احباب سے گفتگو فرماتے ہوئے



حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی بو، سیر الیون آمد پر استقبالیہ تقریب کے موقع پر خاکسار
کی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ بقعۃ النور حضور کی گود میں

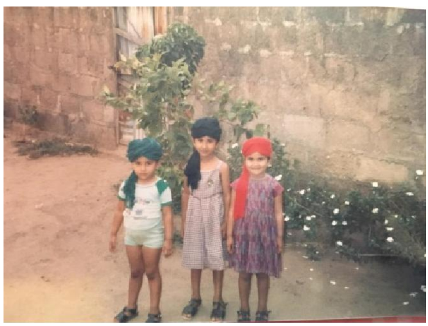




جامعہ احمدیہ سیر الیون کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں خاکسار کی اہلیہ کو حضرت بیگم صاحبہ
کے ساتھ بنیاد کا بلاک رکھنے کی توفیق ملی۔ دوسری طرف خاکسار بنیاد میں بلاک رکھتے ہوئے



صد سالہ جوبلی 1988ء کے موقع پر احمدیہ پرائمری اسکول بو کے لانگ مارچ میں خاکسار کی تینوں بیٹیاں لیڈ کرتے ہوئے



سیر الیون میں ہمارے بچے جنہیں ایک سیر الیونین نے اس طرح تیار کیا



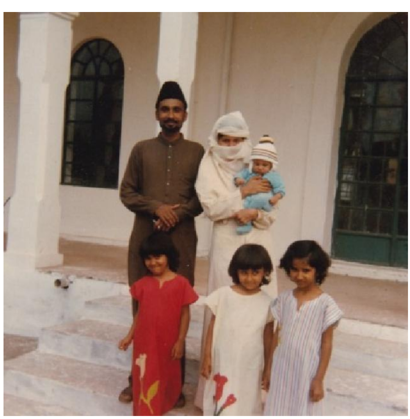
بو سے 1990ء میں واپسی پر احباب جماعت کے ساتھ



سیرالیون سے روانگی کے وقت ان کے رواج کے مطابق محبت سے ہاتھوں پر اٹھا کر مشن ہاؤس سے گاڑی تک لے جاتے ہوئے



فیری کا ایک سفر



سیرالیون میں اہل خانہ کے ساتھ



جلسہ سالانہ سیر الیون کے افتتاح پر امیر صاحب اور دیگر احباب کے ساتھ
خاکسار افسر جلسہ گاہ کی حیثیت سے شامل وفد



جلسہ سالانہ کے اسٹیج کا منظر، خاکسار کو تقریر کرنے کا موقع ملا



ایک فنکشن میں سلامی کے چبوترہ پر درمیان میں وزیر مملکت اور بائیں جانب سیکرٹری صاحب
تعلیم جماعت احمدیہ سیر الیون



دورہ سیر الیون کے دوران بو مقام پر مسجد کے افتتاح کے موقع پر



مکینی مسجد کا افتتاحی فیتہ کاٹتے ہوئے



دورہ سیر الیون کے دوران مکینی میں مسجد کا افتتاح کرنے کے بعد مصروف دعا



مکینی مسجد کی تختی



بو سیر الیون مسجد کے اندر کا منظر



بو(Bo)مسجد کے باہر لی گئی ایک تصویر



جامعہ احمدیہ سیر الیون کی پہلی کھیپ میں تیار ہونے والے معلم مکرم المامی سیسے جب خاکسار
پرنسپل تھا۔ خاکسار کے ساتھ دورہ سیر الیون میں کھڑے ہیں



جلسہ کے کارکنان کے ساتھ



جلسہ سالانہ سیر الیون میں شمولیت کے لئے آتے ہوئے



جلسہ گاہ کی طرف آتے ہوئے



دوران دورہ سیر الیون احمدیہ مسلم مسجد بو کی محراب کے درمیان

اسی جگہ قیام سیر الیون کے دوران ساڑھے چار سال خطبات دینے کی توفیق ملی



بو قیام کے دوران ہارون جاہ نے بطور ہاؤس بوائے ہماری بہت خدمت کی۔خاکسار کی مسز نے اس ہونہار بچے کو خوب تعلیم دلائی اور ایسی تربیت کی کہ آج ایک آفیسر کے طور پر اپنا نام پیدا کر چکا ہے۔یہ مسز کو ماما کہہ کر بلاتا ہے۔



دوران دورہ سیر الیون احمدیہ مسلم مسجد بو کے باہر مکرم مبارک احمد گھمن موجودہ پرنسپل جامعہ احمدیہ سیر الیون کے ساتھ





خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم نعیم احمد صدیق اور بھابھی عزیزہ درزرین کو بو سیر الیون میں بطور ٹیچر اور پرنسپل خدمت کرنے کی توفیق ملی اس دوران احمدیہ مسلم گرلز سیکنڈری اسکول کو قائم کرنے کی بھی توفیق ملی اور عمارت میں ایک بلاک کا نام ابا جان کے نام پر ایک بلاک کا نام امی جان کے نام پر رکھا گیا

شاہد۔ مولوی فاضل

درجہ رابعہ ہی کی بات ہے جب لاہور بورڈ میں، میَں نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ دارالذکر میں قیام کر کے ”مولوی فاضل“ کا امتحان دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ یوں شاہد اور مولوی (عربی) فاضل کے ٹائیٹل کا حق دار قرار دیا گیا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالك

قادیان جلسہ سالانہ میں شمولیت

خاکسار کو پہلی بار 1991ء میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت ملی۔ اس سال پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی جلسہ میں شامل تھے۔ حضور کی آمد کی وجہ سے بہاریں ہی جدا تھیں۔ پہلی بار اس زمانہ کے مامور اور مہدی زماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر حاضری اور مقدس و مبارک مقامات پر قدم بوسی سے دل کی ایک خاص عجیب کیفیت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشانی سجدہ ریز تھی۔ قادیان کے اس وزٹ پر محترم ابا جان مرحوم، محترمہ امی جان مرحومہ اور تین بھائی اپنی فیملیوں کے ہمراہ بھی شامل تھے نیز خاکسار کی اہلیہ محترمہ زکیہ فردوس اور چار بچے (بالترتیب قرۃ العین، نمود سحر، بقعۃ النور اور سعید الدین احمد سلمھم اللہ بھی ہمراہ تھے۔ الحمد للّٰہ)

ہمارا قیام ایک بزرگ خاتون خالہ امتہ الرحمٰن مرحومہ کے گھر تھا (جو ہمارے بڑے بہنوئی مکرم رانا بشیر احمد ناصر کی والدہ تھیں) یہ گھر مسجد مبارک اور

مسجد اقصیٰ سے چند قدم کے فاصلہ پر تھا۔ خالہ امتہ الرحمٰن کی وفات تک ہم انہی کے گھر میں قیام کرتے رہے۔ آپ بے حد مہمان نواز تھیں۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ

اس کے بعد متعدد بار قادیان جانے کا موقع ملا۔ دو بار تو بڑے داماد عزیزم مکرم عامر محمود مع بیگم عزیزہ قرۃ العین اور دو بار منجھلے داماد عزیزم مکرم کاشف محمود مع اہلیہ عزیزہ نمود سحر اور دو بچے عزیزان عاطف محمود و حارث محمود بھی ہمراہ تھے۔

مسجد اقصیٰ قادیان میں درس

2006ء، 2010ء، 2012ء اور 2013ء میں خاکسار کو نماز فجر کے بعد مسجد اقصیٰ قادیان میں درج ذیل عناوین پر درس دینے کی بھی سعادت ملی۔

- تفسیر کبیر سے کچھ حصہ (جلسہ سالانہ 2006ء)
- زبان کی حفاظت (27 دسمبر 2010ء)
- (تربیتی عنوان۔ 28 دسمبر 2012ء)
- درود شریف کی برکات (یکم جنوری 2013ء) یہ درس خاکسار نے استاذی المحترم سید میر محمود احمد ناصر کے متبادل کے طور پر دیا تھا۔ آپ بوجہ علالت اس سال جلسہ میں شریک نہ ہو سکے تھے۔

اظہار تشکر

یہاں قادیان کے تسلسل میں اظہار تشکر کے طور پر تحریر ہے کہ ہم کچھ عرصہ مسز نعیمہ نصیر زوجہ مکرم ڈاکٹر نصیر الدین کے گھر میں قیام کرتے رہے

انہوں نے نیا گھر تعمیر کروایا تھا۔ یہ ہمارے لئے ہمیشہ گھر کا ایک حصہ جس کے ساتھ اٹیچڈ باتھ روم ہوتا تھاalot کر دیتیں اور باوجود گھر میں دوسرے مہمانوں اور جماعتی ڈیوٹیوں کے خوب خدمت کا حق نبھایا۔ آپ خاکسار کی مسز کی کلاس فیلو اور قریبی دوستوں میں سے ہیں۔ جب عمر بڑھنے لگی اور چلنا پھرنا ہمارے لئے قدرے مشکل ہوا تو مسز شاہین دلاور زوجہ مکرم ڈاکٹر دلاور احمد نے اپنے گھر کی بیٹھک ہمیں دے کر accommodate کرنا شروع کیا۔ مسز شاہین سے خاکسار کی مسز کی ملاقات جلسہ سالانہ برطانیہ میں غالباً 2015ء میں ہوئی تھی۔ آپ کا گھر احمدیہ چوک کے بالکل قریب ہے جہاں سے عبادات کے لئے مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں آنا بہت آسان تھا۔فجزاھم اللّٰہ خیراً

لائبریری اور دیگر گھروں میں کتب کا تحفہ

جب تک پاکستان سے کتب ساتھ لے جانے کی اجازت تھی۔ خاکسار ’’اپنی تصانیف‘‘ ایک اچھی تعداد میں ساتھ قادیان لے جاتا رہا جہاں مرکزی لائبریری کے علاوہ ناظران، وکلاء اور چنیدہ مربیان کو تحفۃً پیش کیں۔ جو اب قادیان کے گھروں کی زینت ہیں۔ الحمدللّٰہ

قادیان کی بابرکت بستی

قادیان کا سفر کرتے ہی جذبات اُبھرنے لگتے ہیں۔ آغاز میں تو جتنی دفعہ جانے کا اتفاق ہوا تو ہر گلی کوچے میں پھرنے کی کوشش کی اور یہی خیال دل

میں موجزن رہا کہ کہ شاید حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کا گزر یہاں سے ہوا ہو۔ ہر وقت یہ شعر سامنے رہا۔

ہر رہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید وہ گزرے ہوں اِسی رہ گزر سے

جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت

لندن جانے کی سب سے پہلی دفعہ سعادت مجھے 1990ء میں ملی جب خاکسار سیر الیون میں 7 سال سے زائد عرصہ خدمت بجا لانے کے بعد واپس پاکستان جا رہا تھا۔ پروگرام کے مطابق مجھے صرف اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل کرنا تھی نیز اپنے In laws عزیز و اقارب سے میل ملاقات بھی مقصد تھا۔ خاکسار نے جب اپنے امام سے ملاقات کی تو حضور نے دیگر باتوں کے ساتھ ہمارے کمزور اور نحیف چہروں کو دیکھ کر کچھ یوں بھی استفسار فرمایا کہ کیا آپ کے والدین آپ کو پہچان لیں گے؟ ملاقات کے بعد جب باہر نکلے تو تبشیر میں یہ پیغام جا چکا تھا کہ جب تک ان کی صحتیں بحال نہیں ہوتیں ان کو یہاں روک لیں۔ بس میری ڈیوٹی تبشیر میں لگ گئی۔ میری رہائش مع بچوں کے برادرم مکرم منیر احمد جاوید (Brother in law) کے گھر واقع اسلام آباد میں تھی۔ ہم روزانہ صبح بذریعہ جماعتی وین تبشیر کے آفس واقع مسجد بیت الفضل آتے۔ اس وقت مکرم مبارک احمد ساقی مرحوم وکیل التبشیر ہوا کرتے تھے چونکہ ہمارا ویزہ 6 ماہ کے لئے تھا۔ اس 6 ماہ کے عرصہ میں عید الفطر اور جلسہ سالانہ لندن بھی آیا۔ یہ جلسہ برطانیہ جماعت کا 25 واں

جلسہ سالانہ تھا۔ جس کے لئے خاص انتظامات کئے گئے تھے۔ یہ جلسہ اسلام آباد میں ہی ہوا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم پڑھی گئی تھی۔ جس کا ایک شعر یہ تھا۔

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہو گا

ہیں سچے دل اس کی دولت، اخلاص اس کا سرمایہ ہے

عید الفطر بھی ہم نے اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اقتداء میں ادا کی تھی۔ حضور رحمہ اللہ نے سارا دن وہاں احباب جماعت کے درمیان گزارا۔ بچوں نے بھی حضور سے پیار لیا۔ بچوں کو حضور رحمہ اللہ نے دیکھ کر فرمایا: ”اب صحتیں پہلے سے بہت بہتر لگتی ہیں مگر ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئیں۔“ اس قیام کے دوران ایک دفعہ پیارا بیٹا سعید الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ جو ابھی دو سال کا تھا بھاگ کر حضور رحمہ اللہ کی ٹانگوں سے چمٹ گیا اور حضور سے پیار لیا۔ اسی دن ہماری پیارے حضور سے ملاقات بھی تھی۔ حضور نے عزیزم احمد کو دیکھ کر فرمایا کہ ”یہ تو مجھے ابھی ملا تھا۔“ مسز نے عرض کی حضور! شکوہ کر رہا تھا۔ حضور نے فرمایا ”یہی کہہ رہا ہو گا کہ چاکلیٹ نہیں دی۔ اس وقت تو نماز سے آ رہا تھا۔ اب دیتا ہوں۔“ چنانچہ حضور نے چاروں بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس جلسہ کی ایک اہم بات یہ تھی کہ انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کا بھی خاکسار کو ممبر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور مسجد فضل لندن کا وزٹ کرنے والے مختلف اسکولز کے طلباء کو دو یا تین بار جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کی بھی توفیق ملی۔ 6 ماہ کا عرصہ پورا ہونے پر بذریعہ ایروفلوٹ ہم روس کے راستے پاکستان پہنچے۔ ایروفلوٹ فلائٹ کا کوئی اچھا تأثر نہ تھا۔ اس لئے گھبراہٹ طاری تھی۔ میں نے حضورؒ

سے دعا کی درخواست کر دی کہ سفر کی وجہ سے پریشانی بہت ہے۔ حضورؒ نے دعا بھی دی اور فرمایا”اپنے ساتھ رشین لٹریچر لیتے جائیں۔“ چنانچہ ارشاد کی تعمیل میں رشین زبان میں لٹریچر ساتھ رکھ لیا جسے خاکسار نے جہاز کی سیٹوں اور ماسکو ائرپورٹ پر مختلف جگہوں پر لگے لٹریچر باکس میں رکھا اور یوں ایسے وقت میں جب رشین بلاک بہت مضبوط تھا اور ہر قسم کی تبلیغ کی پابندی تھی۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

لندن کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا اس کے بعد موقع نہ آیا۔ بچے بھی چھوٹے تھے۔ ان کی تعلیم و تربیت پر اخراجات بھی ہو رہے تھے۔ بچیوں کی شادیاں بھی ذہن میں تھیں۔ تاہم 2003ء میں خلافت خامسہ کے مبارک دور کے پہلے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا اللہ تعالیٰ نے موقع فراہم فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات کی یاد ابھی بھی دل و دماغ میں رس گھول دیتی ہے۔ حضور نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ ”آپ بھی چلے آئے۔“ خاکسار نے عرض کی کہ ”حضور کی محبت اور ملاقات مجھے کھینچ کر لے آئی“ تو یہ سن کر پیارے حضور کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ پاکستان کے حوالہ سے باتیں ہوتی رہیں۔ حضور نے پرفیوم کی شیشی تحفۃً عنایت فرمائی۔ اس سال مجھے یورپ بھی جانے کا موقع ملا۔ جہاں جلسہ سالانہ جرمنی اور جلسہ سالانہ فرانس (جن میں پیارے حضور نے بھی شرکت فرمائی) دیکھنے اور شامل ہونے کی سعادت بھی خاکسار کو حاصل ہوئی۔ جلسہ سالانہ جرمنی میں اسٹیج کی ٹکٹ خاکسار کو ملی۔ جرمنی میں بیت الرشید ہمبرگ اور بیت الذکر کولن میں خطبات جمعہ دینے کا بھی موقع ملا۔ یورپ کے اس دورہ پر ایک بہت ہی پیارے دوست مکرم فضل احمد نے بیلجیئم، ہالینڈ اور

فرانس کی سیر بھی کروائی۔ فرانس میں ہمارا قیام میرے منجھلے داماد عزیزم کاشف محمود کے ماموں مکرم ظہیر احمد کے گھر تھا جو اس وقت ایمبیسی میں ملازم تھے۔ آپ نے Dinner ہمیں ایک ہوٹل میں کروایا اور کہا کہ فوراً ایفل ٹاور دیکھنے کی تیاری کریں۔ چونکہ ہم بہت تھک چکے تھے اس لئے بے ساختہ کہا کہ سیر کے لئے کل جائیں گے۔ جواباً انہوں نے کہا کہ پیرس رات کو ہی دیکھنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک دوست (ان کا اصل نام تو یاد نہیں رہا۔ بلاّ بلاّ ان کا nik نام تھا) کو بُلا رکھا تھا جنہوں نے ٹاور کے علاوہ پیرس کی سیر کروائی اور ہم خوب محظوظ ہوئے۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ

مکرم برادرم ڈاکٹر محمد جلال شمس اور مکرم منیر احمد منور مربی سلسلہ نے جرمنی میں خوب گھمایا پھرایا۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ

- 2005ء اور 2006ء میں ایک بار پھر لندن کے جلسوں میں شمولیت کا موقع ملا۔ ان میں سے ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر ملاقات کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرماتے ہوئے اپنے خطبات پر مشتمل کتاب **"شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں"** خاکسار کا نام لکھ کر اپنے مبارک دستخط ثبت فرما کر دی کہ **"آپ کتابیں لکھتے رہتے ہیں۔ میں بھی اپنی کتاب آپ کو دیتا ہوں۔"** یہ غالباً 2005ء کی بات ہے۔

- ایک تعطل کے بعد خاکسار نے پھر 2009ء اور 2012ء میں لندن کے جلسوں میں شمولیت کی توفیق پائی۔ چونکہ اس دوران مسز بھی علیل رہیں۔ جس کی وجہ سے خاکسار تسلسل کو جاری نہ رکھ سکا۔ مسز کی بیماری پر دیکھ بھال کی وجہ سے ویزہ ہوتے ہوئے بھی صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ میں بھی شمولیت نہ کر

پایا۔2012ء کے جلسہ میں خاکسار نے اپنی مسز کے ساتھ سفر کر کے شمولیت اختیار کی تھی۔اس سے قبل مسز جب بھی سفر کرتی رہیں۔ میری آپ سے ملاقات لندن میں ہوتی رہی۔

- 2012ء جلسہ کی کچھ ایسی یادیں ہیں جو انمٹ ہیں۔پیارے آقا کی طرف سے پیار اور شفقتوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک سمندر تھا جو آج بھی یاد آنے پر شکر کے جذبات سے لبریز اللہ تعالیٰ کی طرف دل جھکنے پر مجبور کر دیتا ہے۔اگر میں یہ لکھوں کہ ان محبتوں نے ہی مجھے لندن میں قیام کے دوران اپنی ''آپ بیتی'' لکھنے پر مجبور کیا ہے تو غلط نہ ہو گا۔

ایک طرف یہ سوچ کہ حنیف! تم تو آغاز زندگی میں بولنے سے بھی قاصر تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمائے اور خلافت کے دربار سے لاتعداد اور ان گنت شفقتیں تیرے اور تیری فیملی کے حصہ میں آرہی ہیں۔ تیری کیفیت تو گمنام بے ہنر جیسی تھی۔

؎ میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر

- اگر خلافت کے دربار سے ملنے والی ان شفقتوں کے ذکر کو اپنی ''آپ بیتی'' کا حصہ نہ بناؤں تو میری ''آپ بیتی'' کچھ معنی نہیں رکھتی۔ حضور نے خاکسار کی مسز کو 2010ء کے جلسہ پر فرمایا تھا کہ **''آپ جب بھی یہاں لندن میں موجود ہوں آپ عید پر میری ذاتی دعوت پر مدعو ہیں۔''** اس ناطے 2012ء کے جلسہ کے موقع پر عید الفطر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جانے والی دعوت میں مسز تو مدعو تھیں ہی۔ ان کے وجہ سے خاکسار کو بھی حضور انور کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہو گیا۔ عید الفطر کی نماز مسجد بیت الفتوح میں ادا

کرنے کے بعد مجھے مسجد بیت الفضل پہنچنا تھا۔ٹرانسپورٹ کا کوئی انتظام نہ تھا۔خاکسار اربن ٹرانسپورٹ(Urban Transport) اورانڈر گراؤنڈ ٹیوب (Under Ground Tube) کے ذریعہ مسجد بیت الفضل پہنچا۔ ابھی نماز ظہر میں خاصا وقت تھا۔خاکسار نے اس خیال سے کہ برادرم مکرم منیر احمد جاوید سے عید مل لوں۔ جب PS کے دفتر کا دروازہ کھولا تو حضور انور ایدہ اللہ کو سامنے بیٹھا دیکھ کر عید خوشیاں دوبالا ہو گئیں۔ مصافحہ اور مبارک ہاتھ چومنے کا شرف حاصل کرنے کے بعد خاکسار نے عید مبارک عرض کی۔ حضور اپنے عملہ سے عید ملنے PS کے دفتر میں تشریف فرما تھے۔ پیارے حضور نے دوران گفتگو بعض سوالات پوچھے۔ حال احوال دریافت فرمایا۔ مجھے اس روز 18 منٹ کے قریب حضور کی معیت حاصل رہی۔اس کے بعد حضور سلام کر کے اندر تشریف لے گئے۔ ہم نے نماز ادا کرنے کے لئے وضو کر کے مسجد بیت الفضل کا رخ کیا۔ نماز کی ادائیگی اور دعوت میں شمولیت کے بعد جب دوبارہ PS دفتر برادرم منیر جاوید کو عید ملنے حاضر ہوا تو یہ جان کر خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے ایک گفٹ پیک مجھے دیا اور کہا یہ حضرت صاحب کی طرف سے عیدی ہے۔ پرفیوم آپ کے لئے اور مٹھائی کے متعلق فرمایا ہے کہ اپنی بہن کو دے دیں یعنی خاکسار کی مسز کو اور ساتھ کہا کہ یہ مٹھائی حضور کو بہت پسند ہے امریکہ سے آتی ہے۔

- چونکہ اس قیام کے دوران خاکسار کی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ بقیۃالنور جرمنی سے اپنے میاں اور بچوں کے ہمراہ ہمیں ملنے کے لئے آرہی تھی اس لئے ہمارا لندن میں Stay لمبا ہو گیا۔ اس بیٹی نے اور لندن میں مقیم منجھلی بیٹی عزیزہ نمود سحر نے اپنی فیملیوں کے ہمراہ حضور سے ملاقاتیں بھی کیں۔ چھوٹی

بیٹی کے بڑے بیٹے پیارے عزیزم تاشف عمران کی آمین بھی دوران ملاقات ہوئی اور منجھلی بیٹی کے بڑے بیٹے عزیزم عاطف محمود نے ملاقات کے دوران قرآن کریم پر پیارے آقا کے مبارک دستخط ثبت کرنے کی درخواست بھی کی۔ حضور ایدہ اللہ نے عید الاضحیٰ کے موقع پر اپنی دعوت میں ہم دونوں کے ساتھ دونوں بچیوں کو مع فیملی مدعو فرمایا۔ یہ محض اور محض حضور کی شفقت تھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی فیملی کے حصہ میں آئی۔ ایک محدود سا فنکشن اور فیملی کے 10 ممبرز کی شمولیت تمام بچوں نے بھی خوب انجوائے کیا اور خدا کے شکر کے جذبات سے ان کے دل لبریز تھے۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

اس سفر کے دوران حضور انور نے تسبیح بھی مسز کو تحفۃً بھجوائی۔ لندن قیام کے دوران خاکسار نے حضور انور سے اپنی بھانجی عزیزہ قرۃ العین بنت مکرم ہومیو ڈاکٹر مبشر احمد کے نکاح کی بھی درخواست کر رکھی تھی جو حضور نے از راہ شفقت قبول فرمائی اور مورخہ 22 اگست 2012ء کو مسجد بیت الفضل لندن میں بعد از نماز عصر نکاح کا اعلان فرمایا۔ خاکسار ایجاب و قبول کے لئے بطور وکیل مقرر تھا۔ اس قیام کے دوران ہم اپنے بیٹے عزیزم سعید الدین احمد کو ملنے ڈنڈی اسکاٹ لینڈ، عزیزم برادرم نعیم احمد صدیق کو ملنے بریڈ فورڈ اور عزیزم سعید احمد نذیر کو ملنے شفیلڈ بھی گئے۔

حضرت صاحب کی شفقتوں کی بات چلی ہے تو مزید عنایات کا بھی اظہار ہو جائے۔ 2009ء کے جلسہ سالانہ پر خاکسار تو مسز سے پہلے پاکستان واپس لوٹ آیا تھا۔ مسز نے ابھی لندن میں قیام کرنا تھا۔ کیونکہ بیماری کے بعد مسز کو

ابھی کچھ مزید آرام، سہارا اور تسلی کی ضرورت تھی۔ مسز کے قیام کے دوران عید الفطر کے موقع پر پیارے آقا نے ایک تحفہ برادرم منیر احمد جاوید کے ہاتھ بھجوایا۔ جس کی ڈبیہ پر پیارے حضور نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا **"بیگم و حنیف محمود احمد کے لئے"** دستخط **مرزا مسرور احمد**۔ اس کے اندر دوبئی کی بنی سونے کی ایک تختی نما پلیٹ تھی جس پر سورۃ فاتحہ کندہ ہے۔ اسی سال حضور نے ایک باکس (جس میں پن، بک مارک وغیرہ ہے) بھی مسز کو یہ کہتے ہوئے خاکسار کے لئے عنایت فرمایا کہ **"چونکہ آپ کے میاں ٹیبل ورک کرتے ہیں یہ انہیں میری طرف سے دے دیں۔"** الحمد للہ علی ذالك

خاکسار کو یوکے میں ریڈیو انٹرویو کے علاوہ ایک NGO کو انٹرویو دینے کا بھی موقع ملا۔ جو بعد میں کسی کی وساطت سے خاکسار نے On Air دیکھا۔

جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت

راولپنڈی میں قیام کے دوران مجھے ایک دفعہ ربوہ جلسہ سالانہ پر آنا یاد ہے۔ بعد ازاں چونکہ ربوہ میں ہی قیام رہا اس لئے ہر جلسہ میں شامل ہوئے۔ خاکسار کی بچپن میں دارالضیافت میں مہمان نوازی پر ڈیوٹی لگتی رہی۔ پھر کچھ عرصہ آب رسانی کے شعبہ میں خدمات سرانجام دیں۔ جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران نظامت حاضری و نگرانی میں ڈیوٹی دی۔ چونکہ خاکسار کے سپرد دفتر کا انتظام ہوتا تھا اور تمام کارکنان جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب اسی نظامت کے سپرد ہوتی تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ازراہ شفقت شرکت فرماتے اور خطاب فرمایا کرتے۔ اس کے تمام انتظامات خاکسار خود کرتا اور گھر سے صاف

ستھری چادریں لا کر ڈائس پر بھی بچھاتا اور حضورؒ کے میز پر بھی جس پر حضورؒ نے صدارت کرنی ہوتی۔یوں یہ چادریں متبرک بھی ہو جاتیں۔خاکسار نے یہ متبرک چادریں بعد میں ہر دو پیاری بہنوں کو شادی کے موقع پر تحفہ میں دے دیں۔مربی بن جانے کے بعد تین سال خاکسار کو احمدیہ بک ڈپو میں ڈیوٹی کے فرائض سونپے گئے۔جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنی خاص نگرانی میں تعمیر کروایا تھا۔اس کی ترتیب اور تزئین کے لئے آپ بنفس نفیس تشریف لا کر ہدایات دیتے رہے۔اس کی افتتاحی تقریب کے موقع پر خاکسار بھی موجود تھا۔

دیگر جماعتوں کے جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت

پیر محل اور بدوملہی کے جلسوں کا تو مجھے یاد نہیں۔سیر الیون میں Bo کے مقام پر مجھے چار دفعہ جلسوں پر خدمات کا موقع ملا۔ یہ Southern Province کا ہیڈ کوارٹر ہے اور جماعت احمدیہ سیر الیون کا سابقہ ہیڈ کوارٹر بھی۔جماعت بھی تعداد کے لحاظ سے چونکہ بڑی اور بہت مخلص ہے اس لئے جماعتی تمام تقاریب اسی مقام پر منعقد ہوتی ہیں یہاں کا ریجنل مشنری ہی ان تقاریب کے تمام انتظامات کا بندوبست کرتا ہے۔ خاکسار کو بھی چار سال جلسہ سالانہ کے موقع پر افسر جلسہ سالانہ کے فرائض سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ہر سال جلسہ سالانہ پر مختلف موضوعات پر تقاریر کرنے کا بھی موقع ملتا رہا۔

فالحمدللہ علی ذالک

احباب جماعت باوجود غریب مگر دل کے فراخ ہونے کی وجہ سے بہت مخلص ہیں اور جماعت کے ساتھ غیر معمولی پیار کرتے ہیں۔ اس لئے ان تمام کا تعاون شامل حال رہا۔ اس مبارک موقعوں پر بہت سے ایمان افروز واقعات رونما ہوتے رہے۔ ان میں سے ایک درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

- خاکسار ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ماہی بواما (Mahi Boima) پر واقع مشن ہاؤس کے برآمدے میں کھڑا مہمانان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا استقبال کر رہا تھا کہ شمالی جانب سے مشن ہاؤس کی دیوار کے ساتھ ایک بزرگ اپنی اہلیہ کے ساتھ ہاتھوں میں جوتیاں پکڑے نمودار ہوئے۔ معانقہ اور اھلاً وسھلاً ومرحباً کے بعد وہ بزرگ اپنی جیب سے کچھ رقم نکال کر خاکسار کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے یوں گویا ہوئے کہ مولوی! یہ چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ خاکسار اپنی اہلیہ کے ساتھ 40 میل کا سفر پیدل کر کے آیا ہے اور کرایہ کی رقم بطور چندہ دے رہا ہوں۔ فجزاﷲ تعالیٰ

- اسی طرح جلسہ سالانہ کی بات چلی ہے کہ چند خواتین جن کی تعداد 10 سے زائد تھی۔ اپنے بچوں کو اپنی پیٹھوں پر باندھے، سروں پر سامان کی گٹھڑیاں اُٹھائے ''تیاما'' سے قریباً 35 میل کا فاصلہ پیدل طے کر کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آئیں اور آتے ہی ٹرانسپورٹ کا خرچہ چندہ کے طور پر جمع کروایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

- 1983ء کے بعد چونکہ ربوہ میں جلسہ سالانہ پر پابندی ہے۔ اس لئے ہر ضلع میں دسمبر، جنوری کے مہینوں میں جلسے منعقد کروائے جانے لگے۔ سیرالیون سے 1990ء میں واپسی پر خاکسار کو مکرم ملک منصور احمد عمر کے ساتھ

سرگودھا کی مختلف جماعتوں کے جلسوں میں شامل ہونے کے لئے بھجوایا گیا۔ پانچ جماعتوں کے جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی۔ سرگودھا شہر میں ہم دونوں کی رہائش میرے خالو مکرم ماسٹر محمد صدیق مرحوم کے ہاں رہی۔ آپ نے ہماری مرکزی نمائندے کی حیثیت سے بہت خاطر مدارت کی۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ۔

اس کے علاوہ مرکز کی نمائندگی میں پشاور سے ایک دفعہ اور اسلام آباد سے دو دفعہ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی کے جلسوں میں شرکت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

- پاکستان قیام کے دوران لاہور، اسلام آباد اور پشاور کے متبادل جلسہ سالانہ میں بھی تقاریر کرنے کا موقع ملتا رہا۔ لاہور ہانڈو گجر کے مقام پر مجھے "دین محبت" اور اسلام آباد میں "نوجوان نسل کی تعلیم و تربیت" اور پشاور میں "فیضان نبوت" کے عناوین پر تقاریر کرنی یاد ہیں۔
- حجرہ شاہ مقیم ضلع شیخوپورہ میں متبادل جلسہ سالانہ میں قیام لاہور کے زمانہ میں بطور مرکزی نمائندہ شرکت کرنا بھی یاد ہے۔

یہاں یہ بات اظہار تشکر کے طور پر لکھنی ضروری سمجھتا ہوں کہ مختلف جلسہ ہائے سالانہ اور تربیتی جلسوں میں جب عناوین کی تقسیم ہوتی تو انتظامیہ مجھ سے بھی پوچھتی۔ میرا انہیں یہی جواب ہوتا کہ تمام عناوین alot کر دیں جو بچ جائے وہ مجھے دے دیں اور پھر خاکسار اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر اس مضمون کو اپنی بساط کے مطابق تیار کرتا۔ وباللّٰہ التوفیق

- 1983ء کے بعد مرکزی جلسہ سالانہ پر بندش ہے لیکن ہر سال جو پروگرام تشکیل پاتا ہے اس کے مطابق اسلام آباد میں قیام کے دوران خاکسار کو

”شبینہ اجلاس“میں کئی بار مختلف عناوین پر تقریر کرنے کے لئے تیاری کرنے کی اطلاع موصول ہوتی رہیں۔ الحمد للہ

بھائیوں میں بڑا ہونے کے ناطے ذمہ داریاں

محترم ابا جان کراچی سے اکثر خط وکتابت مجھ سے ہی فرماتے۔ جس میں اکثر تحریر ہوتا کہ آپ اس وقت بھائیوں میں گھر میں سب سے بڑے ہیں۔ میری عدم موجودگی میں ان کی دیکھ بھال، نگہداشت کی ذمہ داری والدہ محترمہ کے بعد آپ کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔ اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کے لئے راتوں کو اُٹھ کر تہجد میں رو رو کر اللہ کے حضور دعائیں کرنا بہت ضروری ہے۔ اس لئے رات کو اُٹھ کر نفل خواہ دو ہی پڑھے جائیں ضرور پڑھا کرو اور خلیفۃ المسیح، جماعت، عزیز و اقارب، بہن بھائیوں اور میرے لئے دعا کیا کرو۔

(میرے محسن والدین صفحہ 58)

تہجد پڑھنے کی تاکید ابا جان نے اتنی بار کی کہ مجھے دہم جماعت میں ہی نماز تہجد کی عادت پڑ گئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ اتنی راسخ ہوتی گئی کہ گزشتہ 53 سالوں میں شاید ہی کچھ دن (جو ملا کر تین ماہ کے قریب بنتے) ہوں جن میں تہجد ادا نہ ہوسکی ہو اور آج بھی تقریباً روزانہ ہی حضرت خلیفۃ المسیح، مرحوم والدین، اپنے بہن بھائیوں، شہداء و اسیر ان اور جماعت کے لئے دُعا کرنا امانت سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا

بیت الحبیب مکان میں توسیع

1980ء میں ابا جان راولپنڈی میں ملازم تھے۔ بچے بڑے ہو رہے تھے اور موجودہ مکان ناکافی ہو رہا تھا تو ابا جان نے مجھے ٹھیکیدار ولی محمد صاحب سے تخمینہ لگوانے کو کہا۔ خاکسار نے جب یہ تخمینہ ابا جان کو بھجوایا تو ان کی گفتگو سے نیم رضامندی جان کر کام کا آغاز کروا دیا۔ جس پر ابا جان کو فکر لاحق ہوئی۔ آپ نے فوراً راولپنڈی سے رخصت لے کر ربوہ پہنچ کر کام کا جائزہ لیا۔ مجھے بغیر مشورہ اور رضامندی کے کام شروع کروانے پر معمولی ڈانٹ بھی پلائی۔ لیکن یہ کہتے ہوئے کام کو جاری رکھنے کے احکام جاری کر دیئے کہ

"ایک مربی نے مکان کی توسیع شروع کروائی ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈال دے گا اور رقم کا انتظام بھی ضرور فرمائے گا۔"

شادی اور اولاد

خاکسار کی شادی مکرم بزرگوارم صوفی نذیر احمد مرحوم کی بڑی بیٹی محترمہ زکیہ فردوس کومل سے 1979ء میں ہوئی۔ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب کا تعلق سیالکوٹ میں ہمارے آبائی گاؤں چندر کے منگولے سے قریب ہی واقع ایک گاؤں مالو کے بھگت سے ہے۔ جہاں سے آپ سندھ چلے گئے وہاں سے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ربوہ Shift ہو گئے تھے۔ شادی کے وقت آپ کی فیملی کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں مقیم تھی۔ یہ کوارٹر آپ کے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس کو الاٹ تھا جو مربی تھے اور ترکی میں ترکش زبان میں Ph.D کر رہے تھے۔

خاکسار کے سسر کی دو شادیاں تھیں۔ بڑی بیگم محترمہ نذیر بیگم مرحومہ سے اولاد نہ تھی جبکہ چھوٹی بیگم محترمہ مبارکہ بیگم مرحومہ آف سیالکوٹ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد سے نوازا۔ مکرمہ مبارکہ بیگم کے بطن سے چھ اولادیں ہوئیں جن میں سے دو اول الذکر ان کے مرحوم خاوند سے اور باقی چار خاکسار کے سسر سے تولد ہوئیں۔

1۔ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس پی ایچ ڈی۔ مربی سلسلہ انچارج ترکش ڈیسک

2۔ مکرم ذوالفقار احمد قمر۔ لندن

3۔ مکرم منیر احمد جاوید۔ پرائیوٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ

4۔ مکرم نصیر احمد انجم۔ جرمنی

5۔ مکرمہ زکیہ فردوس کومل۔ (خاکسار کی اہلیہ)

6۔ مکرمہ طیبہ چیمہ۔ لندن

خاکسار کے والدین میرے رشتہ کی تلاش میں تھے اور دعا بھی کر رہے تھے کہ ابا جان مرحوم کے قریبی دوست مکرم چوہدری اللہ بخش صادق (حال وکیل التعلیم تحریک جدید) نے مکرم صوفی نذیر احمد مرحوم کی بیٹی کے رشتہ کے متعلق بتایا۔ دسمبر کے دن تھے میرے امی ابا رشتہ دیکھنے گئے اور دعاؤں کے بعد جلسہ سالانہ کے دنوں میں رشتہ طے پایا۔ مجھے مکرم ابا جان مرحوم نے دفتر جلسہ سالانہ میں شعبہ حاضری و نگرانی میں آکر رشتہ طے پانے کی اطلاع دی۔

نکاح 29 دسمبر 1978ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مسجد مبارک میں 5 ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ شادی 24 اکتوبر 1979ء کو ہوئی۔ بارات 13/12 بیت الحبیب دارالصدر جنوبی ربوہ سے

کوارٹر نمبر72 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گئی۔ جہاں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) جو اس وقت ناظم ارشاد وقف جدید تھے نے دعاؤں کے ساتھ محترمہ زکیہ فردوس کو رخصت کیا۔ اگلے روز محترم ابا جان نے گھر کے باہر شامیانے لگوا کر خاکسار کی دعوت ولیمہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ اس موقع پر بھی حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ازراہ شفقت شرکت فرما کر دعا کروائی اور گھر کے اندر تشریف لے جاکر محترمہ اہلیہ کو پیار دیا۔ نیز گھر کا چکر لگا کر اپنی پُرانی یادیں تازہ کیں جب وہ اپنے ابا حضور کے ساتھ اس مبارک جگہ میں مقیم تھے اور کچی مسجد مبارک میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

محترمہ زکیہ فردوس خاکسار کے لئے بہت سعادت مند ثابت ہوئیں۔ نیک، دعا گو، تہجد گزار، اپنے خالق حقیقی کے ساتھ بے لوث تعلق رکھنے والی، تقویٰ شعار اور سچی خوابیں و رؤیا دیکھنے والی خاتون ہیں۔ سگھڑ پن بھی انتہا کو ہے کہ بچیوں کے جہیز کی تیاری ایسے رنگ میں کی کہ مجھے خبر تک نہ ہوئی اور شادیوں پر میرا بوجھ ہلکا کئے رکھا۔ فجزاھا اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے آپ کے بطن سے مجھے تین پیاری بیٹیاں اور ایک ہونہار بیٹا عطا فرمایا۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

1۔ عزیزہ قرۃ العین شاہین (عینی)

ان کی پیدائش 18 اگست 1980ء کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ ان کی پیدائش کے وقت یورپ کے دورہ پر تھے۔ آپ سے نام کی

درخواست کر رکھی تھی مگر جواب میں بوجہ بیرون ملک مقیم ہونے کے تاخیر ہو رہی تھی۔اس دوران حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سے خاکسار نے تحریراً نام رکھنے کی درخواست کر دی۔خاکسار نے خط کے اخیر پر دعائیہ الفاظ میں تحریر کیا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔اس پر آپ نے میرے خط پر ہی تحریر فرمایا"**نام قرۃ العین زاہدہ رکھ لیں۔**" بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی طرف سے بھی بذریعہ خط نام "**منورہ شاہین**" موصول ہو گیا۔چونکہ ٹاؤن کمیٹی میں نام کا اندراج "**قرۃ العین**" کے نام سے ہو چکا تھا اس لئے تبرک کے طور پر "**شاہین**" کا نام ساتھ لگا دیا۔

آپ کی شادی عزیزم مکرم عامر محمود ابن مکرم ناصر احمد اعوان مرحوم دارالیمن ربوہ سے مورخہ 4 جنوری 2003ء کو ہوئی۔نکاح کا اعلان شادی کے روز مکرم راجہ نصیر احمد مرحوم ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کیا۔آج کل لندن میں Settle ہو چکے ہیں۔آپ دونوں میاں بیوی بفضلہٖ تعالیٰ موصی ہیں۔

ان کی لندن ہجرت بابرکت ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو شادی کے 12 سال بعد یکے بعد دیگرے دو پیاری خوبصورت اور ہونہار بچیوں سے نوازا۔ پیاری ناجیہ محمود(9۔فروری2015ء)اور چھوٹی بیٹی پیاری اصفٰی محمود(11۔مئی2016ء)دونوں بچیاں وقف نو کے بابرکت نظام سے منسلک ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت ڈالے۔والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔نیک قسمت،خادم دین اور والدین کی خوشیوں کا باعث بنائے۔آمین

یہ اولاد محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور انعام ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ اور دُعاؤں کے ساتھ ملا۔ پیارے حضور

نے بیٹی اور داماد کی ایک ملاقات میں ہر دو کی تمام سابقہ میڈیکل رپورٹس بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ اگلی ملاقات میں حضور نے IVF کروانے کو کہا۔ جس پر دونوں اپنے نام رجسٹر کروا کر تاریخ کا انتظار کر رہے تھے کہ بیٹی نے حضور سے ملاقات کی درخواست کر دی۔ جو منظور ہو گئی۔ حضور نے اس ملاقات میں IVF کروانے سے منع فرما کر مکرم (ہومیو) ڈاکٹر وقار احمد (طاہر ہومیو ڈسپنسری) سے رابطہ کر کے دوائی استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔ بیٹی نے اپنی والدہ (خاکسار کی مسز) کو جب اس ملاقات کی روئیداد فون پر سنائی تو مسز نے فوراً کہا کہ میں ڈاکٹر وقار صاحب سے رابطہ کرتی ہوں تاہم جو دوائی ڈاکٹر وقار صاحب سے لے کر تمہیں بھجوائی تھی۔ اس کا استعمال فوراً شروع کر دو۔ چاہے وہ چند خوراک ہی ہوں۔ اس دوائی کا استعمال کرنا تھا۔ اصل تو حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ایک سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے اولاد سے نوازا۔ یہ چاروں برٹش نیشنل ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ

2۔ عزیزہ نمود سحر (سحری)

آپ کی پیدائش 4 جنوری 1982ء کو ہوئی۔ 1982ء کی بات ہے کہ احمدیہ بک ڈپو کے کارکنان کی جب جلسہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے ملاقات تھی تو عصر کی نماز سے قبل مسجد مبارک سے باہر محراب کی طرف ہمیں کھڑا کر دیا گیا کہ ابھی حضور نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائیں گے اور ہم حضورؒ سے شرف ملاقات حاصل کریں گے۔ ان دنوں اس بچی کی پیدائش

ہو چکی تھی۔ خاکسار نے مصافحہ کے بعد نام کی درخواست کی۔ حضورؒ نے فوراً فرمایا **"نمود سحر رکھ لیں۔"** پھر ایک لحظہ توقف کے بعد خاکسار کی طرف محبت بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے فرمایا۔ **"کیوں پسند آیا؟"**

آپ کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا سلطان محمود انور مرحوم نے بیت الذکر اسلام آباد میں مورخہ 9اپریل2004ء کو بعد نماز جمعہ عزیزم مکرم کاشف محمود ابن مکرم ملک عبد الستار آف اسلام آباد سے کیا اور شادی اگلے روز مورخہ 10 اپریل2004ء کو ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں سے نوازا ہے۔ جن کے نام بالترتیب یہ ہیں

i۔ عزیزم عاطف محمود (10۔ جنوری2005ء) (واقف نو)

ii۔ عزیزم حارث محمود (26۔ جولائی2009ء)

آپ ان دنوں لندن میں Settled ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو زندگی والا بنائے اور اموال میں برکت ڈالے۔ نیک، صالح، پرہیز گار، متقی اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والا بنائے اور خلافت سے چمٹائے رکھے۔ آپ دونوں میاں بیوی بفضلہٖ تعالیٰ موصی ہیں۔ اب الحمدللہ یہ چاروں برٹش نیشنل ہیں۔

3۔ عزیزہ بقعۃ النور (نوری)

آپ کی پیدائش 16 جون 1983ء کی ہے۔ آپ کی پیدائش پر خاکسار نے تحریراً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے نام تجویز فرمانے کی درخواست کی۔ جس پر آپ نے **"بقعۃ النور"** نام تجویز فرمایا۔

آپ کے نکاح کا اعلان عزیزم مکرم انیل عمران ابن مکرم بشارت احمد آف جرمنی سے مسجد مبارک ربوہ میں مورخہ 15 جون 2003ء کو مکرم راجہ نصیر احمد مرحوم ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے کیا۔ آپ کی شادی مورخہ 10 اپریل 2004ء کو اپنی بڑی بہن عزیزہ نمود سحر کے ساتھ ہوئی۔ عزیزم انیل عمران شادی پر حاضر نہ تھے۔ ایک ماہ کے اندر اندر عزیزہ اپنے میاں کے پاس جرمنی چلی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بچوں سے نوازا۔

i۔ عزیزم تاشف عمران (9۔ فروری 2005ء) (واقف نو)

ii۔ عزیزم عیشہ عمران (13۔ جولائی 2010ء) (واقفہ نو)

iii۔ عزیزہ ایمان عمران (1۔ دسمبر 2017ء) (واقفہ نو)

اللہ تعالی ان کو زندگی والا نیک، صالح، پرہیز گار، متقی اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والا بنائے اور خلافت سے چمٹائے رکھے۔ آمین۔ عزیزہ بقعۃ النور بفضلہٖ تعالیٰ موصیہ ہیں۔ اب الحمدللہ یہ پانچوں جرمن نیشنل ہیں۔

4۔ عزیزم سعید الدین احمد۔ ایم ایس سی۔ (واقف زندگی)

عزیزم سعید الدین احمد کی پیدائش 16 اکتوبر 1987ء کی ہے۔ عزیزم کی پیدائش بھی ایک معجزے سے کم نہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اس کی پیدائش Bo شہر کی ہے جو سیرالیون کے Southern Province کا دارالخلافہ ہے۔ جہاں میں بطور مربی خدمات بجا رہا تھا۔

وقف نو کی بابرکت تحریک نے جہاں دنیا بھر کے احمدیوں کے گھروں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں سے بھر دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے خاکسار اور خاکسار کے اہل خانہ کو بھی اس مبارک تحریک میں شمولیت کی وجہ سے انعامات سے نوازا ہے۔ الحمد للّٰہ علی ذالك۔ جو رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ کی قبولیت کا زندہ نشان ہے۔

واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ امام جماعت حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقف نو کی تحریک کا اعلان فرمایا۔ تو میری اہلیہ محترمہ زکیہ فردوس کومل اُمید سے تھیں۔ محترم خلیل احمد مبشر امیر جماعت احمدیہ سیر الیون نے مجھے اس تحریک سے آگاہ کیا اور اس تحریک کے تحت ''مَا فِیْ بَطْنِیْ'' کو وقف کرنے کی تحریک کی۔ خاکسار نے اپنی اہلیہ محترمہ کے مشورے سے فوراً حضور کو ''مَا فِیْ بَطْنِیْ'' کو وقف کرنے کا خط لکھ دیا اور یوں عزیزم سعید الدین احمد کا شمار ابتدائی واقفین نو میں ہوا اور اس کو B70 نمبر الاٹ ہوا۔ چونکہ میری پہلے تین بیٹیاں تھیں اس لئے طبعاً نرینہ اولاد کی خواہش تھی۔ خود بھی دعا کی، احباب جماعت سے بھی دعا کی درخواست کرتا رہا، پیارے والدین سے بھی بذریعہ خطوط دعا کی درخواست کی اور سب سے بڑھ کر امام جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو دعائیہ خطوط لکھے اور یہ فیصلہ کیا کہ ہر جمعۃ المبارک کو ایک دعائیہ خط حضورؒ کی خدمت میں بھجوایا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس عزم کو پورا کرنے کی توفیق دی بلکہ دوران حمل کوئی پچاس کے لگ بھگ خطوط بھجوانے کی توفیق ملی۔ (اس کے لئے مکرم شیخ محمد نعیم مرحوم

مربی سلسلہ جو اس وقت فری ٹاؤن دارالخلافہ میں بطور مربی خدمات بجالا رہے تھے، کاممنون رہا۔ جنہوں نے خطوط کی ترسیل میں بہت تعاون کیا۔ اللھم اغفر لہ)

اس سارے عرصہ کے دوران حضرت صاحب کی طرف سے بہت ہی زیادہ تسلی و تشفی والے خطوط موصول ہوتے رہے۔ جس میں حضورؒ نے نرینہ اولاد اور صحت مند نرینہ اولاد کی دعا سے نوازا۔ بلکہ ایک خط میں میری گھبراہٹ جانچ کر مجھے تحریر فرمایا:

"آپ کا خط ملا۔ گھبرائیں مت۔ دینی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ اس دفعہ اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ چند مہتاب لڑکے سے نوازے گا۔"

چونکہ حضور کے خطوط محترم امیر صاحب کے توسط سے ملتے تھے۔ ایک اور احمدی دوست ڈاکٹر صاحب کے خط میں حضور نے **"چند مہتاب اولاد"** کے الفاظ استعمال فرمائے اور میرے خط میں **"چند مہتاب لڑکے"** کے الفاظ سے دعا دی اور یوں مکرم امیر صاحب نے فون پر مجھے حضورؒ کے الفاظ سے آگاہ کر کے بیٹے کی امید کی خوشخبری سے آگاہ کیا۔ (افسوس! حضورؒ کا یہ خط تبادلے کے دوران کہیں کھو گیا جس کا مجھے بے حد افسوس ہے مگر حضورؒ کے یہ الفاظ میرے دل میں کالنقش فی الحجر ہیں)

دعائیہ خطوط کا سلسلہ تو میری طرف سے حضورؒ کی خدمت میں جاری تھا اور ولادت کا وقت جوں جوں قریب آرہا تھا خاکسار نومولود کا نام رکھنے کی بھی درخواست کر رہا تھا۔ میرے ایک خط کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا کہ **"نام پہلے بھجوا چکا ہوں۔"** نام والا یہ خط مجھے بہت بعد میں ملا۔ جس میں حضورؒ نے اپنے دست مبارک سے **"سعید الدین احمد / سعدیہ محمود"** تحریر فرمایا کہ لڑکا

ہونے کی صورت میں سعید الدین احمد اور لڑکی کی صورت میں سعدیہ محمود نام رکھیں۔

ولادت کی بات چلی ہے تو اس سے متعلقہ ایمان بڑھانے والی چند مزید باتوں کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ عزیزم سعید الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ نے دوران حمل خواب دیکھا کہ

"چاندنی رات ہے اور اکتوبر کا مہینہ ہے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے جو جسم کو بھلی محسوس ہو رہی ہے اور چاند اپنے پورے جوبن کے ساتھ چمک رہا ہے تا آنکہ آنکھوں کو خیرہ کر رہا ہے۔"

حضور کو جب یہ خواب بھجوائی گئی تو حضورؒ نے تحریر فرمایا کہ "اس (بیٹے) کی پیدائش سے پہلے والی خواب مبارک ہے، الحمد للہ" اور عزیزم احمد کی پیدائش اکتوبر میں ہی ہوئی۔ چاندنی رات تھی اور جمعہ کا مبارک دن تھا (شاید اللہ تعالیٰ نے اس دن کا چناؤ اس لئے کیا کہ میں ہر جمعہ حضور کی خدمت میں دعائیہ خط ارسال کرتا تھا اور خدا تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا تحفہ اور نذرانہ جمعہ ہی کو عطا فرمایا) بادلوں کی آغوش میں ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور بعد میں موسلا دھار بارش بھی ہوئی۔

افریقہ میں تمام قسم کی جدید سہولیات سے محروم علاقہ بو (Bo)، جس میں طبی معائنہ کرنے کا بھی معقول انتظام نہ ہو، وہاں اگر ڈلیوری کیس پیچیدہ ہو جائے تو پھر باری تعالیٰ ہی اپنے فضلوں سے تمام روکیں دور کرتا ہے اور فضل بھی وہ جو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل نازل ہو رہے ہوں۔ والدہ سعید الدین احمد کا معاملہ بھی پیچیدگی اختیار کر گیا تھا اور دوران حمل Internal Bleeding ہوتی

رہی جس کا ڈاکٹر کو اندازہ نہ ہو سکا۔ بچے کی پیدائش پر ڈاکٹر جو عیسائی تھے اور نام ان کا Dr.Frazor تھا، میرے پاس آئے۔ پریشانی کے عالم میں مجھے بیٹے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ **"تمہاری بیوی اور بچہ کس طرح زندہ رہے۔ اس قدر Internal Bleeding ہے کہ ایسی حالت میں زچہ وبچہ کا زندہ رہنا مشکل ہے۔ میری زندگی میں زچہ و بچہ کا ایسی حالت میں محفوظ رہنے کا یہ پہلا کیس ہے۔"** خاکسار نے جواباً کہا کہ **"ڈاکٹر فریزر! اس بچے کے لئے ایک عظیم روحانی ہستی نے دعائیں کر رکھی ہیں جو خدا کے حضور مقبول ہوتی ہیں۔"** ڈاکٹر فوراً کھڑے ہوگئے اور بولے کہ **"کیا میں ایسی ہستی کو دیکھ سکتا ہوں، جس کی دعائیں آج کی دنیا میں بھی مقبول ہوتی ہیں۔"** میں نے اگلے روز ڈاکٹر صاحب کو قرآن کریم انگریزی اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جو انہوں نے بخوشی قبول کر لیا اور کہا کہ **"میں ہر صبح بائبل کے ساتھ اس کا مطالعہ کیا کروں گا۔"**

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ایک دو ماہ تک سیرالیون کا دورہ کرنے والے تھے۔ حضور کی تشریف آوری پر خاکسار نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی حضرت صاحب سے ملاقات کروادی۔

حضورؒ نے خاکسار اور اہلیہ محترمہ کے خطوط (جن میں ملک کے خراب معاشی حالات کا ذکر تھا) کے جواب میں ایک دفعہ تحریر فرمایا تھا کہ **"اس بچے کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ اس ملک کے حالات بدل دے گا۔"**

حضورؒ کی اس دعا کو بھی ہم نے اپنی آنکھوں سے قبول ہوتے دیکھا۔ حکومت نے معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بعض ایسے اقدام کئے،

جن کی وجہ سے ملک کی معیشت بہت بہتر ہو گئی اور Bo شہر جو بجلی جیسی نعمت سے محروم تھا میں بجلی کا انتظام بھی ہو گیا۔

حضورؒ کی سیر الیون آمد پر اگر حضورؒ کے عزیزم سعید الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے لئے شفقت بھرے جذبات کا ذکر نہ کروں تو شاید داستان ادھوری رہ جائے۔ ائیر پورٹ پر ہم سب حضورؒ کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ چونکہ حضورؒ نے انٹر نیشنل ائیر پورٹ لنگی (Lungi) سے بذریعہ ہیلی کاپٹر فری ٹاؤن ائیر پورٹ آنا تھا، حضورؒ کا عملہ پہلی پرواز میں آگیا۔ جن میں مکرم ہادی علی چوہدری صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) جو جامعہ احمدیہ میں میرے کلاس فیلو بھی رہے ہیں، شامل تھے۔ مجھے دیکھتے ہی بولے کہ **"حنیف! فیر دھکے نال لے لیا ای"** یعنی دعاؤں کے زور پر نرینہ اولاد سے اپنی جھولی بھر لی ہے۔ معاً بعد جب حضورؒ تشریف لائے تو ابتدائی سلام دعا کے بعد Vip Launge میں خاکسار حضورؒ کی طرف ترسی ہوئی محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ ہاں دیکھتا کیوں نہ، اپنے آقا سے سات سال بعد ملاقات کا موقع مل رہا تھا۔ حضورؒ نے اس انداز میں اپنی طرف مجھے دیکھتے ہوئے اپنے قریب بلوایا۔ معانقہ اس طرح ہوا کہ حضورؒ کے جسم مبارک اور خاکسار کے درمیان ایک تپائی حائل تھی۔ حضورؒ نے حال احوال پوچھا۔ فردوس (حضورؒ خاکسار کی اہلیہ کو اسی نام سے یاد فرمایا کرتے تھے) کا حال پوچھا اور فرمایا **"ننھا مجاہد کہاں ہے؟"** میں نے عرض کی کہ حضور! وہ تو Bo میں ہے، جہاں میں ان دنوں متعین تھا۔ فرمایا **"ہاں، فردوس سے کہنا کل ہم آرہے ہیں۔ ملاقات ہو گی۔"** حضورؒ جب Bo تشریف لائے تو کیا عجب نظارہ تھا۔ ہر طرف نور ہی نور بکھرا ہوا نظر آتا تھا۔ حضورؒ کی رہائش تو کسی سرکاری گیسٹ

ہاؤس میں تھی۔ حضورؒ جب نماز جمعہ کے لئے مسجد تشریف لائے تو ملحقہ مشن ہاؤس میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ اہلیہ محترمہ اور ننھے مجاہد کو پیار کیا۔ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مرحومہ بھی ہمراہ تھیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے میری اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ **"حضور آپ کے بچے کے لئے لندن سے تحفہ لائے ہوئے ہیں، جو میں فری ٹاؤن بھول آئی ہوں۔ واپسی پر وہ مجھ سے ضرور لے لیں۔"** اس قدر پیار وشفقت میرے آقا کی اپنے غلام کے ساتھ۔ میں نے جب وہ پیکٹ وصول کیا تو وہ ایک اٹیچی نما پلاسٹک کے بیگ کے برابر تھا جس میں روزمرہ کے استعمال کی ہر چیز موجود تھی۔ اللہ تعالیٰ عزیزم سعید الدین احمد سلمہ اللہ کو وقف کے تمام تقاضوں پر پورا اُترنے کی توفیق دے۔ آمین۔ عزیزم بفضلہٖ تعالیٰ موصی ہے۔

عزیزم احمد ابھی ایک سال کا ہی ہوا تھا کہ شدید ملیریا نے آلیا۔ Bo میں بسیار علاج کے شفا نظر نہیں آرہی تھی۔ اُدھر حضرت خلیفۃ المسیح کو دعا کے لئے بار بار لکھا اِدھر عزیزم احمد کو فری ٹاؤن کے ایک بہت بڑے عیسائی ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بخار اُترنے لگا۔ عزیزم احمد کو ایک نئی زندگی ملی اور ہم احمد کی مکمل صحت یابی کے ساتھ واپس Bo لوٹے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

عزیزم احمد کی اعلیٰ تعلیم کے لئے برطانیہ روانگی

خاکسار کی اسلام آباد سے 2005ء میں روانگی کے وقت تینوں بیٹیاں اپنے اپنے گھروں میں آباد تھیں۔ بیٹا بحریہ کالج اسلام آباد میں FSc کا طالب علم

تھا۔ لہذا مجبوراً ہمیں اپنے بیٹے کو اسلام آباد میں اپنی منجھلی بیٹی عزیزہ نمود سحر کے سپرد کر کے ربوہ آنا پڑا۔ عزیزہ سحری اور عزیزم کاشف محمود نے اپنے بھائی کی بچوں کی طرح دیکھ بھال اور نگرانی فرمائی۔ فجزاھما اللہ تعالیٰ

عزیزم احمد کی بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد سے BBA (Hons) کرنے کے بعد ستمبر 2010ء کو ڈنڈی اسکاٹ لینڈ کو PIA کے ذریعہ لاہور ائیرپورٹ سے روانگی ہوئی۔ جہاں یونیورسٹی آف ڈنڈی اسکاٹ لینڈ (Unversity of Dandee Scotland) سے ایم ایس سی انٹرنیشنل بزنس اینڈ ایچ آر ایم (MSc International Business and HRM) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ اس مضمون کا انتخاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ہی فرمایا تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

داخلہ کی فیس کی ادائیگی پر حضرت خلیفۃ المسیح کی شفقت

عزیزم احمد نے جب خاکسار سے MSc کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بات کی تو خاکسار نے سویڈن اور ناروے میں جا کر تعلیم حاصل کرنے کو کہا جہاں تعلیم کے اخراجات بہت کم تھے۔ مگر احمد بیٹا صرف اور صرف برطانیہ میں تعلیم حاصل کرنے پر مصر تھا۔ شاید اس کے ذہن میں حضرت خلیفۃ المسیح کی قربت میں رہنے کے مواقع میسر آنے کا خیال بھی ہو۔ بیٹا چونکہ سعادت مند اور پڑھائی سے لگاؤ اور پیار رکھتا تھا۔ اس لئے خاکسار نے باوجود وسائل نہ ہونے کے اپنے اللہ پر توکل کرتے ہوئے حامی بھر دی اور کہا۔ بیٹا! اگر آپ اپنی تعلیم مکمل کرنا چاہتے ہو تو

Go ahead۔ خاکسار کو اپنی گاڑی یا آپ کی امی کا زیور بھی فروخت کر کے آپ کو پڑھانا پڑے تو پڑھاؤں گا۔

داخلہ قریب آنے پر عزیزم احمد نے جماعت سے قرض حسنہ کی درخواست کر دی جو 5000 ڈالر منظور ہوا اور مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر بیت المال خرچ (حال ناظر اعلیٰ) نے اس منظور شدہ قرض حسنہ کا چیک جاری کر دیا۔ یہ چیک ہماری ضروریات پوری نہیں کر رہا تھا۔ اسی روز عزیزم بیٹے احمد نے اپنا مکمل تعارف مع وقف نو کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو ساری پوزیشن معہ نظارت مال کے قرض حسنہ کی تفصیل تحریر کر کے دُعا کی درخواست کر دی۔ خاکسار کو اگلے روز پیغام ملا کہ مکرم ناظر صاحب بیت المال خرچ مجھے بُلا رہے ہیں۔ میں حاضر ہوا تو مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حضور انور نے اپنی طرف سے آپ کے بیٹے کی مکمل فیس ساڑھے نو ہزار پونڈ کی ادائیگی فرما دی ہے۔ آپ قرض حسنہ والا چیک واپس کر کے نیا چیک لے لیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اللہ تعالیٰ میرے امام کی صحت میں برکت دے اور تائیدات و نصرت سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

یوں ہماری دادرسی دربار خلافت سے ہوئی۔ فیس کی ادائیگی کے بعد یونیورسٹی میں داخلہ ہونے پر تیاری مکمل کی گئی اور ستمبر 2010ء میں اسکاٹ لینڈ کے لئے دُعاؤں کے ساتھ اپنے بیٹے کو روانہ کیا۔ جہاں سے عزیزی نے نومبر 2011ء میں اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ حکومتی قوانین کے مطابق دو سال کے لئے PSW ویزہ اپلائی کیا۔

بیٹے کے نام خط

عزیزم سعید الدین احمد سلمہ ربُّہٗ چونکہ خاکسار کی اکلوتی نرینہ اولاد ہے۔(اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی والا بنائے)۔ اس لئے اپنے سینہ سے جدا کرنے کے لیے خاکسار اور عزیزی کی والدہ بہت جذباتی ہو رہے تھے خوشی بھی تھی کہ بیٹا اعلیٰ تعلیم کے لئے روانہ ہو رہاہے اور اُداسی اس بات کی تھی کہ بیٹا ہم سے جُدا ہو رہاہے نجانے اب کب ملاقات ہو؟ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے رمضان کے وہ خطبات جن میں جمعۃ الوداع کا مضمون بیان ہوا ہے بار بار یاد آکر تسلی و تشفی کا سامان کرتے تھے کہ الوداع میں خوشی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ بچی کو شادی کے موقع پر الوداع کرتے ہیں مگر خوشی اولاد و نسل کی بڑھوتری کی ہوتی ہے۔ بیٹے یا خاوند کو بیرون ملک روانہ کرتے ہیں تو اداسی کے ساتھ خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ اب گھر میں اموال کی ریل پیل ہو گی۔ اسی طرح جب بچے کو اعلیٰ تعلیم کے لیے الوداع کرتے ہیں تو خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہو کر دین و انسانیت کی خدمت کرے گا۔

چنانچہ خاکسار نے اپنی طرف سے اور احمد کی امی کی طرف سے ایک نصیحت پر مشتمل تحریر لکھ کے بیٹے کو دی جو بیٹے کے لئے سرمایہ حیات ہے۔ مورخہ 24 دسمبر 2020ء کو بیٹے نے یہ خط مجھے یادگار کے طور پر پڑھایا۔ جسے میں اپنی آپ بیتی کا حصہ بنا رہا ہوں گو بیٹا سعادت مند ہے بفضلہٖ تعالیٰ۔ تاہم اپنے جذبات کی تسلی کے لیے درج ذیل تحریر لکھ کر بیٹے کو دی۔ جس پر بیٹا پورا اُترا۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بہت ہی پیارے بیٹے عزیزم سعید الدین احمد

سَلَّمَكَ اللّٰهُ وَ حَفِظَكَ اللّٰهُ وَ نَصَرَكَ اللّٰهُ وَوَفَّقَكَ اللّٰهُ لِخِدْمَةِ الدِّيْنِ

وَاِعْلَاءِ كَلِمَةِ الْاِسْلَامِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ اپنی زندگی کے نئے موڑ پر کھڑے اعلیٰ تعلیم کے لئے اسکاٹ لینڈ جارہے ہو۔ جہاں آپ ہماری جسمانی نگاہوں سے اوجھل ہوگے لیکن آپ کو آپ کا خالق حقیقی اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہوگا۔ جانے سے قبل آپ اپنے دل میں بہت سے عزائم باندھ رہے ہوگے یا کر رکھے ہیں۔ اپنی نئی زندگی کو سنوارنے کے لئے عہد و پیمان بھی کر رہے ہوگے۔ اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خاکسار اپنے جذبات میں بہہ کر آپ کو چند باتیں لکھے اس درخواست کے ساتھ کہ ان کو غور سے پڑھ کر اور بار بار پڑھ کر اپنے عزائم میں انہیں شامل کر کے اپنی سمت درست رکھو۔ اول تو میں نے کل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وہ ہدایات آپ کو مہیا کر دی ہیں جو آپ نے حضرت مرزا ناصر احمدؒ کو 1934ء میں آکسفورڈ بھجواتے ہوئے کی تھیں۔ ان کو غور سے پڑھتے رہو ان تمام ہدایات کا خلاصہ یہ ہے کہ اصل اور حقیقی تعلیم قرآن مجید میں ہے نہ کہ وہ جو تم حاصل کرنے جارہے ہو۔ اس لئے اس کا مطالعہ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق دُعاؤں، نمازوں، نوافل سے مضبوط بناتے رہو۔

پیارے بیٹے! تمہارا تعلق ایک متوسط اور درمیانے طبقہ کے خاندان سے ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انگنت فضل اور رحمتیں جو ہماری گزشتہ

زندگی پر موسلا دھار بارش سے بھی زیادہ تیزی سے ہم پر برسی ہیں ان کی وجہ سے ہمارا رکھ رکھاؤ ایک معیاری خاندان کی طرح ہو گیا ہے۔

• اس لئے تمہارا پہلا فرض اور پہلی ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ اس بارش کے تسلسل بلکہ اس میں مزید تیزی لانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ ہمیش جذبات تشکر لئے جھکے رہو۔ نمازیں بروقت اور تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔

• اس میں کسی قسم کی سُستی نا قابل برداشت ہے۔ نماز جمعہ پر ضرور حاضر ہوں خطبہ جمعہ یاد کرلو یا فوٹو کاپی ساتھ رکھو۔ ممکن ہے ایک مربی کے بیٹے کے ناطے آپ کو خطبہ بھی دینا پڑے۔اگر ہو سکے تو نوافل بالخصوص تہجد کے نوافل سے اپنی نمازوں کے ارد گرد باڑ لگاؤ۔ حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خانؓ نے ایک موقعہ پر تحریر فرمایا ہے کہ میں نے 50 سال سے زائد کا عرصہ یورپ میں گزارا ہے۔ میری فجر کی نماز تو درکنار کبھی تہجد بھی قضاء نہیں ہوئی۔ قرآن کریم باقاعدگی سے پڑھو اور ترجمہ کے ساتھ پڑھو اور حقائق و دقائق ڈھونڈنے کی کوشش کرو۔ مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے نوبل انعام لینے کے بعد فرمایا تھا کہ ایٹم کو توڑنے کا نسخہ میں نے قرآن کریم سے سیکھا ہے۔اس لئے جو کچھ ملنا ہے وہ قرآن کریم سے ملنا ہے۔اس سے باہر کچھ نہیں۔ کسی ٹیلر (درزی) کی دکان کے باہر لکھا تھا

God makes men and we make gentlemen

یہ تو شرک کے زمرہ میں آتا ہے مگر میں اس محاورہ کو یوں تبدیل کر کے پڑھتا ہوں۔

God makes men and Quran makes gentlemen.

اس لئے قرآن کریم کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی کتب ضرور پڑھیں اور انگریزی میں بھی ساتھ پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات، انعامات اور افضال کی بات ہو رہی تھی۔ ایک احسان اور انعام اللہ تعالیٰ کا خلافت کی صورت میں ہمارے سر پر ہے مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ آپ کا خلیفۃ المسیح کے ساتھ خطوط کے ذریعہ زندہ تعلق ہے۔ یہ تعلق دوران تعلیم مزید مضبوط ہونا چاہئے۔ حضور کو دُعا کے لئے لکھتے رہیں۔ اور ان سے رہنمائی لیتے رہیں اور حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔ دربار خلافت سے آپ کی فیس کی ادائیگی ایک بہت بڑا انعام ہے جس کا شکریہ جس قدر بھی ادا کریں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمام عمر اس احسان کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کو خلافت کے سامنے سر تسلیم خم کئے رکھو اور اس مبارک دربار سے جب بھی اور جو بھی آواز، حکم یا ارشاد پہنچے اس کی تعمیل میں کوئی عزیز رشتہ دار درمیان میں حائل نہ ہو خواہ والدین ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ انعام آپ کے خلیفۃ المسیح کے ساتھ بذریعہ خطوط براہ راست تعلق کی وجہ سے ملا ہے۔ پھر آپ واقف نو بھی ہیں اور ایک مربی کے بیٹے۔ ان تینوں امور کو دیکھ کر حضور نے آپ پر اور پورے خاندان پر شفقت فرمائی ہے۔ وقف نو کے تمام تقاضوں کو سامنے رکھنا ہے اور یہ چیز ہمیشہ ذہن میں رہے کہ تم واقف زندگی ہو اور واقف زندگی باپ کے بیٹے ہو۔ وقف کا تصور ہمیشہ ذہن میں رہے اور ننھیال کی طرف سے تمہارے دو واقف زندگی ماموں لندن میں حضرت صاحب کے بالکل قریب خدمات دینیہ بجالا رہے ہیں۔ اس لئے ہر دو طرف سے خاندان کی عزت رکھنا اور ان کی لاج رکھنا آپ کے فرائض میں شامل ہے۔

آپ حصول تعلیم کے لئے جا رہے ہو۔ یہی تمہارا مقصد ہونا چاہئے دُنیا کی رنگینیاں اور چکاچوند روشنیوں کی طرف ذرا توجہ نہ ہو۔ دوست نیک اور پڑھنے والے ہوں۔ غلط قسم کے دوست نہیں بنانے۔ نہ ہی کسی یونین کے چکر میں پڑنا ہے چونکہ آپ کی تعلیم مخلوط ہے اس لئے آپ کی دوستی صرف مردوں سے ہو اور ہر بُری عادت سے پرہیز کریں۔ گھر سے یونیورسٹی اور یونیورسٹی میں تعلیم لینے کے بعد گھر واپس اور وہاں بھی تعلیم، تعلیم اور صرف تعلیم۔ پھر میں عرض کرتا ہوں کہ تعلیم اور جماعتی خدمات اور خدا کی طرف جھکنے کے علاوہ کوئی دوسرا شغل نہ ہو۔

- میں اور تمہاری والدہ تمہیں MSC International Business and Human Resource Management. میں حضور انور ایدہ اللہ کے ہاتھوں جلسہ سالانہ پر سونے کا تمغہ لیتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ تمہارا ٹارگٹ اور گول ہے اِسے حاصل کرنے کے لئے دل لگی سے، محنت سے دُعاؤں کی طرف توجہ دیتے رہو۔

اوپر میں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ تم ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گے لیکن خدا کی نظر سے نہیں۔ اس لئے ہمیشہ یہ مد نظر رکھو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ یورپ جہاں تم جا رہے ہو۔ وقت کی بہت قدر ہے۔ اپنے آپ کو وقت کا پابند بناؤ۔ سونے کی عادت کو کم کرو۔ وقت کے غلام نہ بنو بلکہ وقت تمہارا غلام ہونا چاہئے۔ حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خانؓ وقت کے بہت پابند تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ چار بجے سے مراد تین بج کر 59 منٹ اور 60 سیکنڈ ہیں۔

• آپ بفضلہٖ تعالیٰ موصی بھی ہیں اور نظام وصیت کا پہلا اور آخری سبق تقویٰ پر قدم مارنا ہے اس لئے باریک سے باریک تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی کوشش کرتے رہنا اور جو تقاضے نظام وصیت کے ہیں وہ برقرار رہیں اپنی انکم سے چندہ وصیت ماہ بماہ ضرور دیتے رہو۔ اس سے جہاں آپ کی انکم پاک ہو گی وہاں خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے بنو گے۔ اگر ہو سکے تو صدقہ کی مد میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ ادائیگی کرتے رہنا۔

آپ کو 20 گھنٹے PerWeek کام کرنے کی اجازت ہے کسی ایسی جگہ کام نہیں کرنا جہاں شراب، Pork یا کوئی اور حرام کاروبار ہوتا ہو۔ Job کو بھی دُعاؤں کے ساتھ ڈھونڈنا ہے اور انکم میں برکت کے لئے دُعا کرتے رہنا ہے۔ اور کوشش کرنی ہے کہ آپ اپنے Living Expenditures وہاں خود ہی نہ صرف پیدا کرو۔ بلکہ نظارت تعلیم کا قرضہ بھی اُتر جائے۔ اس سلسلہ میں قناعت اور کفایت شعاری سے کام لینا ہو گا۔ کسی دوسرے کے پاس کوئی چیز دیکھ کر للچائی ہوئی نظروں سے نہیں دیکھا کرتے۔ بلکہ قناعت کے سبق پر عمل کرتے رہیں اور فضول خرچی سے پرہیز کریں۔ اگر کوئی ضروری چیز خریدنی ہے تو ضرور خریدو ورنہ قناعت سے کام لو۔ معاشرے کی برائیوں سے بچے رہنا ہے۔ اس کے لئے دعا، دعا اور صرف دعا ہی اللہ تعالیٰ کا فضل جذب کر سکے گی۔ اسلامی نمونہ پر قائم رہو پوری دُنیا دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے اور جہاں تم جا رہے ہو وہاں پاکستانی طلبہ کو اس حوالہ سے شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے بہت ہی محتاط زندگی گزارنی ہے۔ ہر قدم اُٹھانے سے قبل سوچ و بچار سے کام لینا اور اس سلسلہ میں بھی دُعا سے کام لینا ہے۔ اپنے اساتذہ اور بزرگوں کا خاص احترام آپ کے

فرائض میں شامل ہے۔ جماعت کے عہدیداران اور مربیان سے قریبی تعلق، دُعا کے لئے ان کو کہتے رہنا ضروری ہے۔ نظام جماعت کی پابندی آپ کے اسباق میں سے ایک سبق ہے جس طرح پہلے کرتے رہے ہو۔ دوسرے طلبہ کے لئے نمونہ بنیں ایسا نمونہ کہ دیکھنے والے رشک کریں۔ سب سے زیادہ کنٹرول اپنی زبان پر رکھیں میں نے ابھی چند دن پہلے ٹی وی پر سنا تھا کہ الفاظ جب منہ میں ہوں تو انسان کے غلام ہیں اور جب منہ سے نکل جائیں تو انسان ان کا غلام ہو جاتا ہے۔

- یہ بھی آپ کے ذہن میں رہے کہ آپ اپنے والدین کی اکلوتی نرینہ اولاد ہیں۔ والدین نے آپ سے بہت سی اُمیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ آپ کے بارہ میں ان کے بہت ارمان ہیں۔ جہاں ہمارے لئے دعائیں کرنی ہیں وہاں ہمارے جذبات، اُمنگوں اور خواہشات کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا ہے۔ اور شب و روز دعاؤں سے ہماری مدد کرنی ہے۔ اسم با مسمّٰی بننا ہے یعنی سعید سے سعادت مند۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ گزشتہ زندگی میں ہمارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے رہے۔ پڑھائی میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کیا ہے۔ اس کا حق ادا کیا۔ اچھی صحبت رہی ہے۔ مخلوط تعلیم میں بھی بُری صحبت سے بچے رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی نیک جزاء عطا فرمائے اور ان گنت لازوال نعمتوں سے نوازتا رہے اور ہاں آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ اپنی بہنوں کے اکیلے بھائی ہو بہنوں کے بھی اپنے ارمان ہوتے ہیں۔ بھائی سے بہت توقعات وابستہ رکھے ہوئے ہوتی ہیں۔ اس لئے اُن سے ملاطفت کا سلوک۔ ان کے خاوندوں کے لئے دُعائیں اور بھانجوں، بھانجیوں کے لئے بھی دُعا ضرور کریں۔ اپنی بڑی باجی کے ہاں اولاد نہیں

اس اکیلے پن میں جب اُداس (خدا کرے اُداسی کبھی قریب نہ آئے) ہو تو بہن کی جھولی اولاد سے بھرنے کے لئے ضرور دُعا کریں۔ اگر ہو سکے تو اپنے امی ابو کے لئے دُعا کر دیں وہ بھی آپ سے بہت ارمان دل میں لئے ہوئے جی رہے ہیں۔

• میں نے آپ کو اپنی بہن سے یہ بات کرتے سنا ہے کہ لندن میں مستقل رہائش کے لئے اسائیلم بھی ایک طریق ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اسائیلم ہرگز نہیں لینی۔ اگر لنڈن میں مستقل رہائش کا ارادہ ہے تو خدا کے حضور جھک جاؤ۔ اسی سے مانگو۔ اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی راستہ رہائش کا نکال دے گا۔

• ایک اور بات یاد آئی جس پر عمل کرنا آپ کی زندگی سنوار دے گا وہ قرض سے بچنا ہے۔ کسی سے کوئی قرض نہیں لینا، مانگنا ہے تو اپنے خدا سے۔ اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو بلا جھجک اللہ تعالیٰ سے اس دعا کے ساتھ فریاد کر لو کہ ابو کو یہ چیز مہیا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

• اپنی صحت کا خصوصی خیال رکھنا ہے تینوں وقت کھانا کھانا ہے۔ خواہ کتنے ہی مصروف کیوں نہ ہو۔

• اب میں کچھ دعائیں لکھ دیتا ہوں۔ جو نہ صرف یاد کر لیں بلکہ اس کو دہراتے رہیں۔ دعاؤں والی کتاب بھی ساتھ لے جائیں۔ رات کو سوتے وقت سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور تینوں قل پڑھ کر پھونک مار کر سوئیں۔ اور صبح رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطَانًا نَّصِیۡرًا کی دعا پڑھ کر بیدار ہوں۔

یونیورسٹی میں داخل ہوتے یہ دُعا پڑھیں۔

- بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ۔
- رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔
- یَاعَزِیْزُ یَارَفِیْقُ یَاوَلِیُّ۔
- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔
- اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ۔
- یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔
- اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

نافع علم کی دعا

- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ

دشمن کے شر سے بچنے کی دعا

- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ

میں جذبات میں بہہ گیا ہوں۔ میری اوقات کہاں۔ میں غریب، بے کس، بے سہارا اس دُنیا میں مگر خدا کے سہارا پر جینے والا آج اپنے بیٹے کو اعلیٰ تعلیم کے لئے اسکاٹ لینڈ (ولایت) میں دیکھتے ہوئے میری آنکھیں آنسوؤں سے تر ہیں اور آواز بھرائی ہوئی ہے۔ اس خوشی سے خدا کے حضور سجدہ ریز ہوں۔ اب ختم کرتا ہوں حضرت مصلح موعودؓ کی اس نصیحت کے ساتھ جو آپؓ نے حضرت

مرزاناصر احمدؒ کو مختلف نصائح کے آخر میں ”سب نصیحتوں کا خلاصہ “ کے طور پر درج فرمائی۔

”آخر میں سب نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے بنو خدا کے۔ ہم سب فانی ہیں اور وہی زندہ اور حاصل کرنے کے قابل ہے اس کا چہرہ دنیا کو دکھانے کی کوشش کرو۔ اپنی زندگی کو اسی کے لئے کر دو۔ ہر سانس اسی کے لئے ہو وہی مقصود ہو وہی مطلوب ہو وہی محبوب ہو جب تک اس کا نام دنیا میں روشن نہ ہو جب تک اس کی حکومت دنیا میں قائم نہ ہو تم کو آرام نہ آئے تم چین سے نہ بیٹھو۔ یاد رکھو اس فرض کی ادائیگی میں سُستی پر ایک خطرناک لعنت مقرر ہے۔ ایک عظیم الشان انسان کی لعنت جس کی لعنت معمولی نہیں۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی لندن روانگی پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگمؓ نے ایک دعائیہ نظم لکھی تھی۔ وہی جذبات آج میرے، تمہاری والدہ اور تمہاری بہنوں اور بہنوئیوں کے ہیں وہ میں دعا کے طور پر لکھ دیتا ہوں۔

جاتے ہو میری جان، خداحافظ و ناصر
اللہ نگہبان، خدا حافظ و ناصر
ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر
والی بنو امصار علوم دو جہاں کے
اے یوسف کنعان! خدا حافظ و ناصر
ہر علم سے حاصل کرو عرفان الٰہی
بڑھتا رہے ایمان، خدا حافظ و ناصر

پہرہ ہو فرشتوں کا، قریب آنے نہ پائے
ڈرتا رہے شیطان، خدا حافظ و ناصر
ہر بحر کے غواص بنو لیک بایں شرط
بھیگے نہیں دامان، خدا حافظ و ناصر
سر پاک ہو اغیار سے، دل پاک، نظر پاک
اے بندہ سبحان! خدا حافظ و ناصر

خدا حافظ۔ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ اپنی راہنمائی فرمائے۔ حفاظت فرمائے۔ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کی ہر وقت معاونت فرمائے اور جملہ پریشانیوں اور مشکلات سے دور رکھے۔ آمین

والسلام

تمہیں امنگوں پر پورا اُترتے ہوئے دل میں تمنا لئے

تمہارا ابو اور تمہاری امی

حنیف احمد محمود وزکیہ فردوس کومل

یکم ستمبر 2010ء

عزیزی سعید کی برطانیہ میں مستقل رہائش اور جماعتی خدمات

عزیزم احمد نے یکم جنوری 2014ء کو برطانیہ میں مستقل رہائش کے لئے خاکسار کے مشورہ پر اسائلم کر دیا کیونکہ خاکسار کی کتب کی وجہ سے مولویوں کی طرف سے خطرات بڑھ رہے تھے اور مشکلات میں اضافہ ہونے لگا تھا۔ یہ

اسائلم فروری 2015ء میں منظور ہوا اور بولٹن بھجوادیا گیا اور BRP کارڈ ملا۔ یہاں معاشی زندگی کے لئے کچھ عرصہ Cab بھی کی۔

ایک حقیقی احمدی کا پختہ تعلق جماعت سے رہتا ہے اور وہ جہاں بھی جائے سب سے پہلے وہ جماعت سے رابطہ کرتا ہے۔ احمد بیٹے کے اندر بھی خدمات دینیہ کے ساتھ لگن اور شوق خاندانی طور پر منتقل ہوا ہے۔ چنانچہ ڈنڈی جو بہت ہی چھوٹی اور ننھی جماعت تھی وہاں سیکرٹری تبلیغ کے فرائض سرانجام دیئے۔ جمعہ کسی کے گھر ادا کرتے اور اکثر و بیشتر خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کی امامت بیٹے کے ہی ذمہ آتی۔ نمازیں ایک ہی بلڈنگ میں دو تین لڑکے رہتے تھے اکٹھے ہو کر باجماعت ادا کرتے رہے۔ بولٹن منتقل ہونے کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ میں ریجنل معتمد نارتھ ویسٹ، ریجنل ناظم تبلیغ اور بولٹن جماعت میں سیکرٹری تعلیم کے فرائض ادا کرنے کی توفیق پائی۔ الحمد للہ

وقف زندگی کا اعزاز

میں پہلے لکھ آیا ہوں کہ عزیزی احمد کو ہم نے اپنے اللہ سے وقف نو کی تحریک میں مانگا تھا۔ جب میں بالخصوص اس کی والدہ محترمہ اس کو Cab کرتا دیکھتیں اور اس کے احوال اس کی زبانی سنتیں تو بہت کڑھتیں اور اللہ کے حضور رو رو کر کہتیں کہ **اے خدایا! میں نے تجھ سے اس بیٹے کو Cab کرنے کے لیے نہیں مانگا تھا۔** اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں زندگی وقف کرنے کی جو درخواست دے رکھی ہے وہ محض اپنے فضل سے قبول فرما۔ اس اثناء میں انہی الفاظ میں اہلیہ محترمہ حضرت صاحب کو لکھتی بھی رہیں اور وقف قبول

کرنے کی منت سماجت بھی کرتیں رہیں بلکہ ایک دفعہ یہ بھی لکھ دیا کہ **حضور نے محض اپنی توجہ سے اپنے ہی سکالر شپ پر اسے پڑھایا ہے اور HRM پڑھنے اور اس میں ڈگری لینے کا انتخاب بھی حضور انور کا ہی ہے۔**

چونکہ ہم دونوں ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دُعاؤں سے توفیق پاتے رہے اور اب بھی پا رہے ہیں۔ تو مسز حضور انور سے براہ راست بھی بیٹے کا وقف قبول کرنے کی درخواست کرتی رہیں۔ 2017ء میں ملاقات کے دوران نہایت درد کے ساتھ مسز نے حضور سے درخواست کی اور اپنے اللہ کے سامنے گڑگڑائیں اور روئیں تب اللہ کی طرف سے رحمت کا دروازہ کھولا گیا اور پیارے آقا ایدہ اللہ کی طرف سے حاضر ہونے کا بلاوا آگیا اور احمد بیٹا جناب عبدالکریم قدسی کا یہ شعر گنگناتا ہوا دربار خلافت میں دوڑتا ہوا حاضر ہو گیا۔

شاہ کے در سے فقیروں کو بلاوا آیا
میرے آقا، میرے سلطان میں آیا آیا

چنانچہ وقف کی کارروائی مکمل ہونے پر یکم ستمبر 2017ء کو اس کی پہلی تقرری الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ میں ہوئی۔ 15 اکتوبر 2017ء کو رقیم پریس اسلام آباد منتقل کر دیا۔ جہاں دو سال خدمت بجا لانے کے بعد یکم ستمبر 2019ء کو عزیزم کا تبادلہ AMJ Finance اسلام آباد میں ہوا اور تاحال اسی ڈیپارٹمنٹ میں مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب کے ساتھ خدمت بجالا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور وقف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر ہو۔

یوں سایہ خلافت تلے خدمات کی توفیق ملنی شروع ہوئی۔ مسجد مبارک میں حضور انور کی اقتداء میں نمازوں کی ادائیگی کی سعادت بھی حصے میں آنے لگی۔ جماعت نے رہائش گاہ کا بھی اسلام آباد کے قریب ہی فارنہم (Farnham) اور بعد میں گوڈلارنگ (Godalring) میں انتظام کروادیا۔

مسجد مبارک میں اذان اور دیگر خدمات

پیارے حضور نے پانچوں نمازوں کے لئے مؤذن کی جب تقرری فرمائی تو نماز مغرب و عشاء پر اذان دینے کے لیے جن تین سعادت مندوں کی تقرری ہوئی ان میں میرے صاحبزادے عزیزم احمد بھی شامل تھے اور Covid 19 سے قبل ایک لمبا عرصہ ان دونوں نمازوں سے قبل اذان دینے کا موقع ملتا رہا۔ الحمد للہ

اس وقت عزیزم جماعت احمدیہ اسلام آباد ٹلفورڈ کا نہ صرف ممبر ہے بلکہ مجلس عاملہ میں بطور محاسب خدمات کی توفیق پارہا ہے جبکہ مجلس خدام احمدیہ میں ریجنل معتمد اسلام آباد ریجن بھی خدمات کا موقع پایا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

عزیز احمد کا رشتہ طے پانا اور نکاح

یہ 2014ء ہی کی بات ہے ہم بہت سنجیدگی کے ساتھ اپنے بیٹے کے رشتے کی تلاش میں مشورے بھی کر رہے تھے اور تلاش میں بھی تھے ہم دونوں ڈنڈی (اسکاٹ لینڈ) اپنے بیٹے کو ملنے گئے ہوئے تھے کہ ہمیں برادرم مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس نے برادرم مکرم خالد احمد جاوید کی منجھلی بیٹی عزیزہ سمیرہ جاوید سلمہا اللہ تعالیٰ کے رشتے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم خالد احمد جاوید چونکہ میرے In laws خاندان سے ہیں اور اہلیہ محترمہ کے کزن بھی۔ دیکھے بھالے بھی تھے۔ ہمیں یہ رشتہ مناسب لگا۔ دعائیں شروع کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی رشتے کی تفصیل لکھ کر دعا کی درخواست کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے تسلی دی اور ڈنڈی سے واپسی پر ریل کے سفر کے دوران مسز نے ان کو پیغام بھجوا دیا۔ لندن پہنچ کر ہم ان سے ملنے گئے۔ ابھی بات چیت جاری تھی کہ دوران گفتگو اہلیہ محترمہ کے ابّا جان اور خاکسار کے خسر محترم صوفی نذیر احمد (مرحوم) جو اس وقت بقید حیات تھے نے عزیزہ سمیرا کے سر پر ہاتھ رکھ کر رشتے کو فائنل کر دیا تب ہم نے بھی بچی کے ہاتھ پر کچھ رقم رکھ کر تصدیق کر دی جس کے بعد دعا ہوئی۔

مورخہ 28 ستمبر 2014ء کو مکرم خالد احمد جاوید اور ان کی اہلیہ محترمہ شاہدہ خالد نے اپنے گھر کے عقبی حصے میں منگنی کی تقریب کا انتظام کیا۔ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رشتہ طے پانے کی اطلاع دے کر جہاں دعا کی درخواست کی وہاں حضور انور سے نکاح کے اعلان کی بھی درخواست کر دی جو حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمالی اور مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے اعلان نکاح کی تاریخ ملنے پر نکاح فارمز وغیرہ

کی تکمیل کروائی گئی۔ چنانچہ مورخہ 4 اکتوبر 2014ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفضل لندن میں بعد نماز عصر نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ ہمارے لیے کسی سعادت سے کم نہ تھا۔ اس خطبہ میں حضور نے خاکسار کے ابا جان کا ذکر بہت پیار سے فرمایا۔ ابا جان، حضور کے ساتھ ربوہ میں وکالت مال ثانی میں اکٹھا کام کرتے رہے تھے۔

ہماری ایک دو دنوں تک پاکستان واپسی بھی تھی۔ اس لیے حضور کے ساتھ ملاقات میں خاکسار نے پیارے حضور کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست بھی کی۔

عزیزم کی شادی

اگلے سال 2015ء میں حضور کی اجازت اور دعا کے ساتھ شادی کی تاریخ طے پائی۔ خاکسار نے ربوہ سے ہی پیارے حضور کی خدمت میں شادی میں شمولیت کی درخواست کر رکھی تھی جس کا جواب یوں ملا کہ **"شادی قریب آنے پر یاد کروائیں۔"** چنانچہ خاکسار اور اہلیہ جب جلسہ سالانہ 2015ء کے موقع پر پہنچے تو اگلے روز حضور سے ملاقات طے تھی۔ ملاقات میں خاکسار نے حضور اقدس کی خدمت میں تحفہ پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ حضور! حقیر سا تحفہ ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کیا ہے؟ خاکسار نے عرض کی کہ حضور کے لئے اچکن، شلوار، قمیض اور خس کا عطر ہے (حضور کو یہ عطر بہت پسند ہے)۔ حضور نے فرمایا یہ تو حقیر نہیں ہے۔ (دراصل بیٹے کی شادی پر خاکسار حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کرنا چاہتا تھا)۔ ساتھ ہی خاکسار نے دوبارہ شادی میں

شمولیت کی دعوت دی تو پھر وہی جواب حضور نے ارشاد فرمایا۔شادی کی تاریخیں مسجد بیت الفتوح میں ہالز کی availability پر منحصر تھیں۔ چنانچہ شادی کے لئے مورخہ 7 اگست 2015ء بروز جمعہ طاہر ہال اور ولیمہ کے لئے مورخہ 8 اگست 2015ء بروز ہفتہ مسرور ہال کی دستیابی پر حضور انور ایدہ اللہ سے شمولیت کی درخواست کی گئی۔پیارے حضور نے ولیمہ کی دعوت میں شمولیت پر آمادگی کا اظہار فرمایا۔الحمدللہ علیٰ ذالك

بارات خاکسار کی سرکردگی میں مسجد بیت الفتوح پہنچی۔ جہاں بچی کے ماموں ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب نے استقبال کیا اور بعد ازاں الوداعی دعا بھی کروائی۔

اگلے روز پیارے حضور مسجد بیت فضل لندن میں نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد مسجد بیت الفتوح تشریف لائے۔ حضور کا قافلہ مسجد بیت الفتوح پہنچنے پر خاکسار نے استقبال کیا۔ حضور انور اندر مسرور ہال میں تشریف لے گئے جہاں اسٹیج پر حضور کے دائیں طرف عزیزم سعید الدین احمد اور بائیں طرف خاکسار بیٹھے تھے۔ ہال پوری طرح بھرا ہوا تھا اور ایک بڑی تعداد ابھی کھڑی تھی۔ حضور نے دیکھ کر مجھے فرمایا "بہت لوگ بلائے ہوئے ہیں۔" حضور نے کھانا تناول فرما کر دولہا سے مخاطب ہو کر فرمایا "جلدی کریں۔بچی کو پیار دینے بھی جانا ہے۔" اس بابرکت نشست میں دُعا تو کھانے سے پہلے ہو چکی تھی۔ حضور مسرور ہال کے دوسرے حصہ جہاں مستورات کے لئے انتظام تھا کے کونے میں جہاں دلہن تشریف رکھتی تھیں تشریف لے گئے۔ جہاں عزیزہ سمیرا نے کھڑے ہو کر اپنے پیارے آقا سے پیار اور دعائیں لیں اور حضور کی معیت میں

ایک مختصر مگر تاریخی فوٹو سیشن ہوا۔ حضور تمام حاضرین کو شرف مصافحہ بخش کر مسجد بیت الفضل اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دل تو کرتا تھا کہ اپنے آقا کی معیت کی یہ مبارک اور مقدس گھڑیاں طول پکڑ جائیں۔ مگر حضور کی مصروفیت حائل تھی۔ اللہ تعالیٰ آقا و مولیٰ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور اپنی امان میں رکھے۔ آمین

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اس تقریب مبارک میں 500 سے زائد دوست و خواتین مدعو تھیں۔ مسز کے عزیز و اقارب تو زیادہ تر یورپی ممالک خصوصاً برطانیہ میں مقیم تھے۔ جنہوں نے شمولیت اختیار کی۔ ماسوائے مکرم نصیر احمد انجم کے جو جرمنی سے تشریف لائے تھے۔ خاکسار کی طرف سے میرے چھوٹے بھائی مکرم پروفیسر مجید احمد بشیر نے پاکستان سے اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ جبکہ مکرم پروفیسر نعیم احمد صدیق مقیم یوکے نے اپنی فیملی کے ہمراہ اس شادی میں شمولیت اختیار کی۔

ہماری بہت ہی پیاری خالہ محترمہ ناصرہ بیگم مرحومہ نے اپنی عمر اور بیماری کے باوجود نیویارک امریکہ سے لمبا سفر کر کے شمولیت کی۔ یوں لگ رہا تھا کہ خاکسار کی والدہ محترمہ شمولیت کر رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے دیارِ غیر میں اتنے بڑے فنکشن کے تمام سامان باحسن طریق پورے کر دیئے۔ الحمد للہ رب العالمین

اللہ تعالیٰ نے عزیزم احمد کو ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا ہے۔

i۔ عزیزم زوحان احمد (26 اگست 2018ء) واقف نو

ii۔ عزیزہ زہراء احمد (14 نومبر 2020ء) واقفہ نو

خاکسار کی بہو اور ہر دو پوتا پوتی جرمن نیشنل ہیں جبکہ بیٹا برٹش نیشنل ہے۔ الحمدللہ

ایک خوش نصیب خاندان

میں اپنی ذات میں ایک بہت ہی حقیر ، گناہ گاراور بے پناہ غلطیوں کا مرکب واقع ہوا ہوں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے انعامات و اکرامات اور افضال و نعماء کو اپنے اوپر، اپنی اہلیہ محترمہ اور تمام بچوں پر ہوتے دیکھتا ہوں تو سر خدا کے حضور شرمندگی سے جھک جاتا ہے کہ میں کہاں اور میرے پر اللہ کے افضال کا انبار۔

سب سے پہلے تو اپنی اہلیہ محترمہ کا ذکر ضروری ہے کہ نہایت شریف النفس، نیک، تہجد گزار اور دُعا گو خاتون سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ آمین

میں بسا اوقات سوچتا ہوں کہ میرے پر ان گنت انعامات اور افضال جن مبارک وجودوں کی دُعاؤں کے طفیل نازل ہوئے۔ ان میں خلفائے کرام، میرے مرحوم والدین، میرے ساس سسر ، بہن بھائی اور میری اہلیہ محترمہ کی رات دن کی دعائیں شامل ہیں۔

انہی دُعاؤں کے طفیل جو اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوئے ان میں ایک ایسا خادم دین گھرانہ ہے جس کی سربراہی خاکسار کے سپرد ہے۔ میری تمام اولاد نیک، صالح، اللہ سے پیار کرنے والی، خلافت کی شیدائی و فدائی اور دین کی خدمت کرنے والی ہے اور دوسری طرف ان کو جو ساتھی نصیب ہوئے جیسے میرے تینوں

داماد اور میری بہو (جن کا تفصیل سے ذکر اوپر گزر چکا ہے) اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا اور عظیم انعام ہے۔ تینوں داماد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت باوقار، باعزت اور خادم دین ہیں۔ اپنے بیوی بچوں سے بے انتہا پیار کرنے والے، ان کے حقوق ادا کرنے اور خلیفہ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق رکھنے والے وجود ہیں۔ اپنے اپنے حلقہ کی مساجد سے attach رہتے ہیں اور جماعتی خدمات میں مصروف عمل بھی دکھتے نظر آتے ہیں۔ میرے بڑے داماد عزیزم عامر محمود کو شیفیلڈ میں مجلس عاملہ کے ممبر کے طور پر اور بعد ازاں زعیم انصار اللہ شیفیلڈ، عزیزم کاشف محمود کو ذیلی تنظیموں میں جبکہ سب سے چھوٹے داماد عزیزم انیل عمران کا دل تو مسجد کے ساتھ چمٹا رہتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی جرمنی آمد پر سیکیورٹی کے فرائض ادا کرنے کی توفیق بھی ملتی ہے بلکہ اب تو بطور انچارج سیکیورٹی جرمنی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور کئی بار حضور کو اسکوارڈ (Ascord) کرنے کا موقع میسر آیا۔ ایک دفعہ جرمنی سے لندن تک حضرت صاحب کے ساتھ سفر کرنے کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ الحمد للہ

- جہاں تک خاکسار کی بہو عزیزہ سمیرا کا تعلق ہے۔ وہ بھی کسی انعام الٰہی سے کم نہیں۔ انتہائی فرمانبردار، ہماری عزت کرنے والی، اپنے خاوند اور بچوں کی دیکھ بھال کا حق ادا کرنے والی خاتون ہیں۔

- خاکسار کے 7 نواسے نواسیوں میں ماسوائے ایک کے باقی تمام واقف نو ہیں جبکہ دونوں پوتے پوتی بھی وقف نو کی مبارک اسکیم میں شامل ہیں۔ یہ ہمارے بزرگوں یا ہم میں سے کسی کی نیکی کا صلہ ہے جو انعامات کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میری اولاد کو عطا کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ ان تمام کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، دربار خلافت کے حقیر مگر خدام حواری ثابت ہوں۔ ان کی کوکھ سے تا قیامت نیک، صالح، خادم دین، خادم انسانیت وجود پیدا کرتا رہے۔ دینی لحاظ سے اور دنیاوی لحاظ سے عظیم انسان بنائے۔ اپنے اور اپنے دین اسلام، اپنی کتاب عظیم قرآن اور اپنے خلفاء سے بے حد پیار کرنے والے وجود ہوں، دنیاوی تعلیم میں بھی اپنے کمال کو چھونے والے ہوں۔ آمین اللھم آمین

خدمات دینیہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بعد کے چند واقعات بیان ہو چکے ہیں۔ بطور مربی خاکسار کی ترقی کا جو ریکارڈ وکالت دیوان ربوہ سے دستیاب ہوا ہے وہ یوں ہے۔

یکم جون 1978ء بدوملہی ضلع سیالکوٹ حال نارووال

یکم نومبر 1982ء پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

یکم اپریل 1983ء وکالت تبشیر

20 جولائی 1983ء بو۔ سیر الیون۔ تقرری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے ہوئی۔ وہاں Bo سے Boajebu ٹرانسفر ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی آمد کے انتظامات و دیگر اہم امور کی نگرانی کے لئے دوبارہ Bo بلوایا گیا اور یہیں سے خاکسار کی پاکستان واپسی ہوئی۔

یکم ستمبر 1990ء نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

یکم مارچ 1991ء دارالذکر لاہور بطور مربی بعد ازاں مربی ضلع

یکم ستمبر 1998ء سول کوارٹرز پشاور بطور مربی ضلع

22 ستمبر 1999ء بیت الذکر اسلام آباد بطور مربی بعد ازاں مربی ضلع

13 ستمبر 2005ء نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بطور نائب ناظر

23 فروری 2018ء روزنامہ الفضل آن لائن بطور ایڈیٹر تا حال

خاکسار 23 نومبر 2020ء کو EUE ویزہ پر یو کے آگیا اور برطانیہ کا پانچ سالہ ویزہ ملنے پر حضور انور نے 28 مئی 2021ء سے بطور ایڈیٹر الفضل آن لائن کام جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ الحمد للہ

1978ء میں جب مجھے بدوملہی بھجوایا گیا تو مربیان کی تعداد بہت کم تھی۔ بدوملہی کے اردگرد 39 جماعتوں کی تعلیم وتربیت خاکسار کے سپرد ہوئی۔ اس وقت سڑکیں تو ہوتی نہیں تھیں۔ خاکسار سائیکل پر ان تمام جماعتوں کا دورہ کیا کرتا تھا۔ چند ایک جماعتوں سے بذریعہ ریل گاڑی رابطہ کر سکتا تھا۔ باقی تمام جماعتوں کا دورہ سائیکل پر ہی کیا۔ کیونکہ نہ تو نارووال لاہور روڈ بنی تھی اور داتازید کا، بدوملہی روڈ کا تو تصور بھی نہ تھا۔ بدوملہی آمد پر سب سے قبل خاکسار کی سلام دعا ایک طفل عزیزم بشیر احمد بابر (جو اب لندن میں ہے) سے ہوئی۔ وہ مجھے پہچان گئے کہ مربی معلوم ہوتے ہیں۔ مجھے مسجد لے آئے۔ مسجد کے ہال میں ایک بزرگ ''تذکرہ'' کا مطالعہ کر رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کی۔ جواب ملا ''اپنا سلام اپنے کول رکھ۔'' میں گھبرا گیا۔ مگر بہت ہمت کر کے خاکسار نے سلام کی اہمیت بیان کرنے کی کوشش کی تو فرمانے لگے کہ ''مینوں اسلامی تعلیم دا

زیادہ پتہ اے۔“ خیر میں ایک طرف ہو گیا۔ انہیں بعد میں بتلایا گیا کہ یہ مربی صاحب تھے جن کا تقرر بدوملہی کے لئے ہوا ہے۔ اس کے بعد بدوملہی میں میرے قیام کے دوران پھر یہ بزرگ میرے پاس آئے۔ معافی مانگی اور اس کے بعد بہت پیار و محبت سے پیش آتے رہے۔

بدوملہی میں مجھے ایک رات دورہ میں لدھڑ کرم سنگھ قیام کرنا پڑا۔ میں نے صبح نماز فجر کے بعد سورۃ بنی اسرائیل کی آیات اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ پر درس دیا۔ ایک ماہ بعد جب دوبارہ اس گاؤں میں رات بسر کرنے کا موقع ملا تو جماعت کے صدر مکرم ماسٹر محمد اسماعیل مرحوم نے نماز فجر کے بعد درخواست کی کہ وہی درس دوبارہ دیں جو آپ نے گزشتہ دورہ پر دیا تھا۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے۔ وہ درس مجھے پسند بھی بہت آیا تھا اور اس کی ضرورت بھی ہے۔

دعا کی قبولیت کا نظارہ

ایک دفعہ خاکسار چند دنوں کی رخصت پر بدوملہی سے ربوہ آیا ہوا تھا۔ ان دنوں معمولی گزارہ الاؤنس ہوا کرتا تھا۔ واپسی سے ایک دن قبل محترمہ امی جان مرحومہ بیمار ہو گئیں آپ کو قولنج کی درد ہوا کرتی تھی اور آپ ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب سے علاج کروایا کرتی تھیں اور ان کی دوائی سے تسلی بھی پاتیں تھیں۔ میرے پاس صرف 20 روپے تھے جس میں بدوملہی کا کرایہ اور وہاں ضروریات بھی پوری کرنی تھیں اور اگلے دن روانگی بھی تھی ایک طرف امی جان اور ان کی محبت اور دوسری طرف صرف 20 روپے۔ امی جان کی محبت غالب آئی۔ آنی بھی چاہیے تھی۔ خاکسار فوراً بھاگا بھاگا ڈاکٹر صاحب کو بلوا لایا اور ان کی

فیس ادا کی اور ادویات بازار سے لاکر امی جان کو دیں۔ اللہ کے در پر جھکا، نوافل پڑھے اور دعائیں کیں اور بدوملہی واپس جانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے کرایہ کا بندوبست کرنے کی درخواست کی۔

اللہ تعالیٰ جو ماں سے بھی زیادہ شفیق ہمدرد اور مخلوق جو اس کی عیال ہے سے محبت کرتا ہے۔ ماں کی خاطر کی گئی قربانی کو قبول فرمایا اور رات 10 بجے کے قریب دروازہ پر دستک ہوئی۔ دروازہ کھولا تو میرے ایک دوست محمد حسین کھڑے تھے میں نے حیرانگی سے وجہ پوچھی کہ محمد حسین! رات 10 بجے اور تم۔ کہنے لگے کہ آج سے قریباً 2 سال قبل جلسہ سالانہ کے بک اسٹال سے میں نے آپ سے تفسیر صغیر ادھار خریدی تھی۔ اس کے 20 روپے خاکسار کے ذمہ تھے۔ میں نے سوچا میں دے آؤں۔ میں نے محمد حسین صاحب کا تو شکریہ ادا کرنا ہی تھا۔ سب سے بڑھ کر اس اللہ کا شکر ادا کیا۔ جس نے ماں کی خدمت کرنے پر اپنی محبت کا ایک لازوال نظارہ مجھے دکھلایا جو میرے ایمان میں اضافہ کا موجب بنا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

- بدوملہی میں قیام کے دوران کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بھی خصوصی ڈیسک میں ڈیوٹی دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے طلباء و طالبات کو خطوط لکھنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ جن کے جواب کے لئے ایک سیل (Cell) بنایا گیا جس میں خاکسار بھی شامل تھا۔ دوران بدوملہی قیام مجھے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ایک ماہ کے لئے تحصیل ڈسکہ کی جماعتوں کے دورہ پر بھی بھجوایا گیا تھا۔ بدوملہی قیام کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؒ ناظم وقف جدید نے بحیثیت صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، بدوملہی

کا دورہ کیا۔ جمعہ پڑھایا۔ مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ آپ کے ساتھ گھٹیالیاں اور شکر گڑھ کے دورہ جات پر جانے کا موقع بھی ملا۔ مجھے اس دوران محترم مولانا عبد المالک خاں مرحوم ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ، محترم مولانا سید احمد علی مرحوم نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی، محترم چوہدری شبیر احمد مرحوم وکیل المال اول اور مکرم پروفیسر محبوب عالم خالد مرحوم ناظر بیت المال آمد کی بدوملہی آمد اور ان کے دورہ جات یاد ہیں۔

ریفریشر کورسز

اسی طرح سیر الیون سے واپسی پر ڈیڑھ ماہ حدیقۃ المبشرین کے تحت مربیان کے 3 گروپس کے پندرہ پندرہ روزہ ریفریشر کورسز کے لئے بطور انچارج فرائض سر انجام دیئے اور لاہور تقرری سے قبل ایک رمضان شادی وال ضلع گجرات میں گزارا۔

مسجد احمدیہ کے لئے کوشش

گو پیر محل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں میرا قیام بہت مختصر تھا۔ لیکن اس لحاظ سے تاریخی رہا کہ یہاں بیت الذکر کی کوئی مستقل عمارت نہ تھی۔ ایک کمرہ تھا وہ بھی گارے کی تعمیر کا اور قبلہ رخ بھی نہ تھا اور نہ ہی کھڑکیاں دروازے تھے۔ اور مربی ہاؤس بھی دو پُرانے کمروں پر مشتمل تھا۔ ایک میں حکیم علم دین صاحب مرحوم رہتے تھے اور ایک کمرہ مربی کے پاس تھا۔ خاکسار نے احباب جماعت میں مسجد تعمیر کرنے کی تحریک کی تو سب سے پہلے مکرم حکیم علم دین مرحوم نے

1000 روپیہ اس فنڈ میں دیا جس سے حبیب بنک میں اکاؤنٹ کھلوایا گیا اور بیرون ملک رہنے والے پیر محل کے احمدی احباب کو خطوط لکھ کر نئی مسجد کی تعمیر میں روپیہ بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ ابھی خطوط لکھ کر درخواست کرنے کا سلسلہ جاری تھا کہ مجھے تو وہاں سے سیر الیون کے لئے بلوالیا گیا۔ سیر الیون سے واپسی پر معلوم ہوا کہ وہاں ایک خوبصورت مسجد اور مربی ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔ فالحمد للّٰہ علی ذالك

گو مجھے اس کو دیکھنے کی دعوت بھی ملی مگر باوجود کوشش اور خواہش کے میں اسے دیکھ نہ سکا۔ الغرض اپنی وقف کی زندگی میں سیر الیون میں مماجو کے مقام پر مسجد، پشاور اور اسلام آباد میں مربی ہاؤس اور پیر محل کے مقام پر مسجد اور مربی ہاؤس بنوانے کی توفیق حصے میں آئی۔ وباللّٰہ التوفیق

گرانٹ بحال کروانا

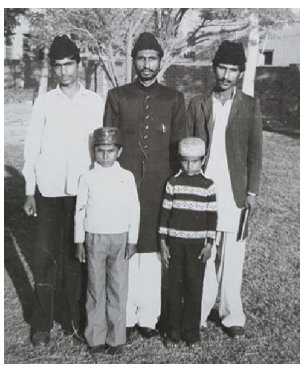
پیر محل جانے پر مجھے علم ہوا کہ یہ ایسی جماعت ہے جو بقایا داروں میں شامل ہے اور اسے بقایا داروں میں شامل ہونے کی وجہ سے سالانہ گرانٹ بھی نہیں ملتی۔ خاکسار نے سیکرٹری مال صاحب کے ساتھ مل کر تمام دوستوں سے بقایاجات وصول کئے اور مرکز سے ان کی گرانٹ بحال کروائی جسے جماعت احمدیہ پیر محل نے ایک بہت بڑا احسان جانا۔ الحمد للّٰہ

ذیلی تنظیموں میں خدمات کی جھلکیاں



مجلس عاملہ دارالصدر جنوبی (مع کوارٹر تحریک جدید) کا ایک یادگار فوٹو

خاکسار کی قیادت (منتظم اطفال) میں محلہ مجموعی کارکردگی میں ربوہ بھر میں اول اور علم انعامی کا مستحق ٹھہرا۔ الحمدللہ



اپنے چاروں بھائیوں کے ساتھ جو خاکسار کی مجلس عاملہ کے ممبر تھے



مجلس انصار اللہ فیصل آباد پاکستان کی سالانہ کھیلوں پر لی گئی ایک گروپ فوٹو

خاکسار مکرم عبدالخالق بنگالی اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری برائے انصار کے دائیں جانب



میٹنگ نائب ناظمین اشاعت علاقہ جات و اضلاع، صدر مجلس خطاب کر رہے ہیں

مجلس انصار اللہ کی تاریخ میں یہ پہلا ریفریشر کورس تھا جو ناظمین اور نائب ناظمین اشاعت

علاقہ جات و اضلاع منعقد کیا گیا



صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کے ساتھ اسٹیج پر



منتظمین سپورٹس ریلی 2017ء



سپورٹس ریلی2017ء



سپورٹس ریلی2018ء



انصاراللہ کی ایک تقریب



منصفین علمی ریلی 2018ء



علمی ریلی 2018ء کے موقع پر یادگار تصویر



کارکنان علمی ریلی 2018ء



شوریٰ انصار اللہ 2018ء



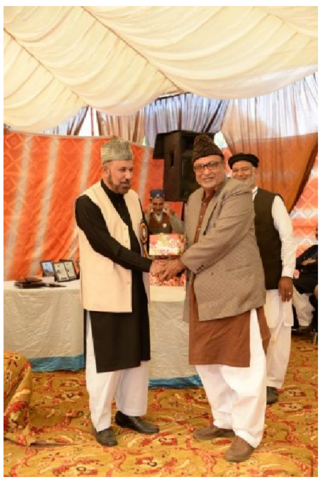
شوریٰ انصار اللہ 2019ء



سندھ کے ایک وفد کے ہمراہ



سپورٹس ریلی 2019ء



اعلیٰ کارکردگی پر صدر مجلس انصاراللہ پاکستان سے انعام وصول کرتے ہوئے



ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ ضلع قصور، صدر مجلس کی نمائندگی میں بطور امیر قافلہ



ریفریشر کورس مجلس ضلع انصار اللہ لاہور، صدر مجلس کی نمائندگی



ریفریشر کورس مجلس انصار اللہ ضلع لاہور، صدر مجلس کی نمائندگی میں بطور امیر قافلہ



گروپ فوٹو ریفریشر کورس ناظمین تربیت اضلاع وعلاقہ



ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ



دورہ مجلس انصاراللہ ضلع فیصل آباد



سالانہ ڈنر انصاراللہ پاکستان



سالانہ فوٹو مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان



سالانہ فوٹو مجلس انصار اللہ



سالانہ فوٹو مجلس انصار اللہ پاکستان



سالانہ فوٹو کارکنان قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان



سالانہ فوٹو کارکنان قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان



سالانہ فوٹو کارکنان قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان



سالانہ فوٹو معاونین قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان



دورہ مجلس انصار اللہ ضلع ملتان، صدر مجلس کی نمائندگی میں بطور امیر قافلہ



ریفریشر کورس مجلس انصار اللہ ضلع ملتان، صدر مجلس کی نمائندگی



دورہ ملتان کے دوران حضرت شاہ شمس تبریز سبزواری کے مزار کے باہر
حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے سفر ملتان 1897ء میں یہاں دعا کرنے تشریف لے
گئے تھے



دفتر روزنامہ الفضل میں فرائض کی انجام دیتے ہوئے



مجلس انصار اللہ پاکستان کی علمی ریلی سے خطاب





کارکنان انصار اللہ پاکستان کے ہمراہ

لاہور میں تقرر اور چند واقعات

لاہور میں میرا تقرر بطور مربی سلسلہ ہوا تھا۔ اس وقت نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ میں مربی ضلع کا نظام نہ تھا۔ 1991ء کے اخیر میں مربی ضلع کا نظام جاری ہوا اور مجھے مربی ضلع بنادیا گیا۔ ہم لاہور میں 5 مربی تھے۔ ہم تب بھی اکٹھے ہو کر میٹنگ کرتے اور لاہور جماعت کی فلاح وبہبود کے لئے منصوبے بناتے۔

مربی ضلع بننے کے بعد تو میٹنگز کا باقاعدہ شیڈول کے مطابق انعقاد ہوتا رہا اور خاکسار نے لاہور کے حلقہ جات اور لاہور شہر سے باہر جماعتوں کا دورہ بھی کیا۔ ساڑھے سات سال پر مشتمل دور کی داستان بہت لمبی ہے۔ تاہم تعمیراتی کاموں کے اعتبار سے مجھے یاد ہے کہ دھیرے دھیرے لاہور میں جب تربیتی کام بڑھنے لگے اور حلقہ جات کی طرف سے مربی بھجوائے جانے کی ڈیمانڈ آنے لگیں تو خاکسار نے مربی ہاؤسز اور مساجد تعمیر کروانے کی تحریک کرنی شروع کی اور میرے اس عرصہ میں مربیان و معلمین کی تعداد 5 سے بڑھ کر 19 ہو گئی اور دسیوں مربی ہاؤسز، مساجد و نماز سینٹرز تعمیر ہوئے۔ الحمد للہ علی ذالک

- لاہور میں ابھی قریباً 4 سال گزرے تھے کہ محترم مولانا سلطان محمود انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کا کراچی سے رات 10:30 کے بعد فون آیا جب خاکسار سو چکا تھا (اس وقت 10:30 کے بعد فون کے چار جزا ایک چوتھائی رہ جاتے تھے) مجھے کہنے لگے کہ آپ کو لاہور سے نکال کر کراچی نہ لے آئیں؟ خاکسار چونکہ سو چکا تھا۔ اس کا جواب خاکسار فوری طور پر تو نہ دے سکا۔ مجھے کہنے لگے

اچھا سوچ لیں کل بتا دیں۔ اگلے روز خاکسار نے فون پر اطلاع کر دی کہ جس طرح آپ چاہیں۔ میرے لئے اطاعت لازم ہے۔ چار پانچ روز کے بعد جب وہ کراچی سے ربوہ واپس جاتے ہوئے لاہور میں رکے تو مجھے کہنے لگے کہ آپ کے متعلق کراچی بارے فیصلہ خاکسار نے بدل لیا ہے۔ آپ اچھا کام کر رہے ہیں۔ مجھے لاہور کے لئے نعم البدل ملنا مشکل ہو جائے گا۔ خاکسار نے مذاق میں عرض کی کہ آپ نے مجھے جیتے جی مار دیا ہے۔ نعم البدل کے لئے تو وفات کے بعد دعا کی جاتی ہے۔ بہر حال میں تو اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا۔ ایک حقیر خادم سلسلہ ہوں اور کچھ کرنے کے بعد بھی یہی سمجھتا ہوں کہ کچھ نہیں ہو سکا۔ خدا تعالیٰ سے مغفرت اور پردہ ڈھالنے کی دعا میں مصروف رہتا ہوں۔

- لاہور میں میری تقرری کا واقعہ بھی یاد آرہا ہے۔ ربوہ میں شوریٰ کی وجہ سے دفاتر میں رخصتیں تھیں کہ مجھے محترم مولانا سلطان محمود انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دفتر میں حاضر ہونے کا پیغام بھجوایا۔ خاکسار جب حاضر ہوا تو آپ نے انٹرویو لینا شروع کر دیا۔ قریباً ایک گھنٹہ کے انٹرویو کے بعد مجھے تو جانے کی اجازت ہو گئی۔ لیکن جاتے ہوئے مکرم رفیق احمد جاوید مربی سلسلہ سے خاکسار نے انٹرویو کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ مولانا تھوڑی دیر میں لاہور دورہ پر جانے والے ہیں۔ وہاں دارالذکر لاہور میں مربی کا تقرر کرنا مقصود ہے۔ محترم امیر صاحب نے دارالذکر بارے درخواست کر رکھی ہے کہ مربی کا تقرر کرتے وقت خاکسار سے مشورہ کر لیا کریں تو بہتر ہے۔ محترم مولانا صاحب کے 5 دن کے دورے کے بعد مجھے لاہور دارالذکر کا پروانہ مل گیا۔ میں لاہور حاضر ہو گیا۔ چند ماہ بعد مجھے ایک فنکشن میں شمولیت کے لئے مکرم ملک طاہر احمد ناظم ضلع انصار

اللہ حال امیر ضلع لاہور کی گاڑی میں سفر کرنا پڑا۔اس وقت مجھے آپ نے بتایا کہ جب آپ کا تقرر زیر غور تھا اور محترم مولانا سلطان محمود انور لاہور آئے ہوئے تھے۔میں بھی محترم امیر صاحب کے ساتھ موجود تھا۔جب امیر صاحب نے لاہور دارالذکر کے لئے مربی کی اپنی ڈیمانڈ کو دہرایا تو مولانا نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا کہ مربی تو میری جیب میں ہے۔ اگر پوچھنا ہے کہ کیسا ہے تو میں نے کسی اور جماعت کو دے دینا ہے۔ اس پر محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ دے دیں۔

- لاہور سے جاتے وقت جماعت احمدیہ لاہور نے گیسٹ ہاؤس دارالذکر میں الوداعیہ دیا۔اجلاس محترم میجر لطیف احمد مرحوم نائب امیر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔اس موقع پر مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ خاں (شہید) نائب امیر دوم نے خاکسار کے متعلق اس امر کا اظہار کیا کہ محترم مربی صاحب، لاہور کے انسائیکلو پیڈیا تھے۔ لاہور کے کسی احمدی یا کسی محلہ کے بارے پوچھنا ہوتا تو ہم مربی صاحب سے دریافت کرتے ان کو علم ہوتا تھا۔مکرم شیخ ریاض محمود سیکرٹری ضیافت نے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔اس موقع پر آپ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مربی صاحب! کھانے میں 21 آئٹیمز ہیں۔ گویا 21 توپوں کی سلامی ہم آپ کو آپ کی بے مثال خدمات کے عوض دے رہے ہیں۔
- لاہور قیام کے دوران مرکز کی ہدایت پر مجھے محترم چوہدری سی اے رحمان (مرحوم)صدر قضاء بورڈ کے ساتھ معاونت کرتے ہوئے قواعد صدر انجمن احمدیہ مرتب کرنے اور اس کی پروف ریڈنگ کی بھی توفیق ملی۔اس سے قبل جامعہ احمدیہ کے دوران قواعد صرف ونحو اور فقہ احمدیہ کی ترتیب وتدوین

میں خاکسار کو استاذی المحترم مفتی ملک سیف الرحمن مرحوم کے ساتھ کام کرنے کا موقع مل چکا تھا۔

- لاہور قیام کے دوران ایک سعادت جو عاجز، حقیر، نابکار خادم سلسلہ کے حصہ میں آئی وہ یہ تھی کہ محترم ابا جان کی 1993ء میں تدفین کے موقع پر والدہ محترمہ اور ہم بہن بھائی جب ربوہ اپنے گھر دارالصدر جنوبی میں موجود تھے۔ احباب جماعت تعزیت کے لئے آجا رہے تھے۔ اس دوران پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا بھی فون آیا۔ یہ دراصل کانفرنس کال تھی جس کا انتظام خاکسار کے بہنوئی مکرم رانا بشیر احمد ناصر آف کینیڈا نے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔ فون پر اپنے آقا سے بات کر کے دل کو تسلی ہوئی۔ حضور نے اس موقع پر محترم ابا جان کی بعض صفات اور ہمارے خاندان کے حوالے سے بھی بات کی۔ الحمد للّٰہ علی ذالک

- لاہور قیام میں جیسا کہ ذکر گزر چکا ہے کہ دیگر مسلم انجمنوں، سوسائٹیوں اور جماعتوں سے بھی رابطہ رہا۔ ان میں جناب جاوید غامدی سے ملاقات، ان کے گارڈن ٹاؤن والے دفتر سے رابطہ مجھے یاد ہیں۔ ایک دفعہ ان کا تین رکنی وفد خاکسار سے ملنے دارالذکر آیا۔ گو ان کا بنیادی مقصد اپنی لائبریری کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور دیگر جماعتی کتب کا حصول تھا لیکن دوران گفتگو خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف تفصیل سے کروایا۔ انہوں نے اپنی جماعت کا تعارف کروایا۔ خاکسار کے جماعت احمدیہ کے تعارف کروانے کے بعد وفد میں سے ایک دوست (جو ان کے جنرل سیکرٹری تھے) نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ایک

اہم بات جو آپ لوگوں میں وادھا(خوبی) ہے اسے بھول گئے ہیں۔خاکسار یہ بات سن کر پریشان ہوا کہ میں نے تو بہت تفصیل سے تعارف کروایا ہے۔کون سی بات رہ گئی ہے۔اس پر جنرل سیکرٹری نے کہا کہ سرکاری دفاتر میں جو نماز پڑھتا ہے۔سچ بولتا ہے۔رشوت نہیں لیتا وہ احمدی ہے۔اس پر خاکسار نے کہا کہ یہی تبدیلی لانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔

والدین کی وفات

محترم اباجان کی وفات خاکسار کے لاہور قیام کے دوران 17 نومبر 1993ء کو برادرم مجید احمد بشیر کے گھر جبکہ امی جان کی وفات 24 دسمبر 1996ء کو برادرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف کے گھر میں ہوئی۔ ان دونوں بھائیوں کو والدین کی خدمت کی توفیق ملی۔فجزاھم اللہ تعالیٰ

ہر دو کی نماز جنازہ دارالذکر لاہور کے لان میں ادا ہوئیں۔ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں امیر جماعت لاہور نے محترم اباجان جبکہ خاکسار نے مکرمہ امی جان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ہر دو جنازوں میں ایک کثیر تعداد میں احمدی احباب نے شرکت کی اور تعزیت کے لئے مربی ہاؤس آتے رہے۔

ہر دو کی میتیں ربوہ لے جائی گئیں۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور اور مکرم مولانا دوست محمد شاہد نے بالترتیب نماز جنازہ پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ دارالفضل میں ہر دو کی تدفین ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فون پر اباجان مرحوم کی وفات پر تعزیت فرمائی جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ بعد میں حضور رحمہ اللہ کا تعزیتی مکتوب بھی خاکسار کے نام موصول ہوا۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

محترم ابا جان کی وفات پر روزنامہ الفضل ربوہ میں خاکسار کا مضمون

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی

میرے والد محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی (واقف زندگی) ایک لمبی تکلیف دہ بیماری کے بعد مورخہ 17 نومبر 1993ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ سول ملٹری سے ڈپٹی اکاؤنٹنٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور وقف بعد از ریٹائرمنٹ کے تحت تا وفات وکالت مال ثانی میں ایک کارکن کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ آپ موصی تھے آپ نے اپنی تمام اولاد اور خاکسار کی بیوی کے سوا جو موصیہ کی حیثیت سے بیاہ کے گھر لائی گئی تھیں تمام بہوؤں کو پیار اور مسلسل نصیحت کے ساتھ نظام وصیت سے منسلک کیا۔ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ نیک، متوکل انسان تھے اور باوجود ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہونے کے کبھی بھی ناجائز رقم کی طرف نہ دیکھا اور ناجائز کام کروانے والے لوگوں سے صاف کہہ دیا کرتے تھے کہ تمہارا کام میرے ہاں ممکن نہیں اور اخلاق و کردار اور امانت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ موافق بھی اور مخالف بھی آپ کی نیک سیرت کے قائل ہو گئے۔ نیز اپنی اولاد کو اکثر خدا پر توکل اختیار کرنے کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ راولپنڈی سے مجھے ایک نصیحت آموز خط لکھا جس میں آپ نے اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ درج کیا کہ کل دفتر جاتے سڑک پر پڑے پندرہ روپے ملے۔ میں نے اس رقم سے دوپہر اور رات کا کھانا ہوٹل سے کھالیا۔ ساری رات ایک منٹ بھی نہ سو سکا اور اس سوچ میں رہا کہ یہ رقم میرے

لئے جائز نہ تھی۔ صبح ہوتے ہی یہ رقم صدقہ میں جمع کروائی تب جا کر طبیعت سنبھلی اور ابھی تک اس کا معمولی سا اثر چل رہا ہے اور لکھا کہ خدا تعالیٰ نے دراصل اس میں مجھے سمجھایا ہے کہ مجھ پر قانع رہو۔ محنت سے کام کر کے کھاؤ اور مجھ پر توکل رکھو اور مجھ پر ہی بھروسہ کرو اسی میں سب برکتیں ہیں۔ میرے بچوں کو بھی یہی سبق ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ وہ کسی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں گے اور خود محنت کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال کے طالب ہوں گے اور کبھی بھی یہ خیال دل میں نہ لائیں گے کہ ان کی کوئی مدد کرے۔ صرف اور صرف اپنے مولیٰ سے مانگیں۔

محترم والد صاحب نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے۔ امامت سے پیار کی وجہ سے ریٹائرمنٹ کے بعد نماز فجر اور مغرب بیت مبارک میں جا کر ادا کرتے رہے اور امام وقت کے لندن چلے جانے کے بعد بھی یہ طریق جاری رکھا۔ مرکز سے اس قدر پیار تھا کہ بیماری کے دوران بھی ربوہ چھوڑنے کو دل نہ کرتا تھا۔ بالآخر ہم بھائیوں نے اس بات پر آپ کو منایا کہ لاہور دارالذکر میں میرے ہاں ٹھہر جائیں تا نماز باجماعت کی ادائیگی ہوتی رہے۔ جتنا عرصہ اپنے بیٹے عزیزم مجید احمد بشیر کے ہاں قیام پذیر رہے۔ گھر میں نماز باجماعت کا انتظام کہہ کر کرواتے۔

آخری دنوں میں جب آپ بول نہ سکتے تھے ایک دفعہ نماز کی ادائیگی کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک بھائی نے بار بار آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تو پیشانی پر بل لا کر برا منایا کہ میں نماز ادا کر رہا ہوں اور تم مجھے بار بار اپنی طرف بلا کر ڈسٹرب کر رہے ہو۔

اولاد کو بھی نماز پڑھتے دیکھنا چاہتے تھے۔ ویسے تو ساری عمر ہی اولاد کو وعظ و نصیحت اور خطوط کے ذریعہ اس طرف مائل رکھا مگر آخری دنوں میں بھی جب اس قدر کی تکلیف میں انسان کو اپنی ہوش نہیں رہتی والد محترم مسلسل اولاد کی نمازوں کی حفاظت کرتے رہے اور نگرانی فرمائی۔ ہم آپ کے ارد گرد بیٹھے دبا رہے ہوتے تو پوچھ لیتے کہ نماز پڑھ لی ہے۔ اگر کسی نے نہ پڑھی ہوتی تو سخت ناراض ہوتے۔ ایک دفعہ انہی ایام میں ہم بھائیوں میں سے ایک بھائی سے باتیں کرتے کرتے اس لئے منہ موڑ لیا کہ اس نے بروقت نماز کی ادائیگی نہیں کی تھی۔ طبعاً صفائی پسند تھے۔ خصوصی طور پر نماز کی تیاری کے لئے خاص صفائی کا اہتمام کرتے۔ جب آپ کو پیشاب کی بندش کی تکلیف شروع ہوئی اور کیتھران لگا دیا گیا تو کافی عرصہ تک اس شک و شبہ میں مبتلا رہے کہ اس حالت میں نماز جائز بھی ہے یا نہیں چنانچہ ہر نماز سے پہلے نہاتے اور کپڑے تبدیل کرتے۔ بالآخر بار بار سمجھانے پر طبیعت اس طرف مائل ہوئی کہ ایسی حالت میں نماز جائز ہے۔

امام وقت۔ جماعت اور مرکز سے حد درجہ تک پیار تھا اور اپنے نفس اور آل و عیال کو جماعت کی امانت سمجھتے تھے۔ ملازمت کے دوران جگہ جگہ اکیلا رہنا پسند کر لیا مگر اپنی اولاد کو مرکز میں رکھا تا ان کی تعلیم و تربیت کماحقہ ہو سکے۔ بیماری کے دوران جب لاہور مقیم تھے تو ربوہ جانے کی اکثر ضد کرتے۔ ایک دو دفعہ تو ہمیں اتنا مجبور کیا کہ ہمیں آپ کی تکلیف کے باوجود ربوہ لے جانے کا انتظام کرنا پڑا۔ آخری بیماری کی شدت میں مجھے ایک دن بار بار یہی کہتے رہے کہ میں تو قادیان نہیں جا سکتا۔ تم جاؤ اور بیت الدعاء میں دعا کر کے آؤ۔ میں ٹال مٹول

کرتا رہا اور سمجھا کہ آپ بھول گئے ہیں مگر مرکز کی محبت کہاں انسان کو ایسے امور بھولنے دیتی ہے۔ بالآخر مجھے سرزنش کرکے گھر سے نکال دیا۔

پراسٹیٹ کے آپریشن کے دوران خون کی ضرورت پڑی تو میں نے یہاں خدام سے آپ کے گروپ کا انتظام کروادیا کیونکہ ہم چھ بھائیوں میں سے کسی کا گروپ نہیں ملا تھا۔ مگر چھوٹے بھائی عزیزم مجید احمد بشیر نے والد محترم سے طبعی پیار کے پیش نظر اپنے بلڈ کے عوض فاطمید والوں سے اباجان کے گروپ کا خون مہیا کردیا۔ محترم اباجان نے جذبات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وہ خون لگوالیا مگر جب دوسری بوتل کی ضرورت پڑی تو مجھے صاف کہہ دیا کہ ”مجھے کسی احمدی کا خون لگوانا۔“

حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ کی تمام کتب کا مطالعہ بار بار مکمل کر چکے تھے۔ جو کتب نئی آتیں فوراً خریدتے اور مطالعہ کرتے۔ آخری دنوں میں جب پڑھنے سے قاصر تھے تو ”الفضل“ سنا کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو۔ میں نے کہا اخبار پڑھ رہا ہوں تو فوراً کہا لے آؤ۔ میں جب روزنامہ جنگ لے آیا تو ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ”الفضل“ کے بارہ میں پوچھا۔

والد محترم بہت دعا گو وجود تھے اور نماز تہجد کے عادی۔ گو میں جامعہ میں داخل ہو کر دینی تعلیم کا آغاز کر چکا تھا مگر نماز تہجد کی ادائیگی کی عادت والد محترم نے ڈالی اور اپنے خطوط میں بار بار تاکیداً لکھا کہ تم گھر میں سب سے بڑے ہو۔ چھوٹوں کے لئے دعا کرنا تمہارا فرض ہے اس لئے نماز تہجد ادا کیا کرو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 23 جنوری 1993ء)

مکرمہ والدہ مریم صدیقہ کی سیرت و سوانح پر ایک مضمون قلمبند کر کے روزنامہ الفضل ربوہ میں اشاعت کے لئے بھجوایا۔ جو شائع بھی ہوا۔ بسیار کوشش کے وہ مل نہ سکا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

پشاور میں خدمات

پشاور میں میرا قیام مسجد احمدیہ سول کوارٹرز سے ملحقہ مربی ہاؤس میں رہا۔ یہ مربی ہاؤس دو کمروں پر مشتمل تھا مگر بوسیدہ حالت میں۔ یہاں میرا قیام فیملی کے بغیر تھا۔ لاہور میں میری فیملی کو مکرم ڈاکٹر شریف احمد نے اپنے گھر کا اوپر والا پورشن رہائش کے لئے دیئے رکھا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

- خاکسار نے پشاور قیام کے دوران مرکز سے دو لاکھ روپے مربی ہاؤس کی از سر نو تعمیر کے لئے منظور کروائے اور میری پشاور میں موجودگی کے دوران یہاں نیا مربی ہاؤس تعمیر کروانے کے لئے پُرانے کو مسمار کروانے کے کام کا آغاز ہو چکا تھا کہ میرا تبادلہ اسلام آباد ہو گیا۔

اسلام آباد تبادلہ و خدمات

- پشاور میں خاکسار اپنی فیملی کے حوالہ سے پریشان تھا کہ فیملی لاہور کسی کے گھر میں مقیم ہے۔ دو بچیاں کالج گوئینگ (College Going) ہیں۔ ان کے لئے وین کا انتظام کروا رکھا تھا وہ اکیلی وین پر کالج آتی جاتی تھیں۔ خاکسار اطاعت کے جذبہ کے تحت گو پشاور چلا گیا تھا۔ مگر یہ پریشانی بہت تھی۔ بالآخر ایک دن خاکسار نے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ناظر اعلیٰ کی خدمت میں

مشکلات کی دوری کے لئے دعا کی درخواست کر دی۔کچھ عرصہ بعد مکرم راجہ نصیر احمد (مرحوم) ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کا پشاور کا دورہ تھا۔ آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کراچی، ملتان، گجرات اور دو ایک اور نام لئے میں اس وقت ہمیں مربی کی ضرورت ہے۔ آپ کون سی جگہ جانا پسند کریں گے۔ ابھی میں خاموش ہی تھا کہ فرمانے لگے کہ ربوہ کے لئے بھی مربی کی ہمیں ضرورت ہے اور ساتھ ہی فرمایا کہ ہاں اسلام آباد کے لئے بھی ہمیں ایک تگڑا مربی چاہیے۔ (تگڑے کا لفظ محترم راجہ صاحب اپنے مخصوص انداز میں کہا کرتے تھے) میں نے عرض کی آپ جہاں چاہیں۔ میں بحیثیت واقف زندگی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آپ کی ربوہ واپسی پر خاکسار کا تقرر اسلام آباد ہو گیا۔شوریٰ کے دن تھے۔ محترم ناظر صاحب نے اسلام آباد کے ہر دو مربی ہاؤسز کے بارے دریافت فرمایااور میرا تقرر مسجد والے مربی ہاؤس کے لئے ہو گیاجو اس وقتG-8/4 میں کرایہ کی کوٹھی پر واقع تھا۔مجھے روزانہ صبح کے وقت مسجد جانا ہوتا تھا۔اس وقت مسجد میں باقاعدہ دفتر کھول کر بیٹھنے کا کوئی رواج نہ تھا۔ محترم منیر احمد فرخ مرحوم امیر ضلع سرکاری ملازم تھے وہ کبھی کبھار اپنے دفتر آتے۔مکرم ظفر اقبال قریشی (مرحوم) نائب امیر صبح ایک دو گھنٹوں کے لئے تشریف لاتے۔ اِکا دُکا احمدی کوئی وزٹ کے لئے یا اپنے کام کے لئے آجاتا۔ اب جب احباب جماعت کو علم ہونے لگا کہ نائب امیر صاحب اور خاکسار باقاعدگی سے اپنے اپنے دفتر میں بیٹھتے ہیں تو مسجد میں آنے والے احباب کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھنے لگی۔اور ایک رونق کا سماں ہو گیا۔اُدھر محترم امیر صاحب بھی سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ ہو گئے۔انہوں نے بھی دفتر میں صبح کے وقت بیٹھنا شروع کیااور ہم تمام

نے مل جل کر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی فلاح و بہبود کے لئے خدمت کی توفیق پائی۔ الحمد للہ

فضل عمر لائبریری کا قیام

اسلام آباد میں جن کاموں کی توفیق ملی ان میں سے ایک مسجد کے احاطہ میں عالی شان مربی ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کا کام تھا۔ جس میں محترم امیر صاحب کو convince کرنے میں خاکسار کا بھی ہاتھ تھا کہ مربی کی رہائش مسجد کے احاطہ میں ہونی بہت ضروری ہے۔ چنانچہ یہ تعمیر ہونے کے بعد خاکسار نے سب سے پہلے اس میں رہائش اختیار کی۔ اس کی بالائی منزل میں ایک وسیع و عریض لائبریری بھی تشکیل دینے کا موقع ملا۔ جس کا نام فضل عمر لائبریری رکھا گیا۔ محترم امیر صاحب نے اس سلسلہ میں میرے ساتھ بہت تعاون فرمایا۔ کچھ کتب دوستوں سے Donation کے طور پر حاصل کیں اور احباب جماعت سے درخواست کی کہ گھروں میں جو زائد کتب ہیں وہ ہمیں Donate کر دیں اور ایک کثیر تعداد میں جماعتی اور غیر جماعتی کتب خرید بھی کیں۔ ان کو ترتیب دیا گیا۔ لائبریری کو منظم کرنے کے لئے ریڈیو پاکستان کی لائبریری کے انچارج مکرم مسعود احمد اعوان مرحوم اور دوسرے احباب سے تعاون بھی حاصل کیا۔ انہوں نے بہت محنت اور مستعدی کے ساتھ کتب کو بین الاقوامی ڈی ڈی سی سسٹم کے تحت مضامین کے اعتبار سے ترتیب دیا۔ الحمد للہ آج بھی احباب جماعت اس سے استفادہ کرتے ہیں۔

اس سے قبل مربی ہاؤس دارالذکر لاہور میں ایک بڑی لائبریری بنانے کا موقع چکا تھا۔ خاکسار جہاں جہاں رہا مربی ہاؤس میں کتب کا ذخیرہ بطور لائبریری چھوڑ کر آیا۔

لائبریری کی بات چلی ہے تو یہ ذکر بھی ہو جائے کہ خاکسار کو بچپن سے ہی اپنے پاس چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی کتب رکھنے کا شوق تھا۔ خاکسار نے جس الماری میں یہ کتب سجا رکھی تھیں۔ اس کو "انمول لائبریری" کا نام دے رکھا تھا۔ خاکسار اپنے کلاس فیلو اور ساتھیوں کو عاریۃً کتب پڑھنے کے لئے دیتا اور ایک کاپی پر ریکارڈ رکھتا تھا۔

بعد ازاں دوران جامعہ اور پھر دوران فیلڈ ایک بڑا ذخیرہ بطور لائبریری میرے گھر کی زینت رہا۔ ان میں کچھ کتب محترم ابا جان مرحوم کی ورثہ میں ملیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

تبرکات کی نمائش

اس لائبریری میں مجھے تبرکات کی ایک نمائش کا انعقاد یاد ہے جو مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کے تحت منعقد ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں مکرم عبد الرؤف ریحان قائد خدام الاحمدیہ نے اپنی پوری ٹیم کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا۔ احباب جماعت کے گھروں میں جو تبرکات تھے۔ وہ اکٹھے کر کے Display کئے گئے۔ اس میں بہت ہی نادر قسم کے تبرکات بھی شامل تھے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کھسہ، کرُتا، حضرت اماں جانؓ کے زیر استعمال موتیا کا ہار جو اب سوکھی ہوئی پتیوں کی صورت میں تھا شامل تھے۔ خاکسار

نے خلفاء کی طرف سے ملنے والے رومال، قلم کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge and Truth بھی نمائش میں پیش کی۔ اس کتاب پر حضور رحمہ اللہ نے عاجز کا نام لکھ کر اپنے مبارک دستخط ثبت فرما کر بھجوائی تھی۔ جو آج بھی خاکسار کے پاس موجود ہے۔

انجائنا کی تکلیف اور علاج

اسلام آباد قیام کے دوران غالباً 2001ء میں خاکسار کو انجائنا کا شدید اٹیک ہوا۔ گو Mild اٹیک تو پشاور قیام کے دوران ہو چکا تھا۔ لیکن اسلام آباد میں اٹیک بہت شدید تھا۔ خاکسار نے فوری طور پر مکرم جنرل (ر) ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری کو (جو اس وقت بریگیڈ ئیر تھے) راولپنڈی فون کر کے وقت لیا۔ آپ نے فرمایا۔ فوراً آجائیں۔ دفتر میں ہی بیٹھا ہوں۔ خاکسار نے مسز کو ساتھ لیا اور خود ہی گاڑی Drive کر کے CMH راولپنڈی پہنچا۔ جہاں مکرم ڈاکٹر صاحب نے چیک کیا اور فرمایا۔ آپ کو تو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ ادویات دیں اور خاکسار گاڑی Drive کر کے واپس پہنچا۔ جونہی افراد جماعت اسلام آباد کو علم ہوا وہ سخت ناراض ہوئے کہ کیوں آپ اکیلے گاڑی Drive کر کے گئے۔ ہمیں کیوں نہ بتایا۔ ان میں ایک مخلص دوست ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین مرحوم (جو اپنے آپ کو ہمارا فیملی ڈاکٹر کہا کرتے تھے بلکہ حضرت صاحب کو بھی ایک خط میں اپنا تعارف یوں کروایا کہ میں حنیف محمود صاحب مربی سلسلہ کا فیملی ڈاکٹر ہوں۔ فجزاہ اللہ تعالی) نے تمام رپورٹس پڑھ کر اسلام آباد کے دل کے Top کے ڈاکٹر شہباز سے

ان کے ذاتی کلینک میں وقت لے کر چیک اپ کروایا۔ جہاں ڈاکٹر صاحب نے بہت تفصیل سے اس طرح چیک اپ کیا کہ میرے دل کو اور تمام آرٹریز کو ٹی وی کی دو سکرینوں پر کھول کر نہ صرف مجھے دکھلایا بلکہ وضاحت کرتے ہوئے کہنے لگے۔ اٹیک کے کوئی اثرات دل پر نظر نہیں آرہے۔

خاکسار نے الحمد للہ کہا۔ چونکہ اس دوران خاکسار نے حضور رحمہ اللہ کو بھی دعائیہ خطوط تحریر کیے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح اور دوست احباب کی دعاؤں کو سنا اور شفا دی۔

جب 2008ء میں طاہر ہارٹ انسٹیٹوٹ ربوہ میں قائم ہوا تو مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے مجھے بُلوا کر انجیو گرافی کی جو بالکل ٹھیک تھی۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر محمد زکریا نے 2016ء میں ایک بار پھر انجیو گرافی کی۔ جس میں باریک شریانیں سکڑتی دکھلائی دیں۔ علاج جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت کے ساتھ چلتے پھرتے اس دنیا سے لے جائے۔ آمین

علمی محافل

اسلام آباد قیام کے دوران جہاں اور بہت سے میدانوں میں خدمت کی توفیق ملی جیسے کتب کی تیاری اور ان کی اشاعت (جس کا ذکر علیحدہ طور پر ہو رہا ہے) وہاں Intellectual احمدی احباب کی مجالس کا انعقاد تھا۔ جو پندرہ روزہ منعقد ہوتی رہیں۔ جس میں احمدی احباب اپنا تحقیقی مقالہ پیش کرتے اور سوال و جواب ہوتے۔ اس طرح کی کوئی 20 سے زائد محافل منعقد ہوئیں۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے تعلق

اسلام آباد قیام کے دوران جہاں احمدی احباب اور غیر احمدی احباب سے تعلقات بڑھے وہاں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی قربت ہوئی۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ کو پہلے ہی افراد خاندان سے ایک خاص انس اور تعلق تھا۔ محترم اباجان کو جب کبھی بھی خاندان میں ایک دوسرے سے رشتہ کے بارے میں دریافت کرنا ہوتا تو آپ کہا کرتے تھے کہ زکیہ سے پوچھیں اس کو علم ہو گا۔ چنانچہ راولپنڈی میں مقیم مکرم برادرم میجر (ر) عبدالباسط (جو حضرت چھوٹی آپا کی بھانجی کے میاں ہیں) کے ساتھ بھی پیار کے تعلقات بڑھے تو آپ نے اپنے ایک نجی اور گھریلو فنکشن میں مجھے، اہلیہ محترمہ کے ساتھ مدعو کیا۔ خاکسار تمام افراد خاندان میں اپنے آپ کو اکیلا پاکر پریشان ہوا اور محترم میجر صاحب سے اپنی بپتا کہہ ڈالی کہ اپنے نجی فنکشن میں ہم دونوں کو کیوں بلایا ہے؟ اس پر محترم میجر صاحب نے مجھے کہا کہ میں تو آپ کو اپنی فیملی کا ممبر تصور کرتا ہوں۔ اس لئے اس گھریلو فنکشن میں آپ کو شامل ہونے کی دعوت دی ہے۔ پردے کی رعایت میں خاکسار نے مرد افراد کے ساتھ شمولیت کی۔ اس کے بعد وہ اپنے ہر فنکشن پر بلاتے رہے۔ خاکسار نے بھی اپنے بچوں کی شادی میں مدعو کیا۔ محترم میجر صاحب ہمارے آپس کے تعلق کو افراد خاندان میں بھی ذکر کرتے رہے۔ افراد خاندان دیکھتے بھی رہے اور یوں ایک اور سعادت حصہ میں آئی اور خاندان کے افراد ہر شادی کے فنکشن پر بلانے لگے۔

؎ این سعادت بزور بازو نیست

- اسی تسلسل میں ایک اور تعلق کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد مرحوم ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اپنے بیٹے مرزا توقیر احمد صاحب کی شادی پر اسلام آباد سے ہم دونوں کو مدعو کیا۔ ہم اسلام آباد سے ربوہ پہنچے۔ خاندان میں شادی سے ایک روز قبل رات کے کھانے پر اپنے افراد خاندان اور بعض مخصوص دوستوں کو بُلاتے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد مرحوم نے اس رات کے کھانے پر ہمیں بھی دعوت دے رکھی تھی۔ اس روز بارش کی وجہ سے محترم صاحبزادہ صاحب نے بعض افراد کو اپنے گھر کے گیراج میں بٹھا کر کھانا کھلایا اور خود اپنے ہاتھوں سے تواضع فرمائی۔ خاکسار احقر العباد بھی ان افراد میں شامل تھا۔
- مسز کا خاندان کی خواتین مبارکہ سے قریبی تعلقات و علیک سلیک رہی۔ ایک دفعہ مسز نے مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ (بی بی قوسی) سے کہا کہ مجھے سسرال میں زکیہ جبکہ اپنے گھر میں فردوس کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ بی بی قوسی نے فوراً کہا کہ **"ہم تو میکے کی طرف سے ہیں ہم تو فردوس کہہ کر ہی پکاریں گے۔"**

بطور نائب ناظر اور قائمقام ناظر خدمات

2005ء کے بعد ربوہ میں بطور نائب ناظر اصلاح وارشاد خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ اس دوران 2007ء میں محترم ناظر صاحب کی جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ ماہ کے لئے خاکسار کو قائمقام ناظر اصلاح وارشاد بھی مقرر فرمایا۔ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں

نائب ناظر کے طور پر تقرر کے بعد بہت سے بروشرز، پمفلٹس اور کتب کی تیاری کی توفیق ملی اور مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں خطبات جمعہ دینے کی بھی توفیق پائی۔ جہاں خلفائے کرام خطبات، تقاریر، دروس دیتے اور نمازیں پڑھاتے رہے۔ مسجد مبارک میں درس دینے کا بھی موقع ملا۔ الحمدللہ علی ذالك۔ اللھم زد فزد

نیز خاکسار نے مربیان کرام اور سیکرٹریان اصلاح وارشاد کے مسلسل تین چار سال ریفریشر کورسز کروائے اور مختلف اضلاع کے دورہ جات کرکے مربیان و معلمین کی میٹنگز کا انعقاد اور مربی ہاؤسز، مساجد و قبرستان وغیرہ میں جاکر جماعتی جائیدادوں کا ریکارڈ چیک کیا نیز پاکستان بھر میں نماز تراویح اور درسوں کا انتظام بھی سالہاسال تک کیا۔

سیرالیون کے لئے تقرری اور خدمات

1983ء کے آغاز پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خاکسار کا تقرر سیرالیون کے لئے منظور فرمایا۔ انٹری پرمٹ آنے پر ہم تین مربیان مکرم فضل الٰہی، مکرم کرامت اللہ خادم اور خاکسار ربوہ سے بزریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہوئے جہاں سے KLM کی فلائٹ کے ذریعہ ایمسٹرڈیم (ہالینڈ) میں مختصر قیام کرتے ہوئے لنگے ایئرپورٹ سیرالیون پہنچے۔ ہم میں سے مکرم فضل الٰہی تو دوسری دفعہ جبکہ خاکسار اور مکرم کرامت اللہ خادم پہلی دفعہ سیرالیون جارہے تھے۔ میری تقرری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے BO شہر کے لئے منظور فرمائی تھی جبکہ باقی دو مربیان کے نام کے آگے صرف سیرالیون لکھا تھا۔

سیر الیون پہنچنے پر علم ہوا کہ اس وقت کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری مرحوم مجھے کینیما بھجوانا چاہتے تھے جو ایسٹرن صوبہ کا دارالخلافہ ہے۔ لیکن تبشیر ربوہ سے جاری خط کے مطابق اپنا فیصلہ فوراً تبدیل کیا اور کہا کہ حضور نے آپ کا تقرر Southern صوبہ کے دارالخلافہ BO کے لئے منظور فرمایا ہے اس لئے آپ BO چلے جائیں۔ یوں سیر الیون میں خدمات کا آغاز BO شہر سے ہوا۔ جہاں کچھ عرصہ خدمات بجالانے پر خاکسار کو بواجے بو (Boajabu) بھجوایا گیا جہاں تین ساڑھے تین سال گزارنے پر خاکسار کو ایک بار پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دورہ کے لئے BO بلوایا گیا۔

پہلی بار BO آتے ہی چند روز تک عید الاضحیہ تھی۔ خاکسار نے اس موقع کے لئے جو خطبہ تیار کیا اس میں ظاہری قربانی کے ساتھ ساتھ باطنی قربانی یعنی نفس کی قربانی اور تقویٰ کی طرف توجہ دلائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو منظوم کلام سے چند اشعار بھی پڑھے۔ اس میں یہ شعر بھی شامل تھا۔

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا یہ سامان دامار

خطبہ عید کے دوران افریقن دوست مسکراتے رہے۔ مجھے ابھی ان کے کلچر کا علم نہ تھا۔ اس لئے میں نے یہ سمجھ کر کہ ان کو خطبہ پسند نہیں آرہا اپنا خطبہ مختصر کر دیا۔ خطبہ کے بعد خاکسار نے مکرم بشیر احمد اختر پرنسپل احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول بو سے احباب کے مسکرانے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ

جب ان کو کوئی چیز پسند آرہی ہو تو یہ زیر لب مسکراتے ہیں۔ آج کا خطبہ ان کو بہت پسند آیا تھا۔

بڑا شہر اور جماعت کا سابقہ ہیڈ کوارٹر ہونے کے ناطے مہمانوں کی آمد بھی بہت زیادہ رہتی تھی ۔احمدی پاکستانی ڈاکٹرز نے اپنے ہسپتالوں کے لئے ادویات اور دوسرے پاکستانی احمدی بھائیوں نے House Hold کی خرید وفروخت اس شہر سے آکر کرنی ہوتی تھی۔اس کے علاوہ تمام جماعتی فنکشنز جیسے جلسہ سالانہ، شوریٰ، ہر تین ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اسی شہر BO میں ہوتے تھے جن کے تمام انتظامات مقامی مبلغ کو ہی کرنے ہوتے تھے۔اس وجہ سے بھی مہمان کثرت سے آتے تھے۔بڑا شہر ہونے کی وجہ سے اندرون ملک اور بیرون ملک سے افریقن اور انگریزوں پر مشتمل ایک بڑی تعداد جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کرنے اور عالی شان مسجد دیکھنے کے لئے مشن ہاؤس تشریف لاتی۔ جن کی مہمان نوازی بھی کرنی ہوتی تھی۔خاکسار کی اہلیہ محترمہ نے اس خدمت کو خوب نبھایا اور ایک بہت اچھی مہمان نواز ثابت ہوئیں۔ فجزاھا اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء

جماعت احمدیہ کا سالانہ کیلنڈر

شہر میں رہنے کے تقاضے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں ایک اہم خدمت جو مجھے بجالانے کی توفیق ملی وہ جماعت احمدیہ کا سالانہ کیلنڈر تھا۔ خاکسار پُرانے کیلنڈروں سے تاریخوں کی چیپیاں بناکر گوند سے نئے سال کے کیلنڈر پر چسپاں کرتا۔اس وقت کمپیوٹر وغیرہ کا دور تو تھا نہیں۔ یہ خاصا مشکل کام ہوتا تھا۔

بعد ازاں اسے Print کروا کر ہر جلسہ سالانہ پر مہیا کرنا یہ سب ذمہ داری خاکسار کے سپرد تھی۔

جشن صد سالہ جوبلی اور اس کے انتظامات

BO میں خاکسار کی دوسری ٹرم میں صد سالہ جوبلی کا بھی انعقاد ہوا۔ اس سلسلہ میں احمدیہ مشن سیرالیون کی تاریخ کو ہارڈ بورڈ پر لکھ کر نمایاں کیا۔ فل سائز کے 52 کے قریب ہارڈ بورڈ تیار ہوئے۔ مجھے یاد ہے کہ ان پر Stancels کے ذریعہ خاکسار نے مختلف رنگوں کے ساتھ بہت محنت سے ان کو تیار کیا جن کو صد سالہ جوبلی نمائش میں رکھا گیا۔ سیرالیون سے آنے والے پاکستانی احمدی دوست احباب ابھی بھی خاکسار کی اس خدمت کو یاد کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ یہ بورڈ ابھی بھی موجود ہیں اور سیرالیون کی تاریخ یاد دلاتے رہتے ہیں۔

صد سالہ جوبلی کے تعلق میں بہت وسیع پیمانے پر جلسے منعقد ہوئے۔ احمدیہ مسجد، مشن ہاؤس، سیکنڈری اور پرائمری سکولز کو جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ لائیٹنگ کی گئی۔ سکول کے طلبہ و طالبات نے شہر کی بڑی سڑکوں پر مارچ بھی کیا۔

دورہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ میں خاکسار کے انتخاب کی سعادت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا دورہ سیرالیون بھی صد سالہ جوبلی پروگرام کی ایک کڑی تھا۔ اس دورہ کو نبھانے کے لئے خاکسار ناچیز کو چُنا گیا اور بوا جے بو سے بو (Bo) لایا گیا جہاں حضورؒ نے دو دن قیام فرمانا تھا اور حضورؒ کے دورہ

کے دوران آنے والے ایک ہی جمعہ پر خطبہ جمعہ بھی حضورؒ نے جامع احمدیہ مسجد بو میں ہی ارشاد فرمانا تھا۔ اس کے تمام انتظامات کرنے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی جو خاکسار نے اپنے احمدی پاکستانی اور افریقن بہن بھائیوں کے تعاون سے نبھانے کی توفیق پائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

حضورؒ کے اس دورہ میں حضورؒ کی شفقتیں بھی شامل حال رہیں۔ حضورؒ نے جامعہ احمدیہ کی بنیاد بھی رکھی۔ جس میں خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ محترمہ کو بھی اینٹ رکھنے کی توفیق ملی۔ حضورؒ نے مشن ہاؤس اور سکولز کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور جالو یونیورسٹی کے ہال میں سرکردہ احمدی وغیر احمدی احباب کے ساتھ عشائیہ میں شمولیت فرمائی اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ نیز فٹ بال گراؤنڈ سیکنڈری اسکول میں ایک جلسہ کا انتظام کیا تھا۔ جس میں حضور نے احمدی احباب سے خطاب فرمایا۔ ایک سفید رنگ کی چھڑی بو جماعت کی طرف سے تحفۃً پیش کی گئی۔ جس میں خاکسار بھی شامل تھا۔ میری دو بچیوں کو حضور نے اپنے قریب بُلا کر صدارت کرتے گود میں بٹھالیا۔

دورہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ ربوہ

غالباً 1985ء میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب مرحوم وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے سیر الیون کا دورہ فرمایا۔ خاکسار کو آپ کے دورہ کے دوران آپ کے ساتھ رہ کر رپورٹنگ کرنے کی توفیق ملی۔

جامعہ احمدیہ سیرالیون کا قیام

بو میں دوسری ٹرم کے دوران خاکسار کو جامعہ احمدیہ سیر الیون کا پہلا پرنسپل ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ اس جامعہ کا آغاز 5 طلبہ سے ہوا تھا۔ خاکسار نے آغاز میں ان کی تعلیم و تدریس کا انتظام کیا۔ بعد میں ربوہ سے مربیان کی تین رکنی ٹیم تشریف لے آئی اور ان میں سے ایک کا پرنسپل جامعہ احمدیہ سیر الیون کے طور پر تقرر ہوا۔ اب یہ جامعہ احمدیہ بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ اپنے مراحل طے کر رہا ہے اور 100 کے قریب معلمین پیدا کر چکا ہے۔

سیرالیون میں خاکسار کی فیملی کی آمد

افریقہ کی بات چلی ہے تو شکرانے کے طور پر ایک بات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ میری افریقہ روانگی کے وقت یہ قاعدہ تھا کہ مربی پہلی ٹرم میں تین سال تک مجرد (سنگل) ہی رہے گا۔ اس کی فیملی دوسری ٹرم میں ساتھ جائے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اس قاعدہ میں ترمیم فرماتے ہوئے فیملیوں کو پہلی ٹرم میں ہی مبلغ کے ساتھ بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ حضورؒ کے اس ارشاد کے تحت جن فیملیوں کے کاغذات تیار ہونے شروع ہوئے اور ویزہ کے حصول کے لئے کارروائی ہونے لگی۔ ان میں خاکسار کی فیملی سب سے پہلے اپنی منزل کو پہنچی۔ الحمد للہ

بچوں کی آمین

سیر الیون میں خاکسار کے قیام کے دوران بو مقام میں عزیزہ قرۃ العین سلمہا اللہ اور بو اجے بو میں عزیزہ نمود سحر سلمہا اللہ اور عزیزہ بقعۃ النور سلمہا اللہ کی ''آمین'' ہوئیں۔ جنہوں نے بالترتیب ساڑھے 5 سال اور 6 سال کی عمروں میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا تھا۔ ان کی والدہ نے ان تمام بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ فجزاھا اللہ۔ جس میں احمدی دوستوں وخواتین کے علاوہ شہر کے سرکردہ دوستوں کو بھی بلوایا گیا اور تبلیغ کے اچھے مواقع پیدا ہوئے شامل ہونے والے افراد و خواتین کی تعداد 300 کے لگ بھگ تھی۔ جن کی تواضع کھانے کے ساتھ کی گئی۔ بڑی صاحبزادی عزیزہ قرۃ العین کو بچی کے دادا مکرم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی مرحوم سے بھی آغاز میں قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

پیارے عزیزم سعید الدین احمد ایم ایس سی سلمہ اللہ کی آمین لاہور دارالذکر میں ہوئی۔ جس میں لاہور بھر سے احمدی احباب نے شرکت فرمائی۔ اس تقریب کی ایک اہم بات یہ تھی کہ اس موقع پر میرے پیارے والدین اور آٹھوں بہن بھائی معہ اپنے جیون ساتھیوں (ماسوائے مکرم رانا بشیر احمد ناصر) کے ساتھ تمام بچوں کے شامل تھے۔ اس کے بعد ایسا ماحول میسر نہیں آسکا کیونکہ بعض بہن بھائی اپنے اپنے اشغال کے سلسلہ میں ملک میں موجود نہ تھے۔ اس وقت عزیزم احمد کی عمر 6 سال تھی اور اس کی پیدائش والے دن یعنی 16 اکتوبر

1993ء کو آمین ہوئی تھی۔ ابا جان ایک ماہ بعد 17 نومبر کو ہمیں داغ جدائی دے گئے۔

نواسے نواسیوں کی آمین

آمین کے ذکر میں اپنی اگلی نسل کے قرآن کریم کے پہلے دور مکمل کر کے آمین کروانے کا سلسلہ ہے۔ محترم ابا جان کی سیرت کے بعض پہلو نمایاں تھے۔ ان میں سے ایک اپنے بچوں اور پوتوں کو چھوٹی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کروانا ہے۔ ابا جان نے اپنی تمام اولاد کو چھوٹی عمر میں قرآن کریم پڑھایا اس میں والدہ محترمہ کا بھی بہت ہاتھ رہا۔

والد صاحب کے اس مبارک طریق کو خاکسار اور خاکسار کی مسز نے آگے جاری رکھا۔ الحمد للہ۔ خاکسار کی اولاد میں نواسے اور نواسیاں چھوٹی عمر میں قرآن کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ جیسے خاکسار کے بڑے دو نواسوں پیارے عاطف محمود ابن مکرم کاشف محمود آف لندن اور پیارے تاشف عمران ابن مکرم انیل عمران آف جرمنی نے 6-6 سال میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ عزیزم عاطف کی آمین مسجد بیت الفضل میں اجتماعی آمین میں ہوئی اور حضور انور نے عزیزم سے قرآن سنا۔ جبکہ عزیزم تاشف کی آمین حضور انور کے دفتر واقع مسجد بیت الفضل میں اکتوبر 2012ء میں ہوئی۔ حضور نے عزیزم سے ملاقات کے دوران قرآن سنا۔ قرآن کریم کے نسخہ پر عزیزم کا نام لکھ کر اپنے مبارک دستخط ثبت فرما کر دُعا کروائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

Zoom پر تقریب آمین و بسم اللہ

مورخہ 14 فروری 2021ء کو Zoom پر ایک تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں خاکسار کے درج ذیل نواسے نواسیوں اور پوتے نے شرکت کی۔

1۔ عزیزم حارث محمود ابن مکرم کاشف محمود (ایسٹ لندن) نے 8 سال کی عمر میں پہلی بار قرآن کریم مکمل کیا۔ ان کی آمین بوجوہ نہ ہو سکی تھی۔

2۔ عزیزہ عیشہ عمران بنت مکرم انیل عمران (جرمنی) نے 10 سال میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔

3۔ عزیزہ ناجیہ محمود بنت مکرم عامر محمود (شیفیلڈ برطانیہ) نے 5 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔

ان تین کی آمین کے علاوہ

4۔ عزیزہ اصفٰی محمود بنت مکرم عامر محمود (شیفیلڈ برطانیہ) بعمر ساڑھے چار سال نے قاعدہ یسر القرآن تین بار ختم کرکے قرآن کریم کا آغاز کیا اور سورۃ فاتحہ سنائی۔

5۔6۔ جبکہ دو بچوں عزیزہ ایمان عمران بنت مکرم انیل عمران (جرمنی) بعمر 3 سال اور خاکسار کے پوتے عزیزم زوحان احمد بعمر اڑھائی سال نے قاعدہ یسرنا القرآن کا آغاز کیا۔

یہ مبارک تقریب عزیزم سعید الدین احمد کے گھر واقع فارنہم یوکے میں خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ خاکسار نے ان بچوں سے قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن سنا۔ قرآن کی اہمیت، فضیلت بیان کرکے دُعا کروائی۔ ان

چھ بچوں اور بچیوں کو ان کی ماؤں نے قرآن کریم پڑھایا اور قاعدہ یسرنا القرآن کی تیاری کروائی۔

اللہ تعالیٰ نے بچوں کو قرآن کریم کے معارف و حقائق سے مالا مال کرے اور ان کی ماؤں کو احسن جزاء عطا فرمائے۔ آمین

نظام وصیت سے اولاد کا منسلک ہونا

اباجان کی ایک خوبی یہ تھی کہ وہ اپنی اولاد کو پیار و محبت سے نظام وصیت سے منسلک کرواتے رہے۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ تو شادی سے قبل ہی اس مبارک نظام سے منسلک تھی۔ جوں جوں بچوں کی شادیاں ہوتی گئیں اباجان اپنی بہوؤں کے سامنے شادی کے ابتدائی دنوں میں وصیت فارم رکھ کر پیار سے یوں تحریک فرماتے کہ "یہ گھر موصیوں کا گھر ہے۔" اس طرح تمام بہوؤں نے خوشی سے اس مبارک نظام میں شمولیت کی سعادت پائی۔ یہی طریق خاکسار نے اپنایا۔ الحمد للہ خاکسار کے ایک داماد اور بہو کے علاوہ تمام موصی ہیں۔ ان دونوں نے بھی فارمز پُر کر رکھے ہیں۔ جو Submit کروانے والے ہیں۔ نیز میرے کہنے پر میرے بڑے دونواسے عزیزان عاطف و تاشف بعمر 18 سال نے رسالہ الوصیت کا مطالعہ شروع کر رکھا ہے۔ اللہ ان ہر دو کو نظام وصیت سے منسلک ہونے کی توفیق دے۔ آمین

وقف نو کے نظام سے بھرپور حصہ

الحمدللہ۔ میری اولاد نے اس سے بھرپور حصہ پایا۔ اس کا آغاز بھی ابا جان مرحوم کے حق میں دُعا کی غرض سے آپ ہی سے کرتا ہوں۔ 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے وقف نو کی تحریک فرمائی تو ابا جان ایسی عمر میں تھے جس میں بظاہر اولاد ہونا معجزے سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن ابا جان نے اس مبارک تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حضور رحمہ اللہ کو تحریک میں شمولیت کا خط لکھا۔ اسی طرح میری اگلی نسل جو اب تک 9 بچوں پر مشتمل ہے۔ میں سے 8 بچے اس مبارک نظام سے منسلک ہیں۔ جو بچہ اس تحریک سے محروم ہے وہ اپنے آپ کو ایک بڑی نعمت سے محروم سمجھتا ہے اور اپنی والدہ سے عموماً اس امر کا شکوہ کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو بھی پڑھ لکھ کر زندگی وقف کر کے خدمات کی توفیق دے۔ آمین۔ اولاد کے حق میں یہ دُعا ہے کہ

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

انداز تربیت

جیسا کہ میں درج کر آیا ہوں کہ خاکسار کی مسز کا تعلق ایک دینی گھرانہ سے ہے۔ آپ نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت محنت، لگن اور دُعاؤں سے کی۔

آگے خاکسار کی بچیاں اور بیٹا بھی اپنی اولاد کی اصلاح و تربیت کی طرف یورپ میں رہ کر بہت باریک بینی سے توجہ دے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ درج کر دیتا ہوں۔ میری بڑی بیٹی عزیزہ قرۃ العین (عینی) جن کو شادی کے 12 سال بعد اللہ تعالیٰ نے دو ہونہار پیاری بچیوں سے نوازا ہے۔ بڑی کی عمر 6 سال اور چھوٹی ساڑھے چار سال کی ہے۔ بڑی قرآن کریم کا ایک بار دور مکمل کر چکی ہے اور چھوٹی نے قرآن کریم کی بسم اللہ کی ہے۔

گزشتہ دنوں چھوٹی بچی کو کسی بات پر غصہ آگیا۔ اس اثناء میں بڑی بچی پیاری ناجیہ بعمر 6 سال خاموشی سے کچن سے ایک گلاس میں پانی لا کر اپنی بہن سے کہنے لگی کہ بہنا! اِسے پیو اور اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھو۔ آنحضور ﷺ نے غصہ کے وقت ایسا کرنے کو کہا ہے۔

سبحان اللہ! یہ بچی کی ماں کا ہی ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام اولاد کو نیک، صالح، متقی، پرہیزگار، اللہ، نبیؐ، قرآن اور خلافت و جماعت و اسلام سے محبت کرنے والا بنائے۔ آمین

نواسوں کی تنظیمی پروگرامز میں شمولیت

اللہ تعالیٰ نے میری دوسری نسل کو بھی جماعتی، تنظیمی اور اسکولز کے مختلف پروگرامز میں شمولیت کی بھرپور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اسکولز کی طرف سے چیریٹیز کے لئے سڑکوں اور بازاروں میں بنائے جانے والے پروگرامز میں سب سے آگے نظر آتے ہیں۔ سب سے بڑے نواسے عزیزم عاطف محمود نے ایسٹ لندن کے بارونق بازار میں حضرت سید میر محمد اسماعیلؓ کا نذرانہ عقیدت

آنحضور ﷺ "بدر گاہ ذی شان خیر الانام" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ 2016ء میں عزیزم عاطف برطانیہ بھر کے اطفال میں نظم کے مقابلہ میں اول ٹھہرے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دست مبارک سے سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب میں انعام لیا۔

اسی طرح عزیزم تاشف محمود ابن مکرم انیل عمران نے 2020ء میں جرمنی کے اطفال کے مابین مقالہ نویسی میں آنحضور ﷺ کی سیرت جرمن زبان پر لکھنے پر جرمنی میں اول قرار پائے اور ڈرون کے حق دار قرار پائے۔

عزیزم حارث محمود، عزیزہ عیشہ عمران اور عزیزہ ناجیہ محمود اکثر و بیشتر میڈلز، کپ مختلف مقابلہ جات میں لے کر آتی ہیں۔ عزیزم عاطف نے مکرم مرزا وقاص احمد سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے ہاتھوں بہت سے انعام حاصل کیے۔ الحمدللہ۔ اللھم زدفزد

مضمون نویسی

میرے ابا جان جیسا کہ میں تحریر کر آیا ہوں سرکاری ملازم تھے۔ ڈرافٹ بہت اچھا تیار کر لیتے تھے اور مضمون بھی اچھا لکھ لیا کرتے تھے۔ ابا جان کی خوبی آگے چند بھائیوں میں بھی منتقل ہوئی۔ خاکسار تو اپنی کوتاہ بینیوں اور نالائقیوں سے اس میدان کا مسافر تو ہے ہی۔ ابا جان کی اچھی تحریر کی خوبی جہاں میرے بیٹے کے اندر سرایت کی ہے وہاں ایک نواسے عزیزم حارث محمود کے اندر بہت نمایاں طور پر موجود ہے۔ وہ انگریزی زبان میں مضمون نویسی کرتا

ہے۔ اس کے تین مضمون اردو ترجمہ کے ساتھ الفضل آن لائن کی زینت بھی بنے ہیں۔ الحمد للہ

ایمان افروز واقعات

سیر الیون میں قیام کے دوران بہت سے ایمان افروز واقعات پیش آئے۔ چند ایک کے تذکرہ کو آپ بیتی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں۔

سنا تھا کہ ملک کا سربراہ قحط کے دنوں میں بھی فوج کو بھوکا نہیں مرنے دیتا۔ کچھ ایسی ہی کیفیت روحانی دنیا میں بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔ سیر الیون ایک ایسا ملک ہے جس میں اناج باہر سے درآمد (Import) کیا جاتا ہے۔ جس میں چاول، آٹا، دودھ، گھی، آلو، پیاز وغیرہ شامل ہیں۔ جب Ship آتا ہے تو ملک میں اناج کی فراوانی ہو جاتی ہے اور اگر Ship آنے میں دیر ہو جائے تو اناج کا فقدان، قحط کا سماں اور بھوک عام ہو جاتی ہے۔ گو یہ عرصہ مختصر ہوتا تھا لیکن ایک دفعہ یہ کیفیت طول پکڑ گئی۔ ملک میں بھوک عام ہو گئی۔ لوگ پریشان تھے۔ میرے گھر سے بھی اناج ختم ہونے کو تھا۔ اس میں کچھ اپنے احمدی بھائیوں میں تقسیم بھی کیا اس امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ضرور آسانی پیدا فرمائے گا اور دعا بھی کی کہ "**اے خدا! مادی سربراہ اپنے فوجیوں کو قحط میں بھی بھوکا نہیں مارتا ہم بھی تو تیری روحانی فوج ہیں۔ ہمارے لئے خود ہی آسمان سے اُتر اور اناج کے سامان مہیا فرما۔ ہمارا خدا جو کفیل بھی ہے اپنے بندوں کے لئے غیرت بھی رکھتا ہے۔**" جس رات ان الفاظ میں دُعا کی۔ اگلے دن ہم مشن ہاؤس کے برآمدے میں بیٹھے تھے کہ اچانک ایک لینڈ کروزر ہمارے مشن کے سامنے آکر رکی۔ جس میں سے ایک بااثر آدمی اُتر کر ہماری طرف بڑھا اور پوچھا کہ اس مسجد کے امام

کہاں ہیں۔ خاکسار نے جب اپنی نشان دہی کی تو انہوں نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میں وفاقی وزیر برائے مذہبی امور ہوں۔ صدر مملکت نے چاول کے دو تھیلے ہر مسجد کے امام کے لئے بھجوائے ہیں اور ملک کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے۔ اتنے میں وزیر مملکت کے ساتھ آئے ہوئے معاونین نے دو تھیلے نکال کر مربی ہاؤس کے اندر رکھ دیئے۔ بس پھر کیا تھا۔ ہم اپنے پیارے اللہ کے حضور سجدے میں گر گئے۔ غریب اور مستحق احمدی احباب کو بلوا کر اس میں سے کافی مقدار ان میں تقسیم کر دی۔

- قحط کی بات چلی ہے۔ یہ کیفیت مختلف اوقات میں پیدا ہوتی رہی۔ ایک دفعہ خاکسار جب بواجے بو میں مقیم تھا تو ایسا وقت آیا جب دودھ، چینی، آٹا، چاول ناپید ہو گئے۔ دودھ خشک ہی ملتا تھا تازہ دودھ کا تو تصور بھی نہ تھا۔ کچھ عرصہ کے لئے ایسا وقت بھی آیا کہ باوجود جیب میں رقم ہونے کے دودھ نہ ملا۔ جو خشک دودھ بچوں کے لئے تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔ اس وقت میرے بچوں کی عمریں 4 سے 7 سال تھیں۔ بچوں نے نہایت صبر سے یہ وقت گزارا۔ ابلے چاول کھاتے رہے۔ دودھ تو تھا نہیں ہلکی ہلکی مرچیں یا نمک ڈال کر بچوں کو پیار سے کھلاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ بچوں کو جزاء دے اور اس قربانی کے عوض ہمیشہ اپنے انعامات سے نوازتا چلا جائے بلکہ مجھے یاد ہے لاچاری کی حالت میں کچھ کھانے کا جو حکم ہے اس کے تحت بھی ایک دورہ میں مجھے جان بچانے کے لئے جنگلی چوہے کا گوشت کھانا پڑا۔

- ایک دفعہ مسمبر اچیفڈم کے پیراماؤنٹ چیف نے احمدیہ مشن سے درخواست کی کہ ہماری چیفڈم میں آکر اپنا پیغام دیں۔ اس سلسلہ میں سیر الیون

کے مبلغین پندرہ پندرہ دنوں کے لئے اس چیفڈم میں جانے لگے۔ خاکسار کو بھی بو سے جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جا کر کورٹ باری یا مالکیہ مسجد میں حاضر ہو کر پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی رہی اور ان پندرہ دنوں میں ہزاروں کی تعداد میں بیعت کروانے کی سعادت حصہ میں آئی۔ الحمد للّٰہ علی ذالك

اسی دوران ایک دفعہ ہمیں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کے لئے سفر کرنا تھا۔ ٹرانسپورٹ کا انتظار کرتے ہوئے سورج ڈھلنے لگا۔ جب ٹرانسپورٹ ملی تو سورج غروب ہو رہا تھا۔ اندھیرا چھانے لگا تھا۔ جب ٹرک نما گاڑی (جسے پوڈا پوڈا کہتے ہیں) ملی تو اس کی ہیڈ لائٹس نہ تھیں۔ ایک چھوٹی سی نہر کے ساتھ ساتھ کچی سی سڑک پر ہمیں سفر کرنا تھا۔ اتنے میں گاڑی کا کنڈیکٹر ٹارچ لائٹ لے کر چھت پر چڑھ گیا۔ اور اس کی ہلکی اور دھیمی سی لائٹ میں ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا اور ہم تمام بخیریت منزل تک پہنچنے کے لئے دعا کر رہے تھے۔

- سیرالیون میں اللہ تعالیٰ کے سہارے زندگی بسر کی۔ اپنے خالق حقیقی کی امان اور حفاظت سروں پر رہی۔ میلوں میل جنگلات میں پگڈنڈیوں پر پیدل سفر کیا۔ سانپوں اور جنگلی جانوروں کا ہر وقت ہر طرف سے خطرہ رہتا۔ لیکن اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس کی امان و حفاظت مانگتے ہوئے دینی سفر کرتے رہے۔

ایک دفعہ مجھے بو سے فری ٹاؤن کا سفر بذریعہ پبلک ٹرانسپورٹ کرنا تھا۔ شدید بارش جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ جب بس میں بیٹھا تو اس کے Wiper (وائپرز) ورکنگ آرڈر میں نہ تھے اور ڈرائیور کو کچھ دکھائی نہ دے رہا

تھا۔ کنڈیکٹر برساتی پہن کر ڈرائیور کے دائیں ہاتھ پائیدان پر کھڑے ہو کر تولیہ سے فرنٹ سکرین صاف کرتا رہا اور ہم نے دعاؤں میں اپنا سفر مکمل کیا۔

افریقن احمدی بھائیوں کا پختہ ایمان

- احمدی افریقن بھائیوں کو اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے دلی عشق اور پیار ہے۔ اپنی نجی اور اجتماعی گفتگو کا آغاز ''صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ'' کہہ کر کرتے ہیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد درود شریف تو پڑھتے ہی ہیں بلکہ بکثرت دل کی گہرائیوں سے۔ اس پر اضافہ یہ کہ خلافت سے بھی بہت پیار کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا نام سنتے ہی ان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں کہ اس شخص کے ذریعہ افریقہ میں احمدیت متعارف ہوئی اور حقیقی اسلام سے آگاہی ہوئی۔ خلافت سے پیار کا یہ عالم تھا کہ خاکسار ابھی نیا نیا ہی سیرالیون گیا تھا کہ دورہ پر ایک جماعت LEVUMA گیا۔ ایک بزرگ احمدی دوست کی خوشی مجھے دیکھ کر دیدنی تھی کہ پیارے خلیفہ کا نمائندہ مبلغ ہمارے گھر آیا ہے۔ مجھے ایک درخت کے نیچے کرسی پر بٹھاتے ہی اپنی لوکل زبان مینڈھے میں بلند آواز سے چیخنا شروع کیا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کسی کو بلا رہا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے درجنوں پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں میرے ارد گرد جمع ہوگئے۔ ابھی میں ان کو اپنے ارد گرد دیکھ کر حیران ہی ہو رہا تھا کہ ان کی ایک حرکت نے مجھے ورطہ حیرت میں ڈال دیا وہ یہ کہ تمام بچے مجھے چھونے لگے۔ میں پریشان بھی ہوا۔ میں نے اپنے ساتھ موجود ترجمان (Interpreter) سے چھونے کی وجہ پوچھی تو اس نے مجھے بتایا کہ یہ

بزرگ اپنے بچوں سے کہہ رہا ہے کہ یہ مبلغ میرے خلیفہ کی بستی سے آیا ہے (اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ربوہ پاکستان میں تھے) اور خلیفہ سے مل کر آرہا ہے اس کے کپڑوں میں میرے خلیفہ کی برکتیں ہیں۔ میں بچوں کی اس حرکت سے اندر ہی اندر اپنے دل کی کیفیت سوچ کر پانی پانی ہو رہا تھا کہ میں تو خلافت کا ادنیٰ ترین ناچیز چاکر ہوں اور یہ بزرگ مجھے کیا رتبہ دے رہے ہیں۔ میں تو اس قابل نہیں۔

یہ واقعہ میرے اندر ایک نمایاں تبدیلی اور اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے بڑھ کر جھکنے کا باعث بنا۔ خلافت کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر پیار اور فدائیت دکھلانے کا موجب بنا اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ عقیدت اور محبت کا پہلے سے بڑھ کر اظہار کرنے کا ذریعہ بنا۔

جب 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سیرالیون تشریف لے گئے تو خاکسار نے خصوصی طور پر اس بزرگ کو BO بلوایا کہ اب حضرت خلیفۃ المسیح سے براہ راست برکتیں لینے کا نادر موقع ہے اس لئے ان تاریخوں میں حاضر ہو جائیں۔ اب وہ عمر رسیدہ بھی ہو چکے تھے۔ کام کاج نہ ہونے کی وجہ سے کرایہ بھی نہ تھا۔ خاکسار نے ان کو کرایہ بھی بھجوایا کہ وہ ضرور بالضرور اپنے پیارے آقا سے ملنے کے لئے BO پہنچیں۔

● میں بواجے بو میں متعین خدمات بجالا رہا تھا۔ عید الاضحیٰ قریب آئی تو ایک جماعت "بانڈا" کے صدر پا محمد وکروما نے مجھے کہا کہ آپ عید ہمارے ہاں پڑھائیں۔ میں گاؤں میں مالکیوں کی جامع مسجد میں آپ کے خطبہ کا انتظام کروں گا۔ تمام گاؤں کے مسلمان آپ کی اقتداء میں نماز عید ادا کریں گے۔ دعوت الیٰ

اللہ کا یہ ایک نادر موقع تھا۔ ہر احمدی بالخصوص مبلغ کو تو ایسے مواقع کی تلاش رہتی ہے اور دوسری طرف مبلغ کو عید کے روز اپنے سینٹر پر موجود ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن اللہ کا پیغام پہنچانے کے لالچ میں خاکسار نے یہ روحانی دعوت قبول کرلی۔ اس کے لئے خاکسار ایک دن قبل اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔ ٹرانسپورٹ کا بھی کوئی مناسب انتظام نہ تھا جس کی وجہ سے خاکسار اپنی منزل تک رات کو نہ پہنچ سکا۔ خاکسار بمشکل مغرب تک پانچ میل پہلے ایک بڑی جماعت ''باڈو'' میں پہنچ پایا۔ رات یہاں بسر کی۔ صبح نماز تہجد باجماعت اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اس جماعت کے بڑی تعداد میں احباب اور خواتین بلند آواز سے درود شریف کا ورد کرتے ہوئے خاکسار کے ہمراہ منزل کو پیدل روانہ ہوئے۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کی پیدل مسافت کے بعد جب ہم اپنی منزل کو پہنچے تو کیا دیکھتا ہوں کہ احمدی دوست پا محمد وکروما نے بکرا ذبح کرر کھا ہے اور گوشت تیار ہورہا ہے۔ خاکسار کے استفسار پر بزرگ نے مجھے بتلایا کہ چونکہ آج قربانی کی عید ہے اس لئے میں نے بکرے کی قربانی کی ہے تا دور دور سے آنے والے مہمانوں کو وقت پر کھانا مل جائے۔ خاکسار نے احمدیت کے اس فدائی کو سمجھایا کہ قربانی نماز عید کی ادائیگی کے بعد ہوتی ہے۔ میں نے ایک صحابی رسولؐ کا واقعہ سنایا کہ انہوں نے بھی ایک دفعہ نماز عید سے قبل قربانی کردی تھی۔ آنحضور ﷺ کے ارشاد پر انہوں نے دوبارہ قربانی کی تھی۔ میری یہ بات سنتے ہی اس مخلص اور فدائی دوست کے ایمان نے کروٹ لی اور فوراً بولے کہ مولوی! میں بھی تو اسی محمدؐ کو ماننے والا ہوں جس کے کہنے پر صحابیؓ نے دوبارہ قربانی کی تھی۔ اس لئے میں بھی دوبارہ قربانی کروں گا اور ساتھ ہی اپنے بڑے بیٹے ''احمدو'' کو بُلا کر کہا۔ فلاں

جگہ پر جو بکرا بندھا ہوا ہے اسے فوری طور پر لے آؤ تا نماز عید کے بعد قربانی کی جاسکے۔

اللہ اللہ۔ انہی جیسے مخلصین کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار یاد آجاتے ہیں۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مئے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

- 2019ء میں خاکسار جب پیارے حضور کی نمائندگی میں سیرالیون گیا تو جلسہ سالانہ کے موقع پر اس احمدو نے مل کر اپنا تعارف کروایا۔ میں نے اس سے اس ایمان افروز واقعہ کے متعلق پوچھا تو بلند آواز سے کہنے لگا۔ ہاں مجھے یاد ہے۔ خاکسار نے یہ واقعہ اپنے خطبہ جمعہ میں بھی بیان کیا تھا۔
- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری تحریک دعوت الیٰ اللہ زوروں پر تھی تو خاکسار کی اہلیہ محترمہ زکیہ فردوس صاحبہ نے بھی بواجے بو سے تین میل کا فاصلہ پیدل سفر کرکے دعوت الیٰ اللہ میں حصہ لیا۔ سب سے چھوٹی بچی ان کی گود میں تھی۔ ان کی وجہ سے اس وقت 4 بیعتیں بھی ہوئیں۔ اس کے علاوہ کئی ایک مقامات پر مسز نے میرے ساتھ پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرکے مختلف جماعتوں کا دورہ بھی کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ
- احمدی افریقن احباب مبلغین سے بہت عزت سے پیش آتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ خاکسار ایک دورہ پر ''تیاما'' پہنچا۔

ٹرانسپورٹ مناسب نہ ملنے کی وجہ سے منزل پر پہنچنے میں تاخیر ہو گئی۔رات چھا چکی تھی۔ میں، معلم صاحب کے ساتھ جب میزبان کے گھر پہنچا تو وہ سو چکے تھے۔ ہمیں دیکھ کر وہ بیدار ہوئے۔ استقبال کیا اور پہلے سے تیار کھانا ہمارے سامنے رکھا۔ بجلی تو تھی نہیں۔ موم بتی جل رہی تھی۔ کینڈل لائیٹ میں کھانا ہمارے سامنے رکھا۔ چاول کے ساتھ مچھلی کا سالن تھا۔ کھانا شروع کرتے ہی میزبان نے مچھلی کے سر اُتار اُتار کر خاکسار کے سامنے رکھنے شروع کر دیئے اور باقی حصہ معلم صاحب کو دیا اور کچھ خود کھانے لگے۔ اس اثناء میں میزبان پانی لینے ذرا اندر گئے تو خاکسار نے معلم صاحب سے اس سارے معاملہ کی وضاحت دریافت کی تو معلم صاحب فرمانے لگے یہ آپ کو عزت دے رہے ہیں اور کہا Heads for Head

- بو شہر سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ احمدی پا علی روجز(جو حضرت مولانا نذیر احمد علی مرحوم کے ذریعہ بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئے تھے) مبلغین سے بہت پیار سے پیش آتے تھے۔ان سے محبت کرتے تھے۔ میری تعیناتی کے دوران وہ اتنے بوڑھے ہو چکے تھے کہ مشکل سے سوٹی کے سہارے چل کر مشن ہاؤس آتے اور اکثر ایک ہاتھ میں بریڈ ہوتی اور آکر کہتے مولوی! بریڈ میری اور سالن تمہارا اور اکٹھے بیٹھ کر کھاتے۔

ایک دن میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مولوی! آج رات میں سویا نہیں۔ آپ کی طرف دھیان رہا ہے۔ میں نے پریشانی کے ساتھ پوچھا کہ وہ کیسے؟ کہنے لگے کہ سیرالیون میں 9 پاکستانی مبلغین اور باقی تمام پاکستانی ٹیچرز اور ڈاکٹرز سے عمر کے لحاظ سے آپ سب سے چھوٹے اور جوان ہیں۔ میں سوچتا رہا کہ اب

جوانی کے عالم میں بغیر بیوی کے کس طرح گزارا کرتے ہیں؟ یہ بہت بڑی قربانی ہے۔(اس وقت میری فیملی نے ابھی مجھے Join نہیں کیا تھا)۔

اسی طرح جب میرا تبادلہ بو سے کینیما ہوا تو یہ بزرگ بہت پریشان تھے۔ میرے پاس آئے اور ہمارے درمیان محبت وپیار کا جو رشتہ قائم ہو چکا تھا۔ اس کا ذکر کر کے رو پڑے۔ میں نے تسلی دی اور کہا کہ آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں۔ کینیما 80-70 کلو میٹر ہے۔ میں آکر آپ سے مل لیا کروں گا یا آپ آجایا کریں **تو ربوہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اب تو اِدھر جانے کو دل کرتا ہے۔ میں ربوہ میں ہوں، وہاں میری وفات ہو اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں۔**(کینیما اور ربوہ مخالف سمت میں واقع ہیں)

- ایک اور چھوٹی سی بات جس نے مجھے بہت متأثر کیا اور اپنے مولیٰ پر میرا توکل بڑھا وہ یہ کہ افریقن بھائی جب گنتی شروع کرتے ہیں بالخصوص جب کرنسی گننے لگتے ہیں تو نمبر 1 کو برکت کہہ کر شروع کرتے ہیں یعنی برکت، 4، 3، 2۔

- ایک دفعہ ایک غیر احمدی خاتون بو مشن میں آئی اور خاکسار کی اہلیہ سے کہنے لگی کہ میرا بیٹا دودھ پیتا ہے مگر دودھ کے لئے پیسے نہیں۔ اہلیہ نے ممتا ہونے کے ناطے فوری طور پر اپنی استطاعت کے مطابق اس کی مدد کی۔ میری اہلیہ کی طبیعت پر اس واقعہ نے ایسا اثر کیا کہ فوراً حضرت صاحب کو خط لکھ دیا۔ ہمارے حضور کے اندر بھی ماں جیسی محبت ہوتی ہے۔ آپ کا جواب موصول ہوا کہ اسے فوراً ڈھونڈ کر خاکسار کی طرف سے بھی مدد کر دیں۔ مگر باوجود بسیار تلاش کے وہ خاتون مل نہ پائی۔

- اسی طرح خاکسار کی ایک دورہ کے دوران ایک نوجوان احمدی ٹیچر سے ملاقات ہوئی۔ جس کے ہاتھ میں Mucane سیرپ کی چھوٹی سی شیشی تھی۔ خاکسار نے پوچھا کہ آپ کی معمولی سی تنخواہ ہے اور اتنی مہنگی یہ دوائی وہ بھی تین چار خوراک پر مشتمل۔ اس نوجوان نے مجھے بتلایا کہ پورے 24 گھنٹے میں ایک وقت کا کھانا میسر آتا ہے اور گاؤں میں کوئی دکان بھی نہیں کہ کوئی چیز لے کر کھا لوں۔ پتے اور جڑیں کھا لیتا ہوں اور گزارا کرتا ہوں۔ پیٹ میں کیڑے ہیں بھوک کی وجہ سے جن کو کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تو وہ میری انتڑیاں کھا گئے ہیں اور زخم ہو گئے ہیں۔ اس لئے یہ دوائی استعمال کرتا ہوں۔ یہ سن کر خاکسار کا دل پسیجا اور حسب توفیق اس کی مدد کی۔
- سیرالیون میں مرکزی مبلغین کو ''مولوی'' کہہ کر پکارتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے جماعت بو سے درخواست کی کہ مولوی کا لفظ بہت بدنام ہو چکا ہے اس لئے یہ استعمال نہ کریں۔ مربی صاحب کہہ لیا کریں تو کہنے لگے کہ مولوی! مولوی ایک ٹائیٹل ہے جو صرف 9 پاکستانی مبلغین کے لئے ہے ہم تو اپنے معلمین کو پا الفا کہتے ہیں۔ میں نے پھر کہا کہ پھر مولوی کے ساتھ صاحب لگا لیا کریں۔

سلطان القلم کی معاونت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت احمدیہ کے اس حقیر چاکر کو اعلائے کلمۃ الحق کے لئے سلطان القلم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کی تائید اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے قلم آزمائی کی بھی توفیق ملی اور اب تک مختلف اخبار و رسائل اور جرائد میں

خاکسار کے سینکڑوں مضامین طبع ہو چکے ہیں۔ روزنامہ الفضل آن لائن لندن اور گلدستہ علم و ادب آن لائن لندن کے اداریوں کی تعداد ان کے علاوہ ہے جو اب تک تین صد کے قریب ہیں۔ الحمدللّٰہ علی ذالك

دو سال قبل پیارے حضور کے دائیں ہاتھ میں قلم کے زیادہ استعمال سے درد کی شکایت پیدا ہوئی۔ حضورانور نے ہاتھ میں Wrist Brace کا استعمال فرمایا۔ انہی دنوں میری الفضل کے حوالہ سے ملاقات تھی۔ میں حضور کے ہاتھ پر Wrist Brace کو دیکھ کر بہت پریشان ہوا مگر مجھے پوچھنے کی جرات نہ ہوئی۔ بعد ازاں خاکسار نے خط کے ذریعے عیادت کی اور لکھا کہ حضور! میں تو بہت کم لکھتا ہوں اس کے باوجود میری شہادت کی انگلی پر انگوٹھے کی طرف پین کے استعمال کی وجہ سے نشان بن گیا ہے۔ حضور تو قلم کا استعمال بہت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ آمین

ایک ماہ بعد خاکسار پاکستان واپسی کے لئے ملاقات کے لئے دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ تو سلام دعا کے بعد پیارے حضور کا پہلا سوال یہ تھا کہ کون سی انگلی پر لکھنے سے نشان بن گیا ہے؟ پھر اگلا سوال یہ تھا کہ روزانہ کتنے الفاظ لکھ لیتے ہیں؟ 1000، 2000، 3000، 4000 یا اس سے زیادہ۔ میں نے عرض کی 4000 تو ہو جاتے ہوں گے۔ فرمایا بڑا لکھ لیتے ہیں۔

قربان جاؤں اپنے آقا کے، کہ ایک ماہ گزرنے پر بھی انگلی کے نشان کو یاد رکھا۔

مضمون نویسی کا شوق

مضمون نویسی کا شوق تو جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران ہی ودیعت کر دیا تھا۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میرا پہلا مضمون غالباً ”جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات“ کے عنوان پر روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد سیرالیون خدمت دین کے لئے جانے تک روزنامہ الفضل ربوہ میں گاہے بگاہے میرے مضامین شائع ہوتے رہے۔ سیرالیون میں انگریزی زبان میں بھی طبع آزمائی کی۔ بعض مضامین وہاں کے ماہانہ اخبار ”دی کریسنٹ“ میں شائع ہوئے۔ 1990ء میں سیرالیون سے واپسی پر جب خاکسار کا تقرر لاہور ہوا تو اخبارات سے رابطہ، ان کے لئے خطوط اور مضامین لکھنے میں مکرم مولانا سلطان محمود انور مرحوم ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے میری بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔ آغاز میں تو اخبارات کو خطوط خاکسار خود لکھا کرتا تھا۔ بعد ازاں لاہور میں ”مجلس سلطان القلم“ قائم کر کے اخبارات سے رابطہ مضبوط کیا اور مضامین و خطوط کثرت سے خود بھی لکھے اور احباب جماعت سے تحریر کروا کے اخبارات میں اشاعت کے لئے بھجوائے جاتے رہے۔ جو گاہے بگاہے شائع بھی ہوئے۔ لاہور میں پندرہ روزہ ”مہارت“ کے ساتھ تعلق بھی بڑھا۔ یہ رسالہ جماعت کی طرف سے خرید کر احمدیوں اور غیر احمدیوں میں بھجواتا رہا۔ خاکسار کے مضامین اس کی زینت بنتے رہے جن میں مرتد کی سزا، توہین رسالت اور بہت سے اہم عناوین پر مضامین تفصیلاً شائع ہوئے۔ ان مضامین کو خاکسار نے مختلف لائبریریوں کے لئے ”کچھ کلیاں کچھ پھول“ حصہ دوم میں جمع کر دیا تھا۔ لاہور میں احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے موقع و محل کے مطابق مختلف عناوین پر

بروشرز شائع کئے۔ یہ سلسلہ پشاور اور اسلام آباد میں بھی جاری رہااوران میں سے بعض الفضل میں شائع بھی ہوئے۔ بعدازاں ان بروشرز کو خاکسار نے ایک کتابی شکل ”کچھ کلیاں کچھ پھول“ میں اکٹھا کر دیا۔ ان بروشرز میں سے ایک اُن قرآنی حصوں اور آیات پر مشتمل تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نمازوں میں تلاوت فرماتے تھے۔ جسے لجنہ اماء اللہ لاہور نے کتابی شکل دے کر ”آیات الکتاب“ نام سے شائع کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ جن آیات کی تلاوت فرماتے ہیں وہ خاکسار نے ”آیات الرحمن“ کے نام سے ایک کتابچہ میں جمع کر دیئے جسے لجنہ اماء اللہ لاہور نے 2011ء میں شائع کر دیااور بعد ازاں اس کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہوا۔

اسلام آباد میں تقرری کے بعد بھی مکرم منیر احمد فرخ مرحوم امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے تعاون اور مشورہ سے ”مجلس سلطان القلم“ قائم کی۔ اس دوران اخبارات ورسائل کے لئے لاہور سے بڑھ کر خطوط ومضامین لکھنے کی توفیق ملی۔ روزنامہ ”اوصاف“ چونکہ جماعت کا مخالف ترین اخبار رہاہے۔ روزانہ ہی یہ اخبار جھوٹ پر مبنی مخالف احمدیت خبریں شائع کرتا رہا۔ جس کی ”مجلس سلطان القلم“ نے خوب خبر لی۔ ایک دن اس نے اپنے اداریہ میں ہماری کارکردگی سے تنگ آکر لکھ دیا کہ قادیانیوں کی عبادت گاہ میں حنیف نامی ایک شخص یہ مہم چلارہاہے۔

روزنامہ اوصاف میں ختم نبوت کے حقیقی معانی پر مضمون

چونکہ اخبار اوصاف کی انتظامیہ سے تعلق تو تھا ہی۔ ایک دفعہ انہوں نے خاکسار سے کہا کہ ہم ختم نبوت نمبر شائع کر رہے ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ کا موقف دیں۔ خاکسار نے اس یقین دہانی پر کہ میرا مضمون بغیر کسی ردوبدل کے من وعن شائع ہو گا۔ ایک مضمون "**ختم نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ کا موقف**" پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں لکھ کر بھجوایا جو کلر پیج(Colour page) کے عین درمیان میں بغیر کسی ردوبدل کے شائع ہوا۔ اسی اخباری صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تصاویر بھی شائع ہوئیں۔ یہ اخبار Large Scale پر پڑھا گیا اور احمدیوں نے اس اخبار کو محفوظ بھی کیا اور غیر از جماعت نے گالیوں سے خاکسار کے مضمون کو داد دی۔ اس کے جواب میں بہت سے مضامین مختلف اخبار میں شائع ہوئے۔

ختم نبوت ملتان والوں نے "قادیانی دہشت گرد" کے نام سے ایک ضخیم کتاب شائع کی یہ غالباً 2001ء-2002ء کی بات ہے۔ اس میں مشہور احمدی کاروباری حضرات و دیگر معروف احمدیوں کے ناموں پر مشتمل ایک فہرست زیر عنوان "قادیانی دہشت گرد" شائع ہوئی تھی۔ خاکسار کا نام 352 نمبر پر موجود ہے۔ نام کے آگے مری اسلام آباد لکھا ہے۔ غالباً مربی کی 'ب' لکھنے سے رہ گئی ہے۔

اسلام آباد قیام کے دوران اوصاف کے علاوہ دوسرے اخبارات میں بھی توہین رسالت، ارتداد پر طویل مضامین شائع ہوتے رہے۔ یوں اخبار الفضل

اور دوسرے اخبارات میں سینکڑوں کی تعداد میں مضامین اور خطوط شائع ہوتے رہے۔ خاکسار کو ابھی تک چھوٹی اور بڑی کتب پمفلٹس ملا کر 31 کتب اور کتابچے لکھنے کی توفیق ملی۔ 5 زیر تصنیف ہیں۔

خاکسار کی شائع شدہ کتب

1۔ جلسہ اعظم مذاہب پر اجمالی نظر (اسلامی اصول کی فلاسفی کے سو سال پورے ہونے پر)

2۔ لاہور کی روحانی قدریں (لاہور کے مقدس مقامات جہاں حضرت مسیح موعودؑ نے قیام فرمایا۔ تقاریر کیں۔ محافل منعقد ہوئیں۔ آج ان کی موجودہ کیفیت کیا ہے)

3۔ تیغ دُعا (لیکھرام کے قتل پر سو سال پورے ہونے پر پیشگوئی کا تفصیلی جائزہ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ و جماعت کی ترقیات)

4۔ میرے محسن والدین (والدین کی سیرت و سوانح)

5۔ ضمیمہ میرے محسن والدین (مکرم نذیر احمد سیالکوٹی اور مکرمہ مریم صدیقہ کی سیرت و سوانح پر اضافہ اور کتاب کی اشاعت پر والدین کی سیرت پر آنے والے احباب کے خطوط آن لائن کے لئے کتاب اور ضمیمہ کو یکجا کر دیا ہے)

6۔ کچھ کلیاں کچھ پھول (تربیتی مضامین بالخصوص رمضان المبارک کے مضامین۔ نیز بروشرز) اس کے دو ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔

7۔ کچھ کلیاں کچھ پھول حصہ دوم (دعوت الی اللہ پر مشتمل اخبارات میں چھپنے والے مضامین جیسے ارتداد، توہین رسالت وغیرہ۔ یہ فوٹو کاپیز کرواکر صرف لائبریریوں کو مہیا کی گئی)

8۔ تجہیز و تکفین اور اس کے مسائل و احکام (تجہیز و تکفین کے اسلامی احکام اور اسلام آباد کے احمدیوں کے لئے معلومات) اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔

9۔ نصاب علمی مقابلہ بمپر پرائز معیار کبیر (دینی و دنیاوی سوالات پر مشتمل کتابچہ اسلام آباد کے بچوں اور بچیوں میں مقابلہ جات کے لئے تیار کیا۔ اول نمبر پر سائیکل اور لڑکیوں کے لئے سونے کے بندے مقرر ہوئے۔)

10۔ نصاب علمی مقابلہ بمپر پرائز معیار صغیر (اول آنے والے کو بائیسکل اور لڑکیوں کے لئے سونے کے بندے مقرر ہوئے)

11۔ لباس (میاں بیوی کے حقوق و فرائض) (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اضافہ کے ساتھ) اس کے 5 ایڈیشن شائع ہوئے۔ (نوٹ لجنہ اماء اللہ بھارت نے بھی اسے شائع کیا اور جرمن زبان میں اس کا ترجمہ تیار ہے)

12۔ مشترکہ خاندانی نظام اور اس کا تجزیاتی مطالعہ (لباس کا حصہ دوئم) (ساس بہو و دیگر رشتہ داروں کا مقام اور ان کے حقوق) اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔

13۔ وقت کم ہے بہت ہے کام چلو (وقت کی اہمیت) دو ایڈیشن

14۔ رحمت سے ان کو رکھنا (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی علالت پر شفایابی کی دعاؤں پر مشتمل نظموں کا مجموعہ) دو ایڈیشن

15۔ پُر درد الوہی نغمے (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات اور انتخاب خلافت خامسہ پر نظموں کا مجموعہ)

16۔ 700 احکام خداوندی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد 700 حکموں کو جو نہیں مانتا، کی تعمیل میں 700 احکام خداوندی کی نشان دہی)

17۔ سیرت و سوانح حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدینؓ (صحابی حضرت مسیح موعودؑ)

18۔ بیوت الذکر کی اہمیت و برکات اور اس کے آداب۔ دو ایڈیشن

19۔ راستوں، سڑکوں کے حقوق آداب اور ان کی خدمات (ربوہ کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے سڑکوں کے حقوق) تین ایڈیشن

20۔ پولتھین شاپنگ بیگز کا استعمال۔ اس کے مضر اثرات اور اس کی روک تھام (ربوہ کے دکانداروں کے لئے یہ کتابچہ لکھا گیا)

21۔ وقف زندگی کی پہلی منظم تحریک کے سو سال (وقف زندگی کی تحریک کے 100 سال پورے ہونے پر وقف زندگی تحریک کا جائزہ اور مختلف ادوار کا ذکر)

22۔ لغویات سے پرہیز (آج کے دور میں لغویات کی تفصیل اور اس سے اجتناب بارے اسلامی اصول و تعلیم) تین ایڈیشن

23۔ اسلامی تعلیمات بابت رسومات شادی بیاہ (رسومات بارے اسلامی تعلیم)

24۔ خلافت۔وقت کی ضرورت اور شجر خلافت احمدیہ کے شیرین ثمرات (خلافت احمدیہ کے سوسال پورا ہونے پر)

25۔ عباد الرحمن (حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کے عباد الرحمن پر خطاب وارشادات)

26۔ سیرت وسوانح چوہدری ظہور احمد باجوہ (چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب مرحوم کی سیرت وسوانح پر مشتمل کتاب)

27۔ توہین رسالت پر جماعت احمدیہ کا مؤقف اور تعلیمات۔ شائع کردہ مجلس انصار اللہ پاکستان

28۔ربوہ کے قیام کی غرض و غایت، اہمیت، برکات وتقدس اور ہماری ذمہ داریاں

29۔ سیرت بی بی امتہ الحئی زوجہ ڈاکٹر حامد احمد خان آف لندن

30۔ اسلامی اصطلاحات کا بر محل استعمال

31۔ میرا گلشنِ حیات (خود نوشت)

Ban کتاب

توہین رسالت پر جماعت احمدیہ کے مؤقف پر مشتمل کتاب نے بہت جلد پذیرائی حاصل کی۔ چونکہ اس عنوان پر غیر از جماعت دوست و مولوی حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیوں کا اس پر کوئی حق نہیں۔ چنانچہ شکور بھائی بک ڈپو سے مولوی معاویہ نے یہ کتاب حاصل کر کے اسی دکان کے سامنے اس کتاب کو کھول کر ایک مجمع میں یہ اعلان کر دیا تھا کہ دیکھو! مرزائی حضرت عیسیٰؑ کی تکریم و

تعظیم نہیں کرتے۔ پھر یہ کتاب علماء بورڈ میں پیش ہوئی اور پنجاب حکومت کی طرف سے اس کی اشاعت پر پابندی عائد کر دی گئی۔

خاکسار نے ان مولویوں کے شر سے بچنے کے لئے بذریعہ خطوط اور بعد ازاں ذاتی ملاقات میں حضور سے درخواست دُعا کی۔ حضور نے فرمایا: **"کچھ نہیں ہوتا"**

خاکسار کو خود بھی اس اہم موضوع پر قلم اٹھانے پر جہاں خوشی تھی وہاں فخر بھی تھا کہ آنحضور ﷺ کے متعلق جماعت کا مؤقف آشکار کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے دعائیں بھی بہت کیں اور ہر صفحہ تحریر کرنے سے پہلے درود پڑھتا رہا اور روزانہ سجدہ بھی کیا۔ ان تمام کا واسطہ دے کر خاکسار نے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور واقعتاً اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور کچھ نہیں ہوا۔ اللہ آئندہ بھی محفوظ رکھے۔ قادیان سے مکرم مولوی برہان احمد نے اس کی سافٹ کاپی حاصل کر کے اپنا رنگ دے کر اس کو الگ سے شائع کیا۔ الاسلام پر یہ کتاب موجود بھی ہے۔

زیر تصنیف کتب

جو پانچ کتب زیر تصنیف ہیں۔ ان میں سے

1۔ انسانی اعضاء کے بر محل استعمال پر اسلامی تعلیم

2۔ اطفال، ناصرات اور خدام کے لئے تقریری مقابلہ جات کے لئے تقاریر جو آج کل روزنامہ الفضل آن لائن میں اطفال کارنر کے عنوان کے تحت طبع ہو رہی ہیں۔

3۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے مختلف خطابات میں فرمایا ہے کہ برداشت، صبر، تحمل کا مادہ کم ہوتا جارہا ہے۔اس پر اسلامی تعلیم پیش کرنے کے لئے مضامین لکھنے کا سلسلہ جاری ہے۔3 مضامین الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ایثار، تحمل وغیرہ پر 4 مضامین زیر ترتیب ہیں جو یکجائی طور پر کتابی شکل میں شائع کرنے کا پروگرام ہے۔

4۔ اسلامی اصطلاحات جیسے ان شاء اللہ۔ماشاء اللہ وغیرہ کی اہمیت و برکات۔خاکسار نے الفضل کے قارئین اور مضمون نویسوں کے تعاون سے یہ اہم مضمون مکمل کرنے کی توفیق پائی۔

5۔ اسلامی مہینوں کی اہمیت۔5 مہینوں پر مشتمل مضامین الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔

کتب کی پذیرائی

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ خاکسار کی تقریباً تمام کتب کو اندرون وبیرون ملک عوام الناس اور افراد جماعت میں پذیرائی ملی۔اور کہا گیا کہ میرا اسلوب تحریر بہت سہل ہے۔ جسے عوام الناس نے بہت پسند کیا۔ مضامین اور کتب کے حوالہ سے بہت سے خطوط، فونز وغیرہ آتے رہے۔ ایک احمدی کے لئے سب سے بڑا اعزاز تو حضرت خلیفۃ المسیح کی خوشنودی کے الفاظ ہیں۔ 2005ء میں خاکسار جب جلسہ سالانہ پر لندن آیا تو پہلی ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ نے مجھے کوئی تحفہ دینے کے لئے اپنی کرسی کو پیچھے کی طرف گھمایا اور پھر اپنے دائیں طرف سے شرائط بیعت والی کتاب اُٹھا کر مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:

"آپ چونکہ کتابیں لکھتے رہتے ہیں اسی لئے آپ کو اپنی کتاب دیتا ہوں"

پھر حضور نے اس کتاب پر خاکسار کا نام لکھ کر اپنے دستخط رقم فرما کر مجھے تحفۃً دی جو آج بھی خاکسار کے پاس بطور سرمایہ حیات کے موجود ہے۔ **فجزاھم اللہ تعالیٰ۔**

خاکسار کی کتاب 700 احکام خداوندی حضور انور ایدہ اللہ کی ذاتی لائبریری کا حصہ ہے جو خاکسار کے لئے ایک اعزاز ہے۔ الحمد للہ

اس سے قبل لکھا جا چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی معرکہ آراء کتاب Revelation, Rationality, Knowledge and Truth بھی خاکسار کا نام لکھ کر اور اپنے دستخط مبارک کے ساتھ پاکستان بھجوائی۔ اللھم اغفرہ وارحمہ

- میرے قیام لاہور کے دوران خاکسار نے کسی رسالہ کے تراشے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو بھجوائے۔ حضور نے رمضان المبارک کے ایک درس میں فرمایا کہ کل جب میں درس کی تیاری کر رہا تھا تو اس مضمون کی مناسبت سے ہمارے مربی حنیف محمود صاحب کے بھجوائے ہوئے تراشے ملے ہیں جو ایک اتفاق ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید بھی ہوئی۔ وہ میں پڑھ کے سناتا ہوں۔

- میں 2003ء میں جرمنی گیا تو وہاں تین واقعات ایسے رونما ہوئے جن کا خاکسار کی کتب سے تعلق ہے۔

i۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر دفتر جلسہ سالانہ کے بالکل سامنے ایک دوست حافظ عبدالحمید صاحب سے تعارف ہوا۔ خاکسار نے تعارف کرواتے ہوئے حنیف محمود کہا تو کہنے لگے وہ کتابوں والے اور ساتھ ہی کہا کہ میرے پاس

آپ کی تمام کتب موجود ہیں۔ ماسوائے "کچھ کلیاں کچھ پھول" کے جو اُن کو مہیا کر دی گئی۔

انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے آپ کی تمام کتب کا مطالعہ کر رکھا ہے۔ تربیتی نکتہ نگاہ سے بہت مفید کتب ہیں۔

ii۔ جلسہ سالانہ جرمنی پر ہی میرے ایک برخودار صلاح الدین سندھی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کے بعد اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور کہا کہ جلسہ ختم ہوتے ہی (ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہاں آجائیں۔ اکٹھے گھر جائیں گے۔ موصوف کی فیملی بھی گاڑی میں تھی۔ ساڑھے تین گھنٹے کی مسافت کے بعد جب اُن کے گھر اسٹوٹ گارٹ پہنچے تو وہاں Sitting room میں ایک الماری میں اپنی کتاب "کچھ کلیاں کچھ پھول" دیکھی تو استفسار پر موصوف کی مسز نے بتایا کہ میں ربوہ شکور بھائی کے پاس بچوں کے لئے تربیتی کتب لینے گئی تھی۔ مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی۔ بہت ہی اہم تربیتی امور پر مشتمل ہے اور بچوں کو تقاریر کی تیاری میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

iii۔ جرمنی سفر کے دوران میرے برادرِ نسبتی برادرم مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس مجھے سیر کروانے ایک Hilly place لے گئے۔ ہمارے ساتھ میرے ایک کزن عزیزم ناصر احمد بشیر بھی تھے جو ایک پہاڑ پر کھڑے تھے۔ جہاں پگڈنڈیوں کے علاوہ اور کوئی گزر گاہ نہ تھی۔ ہمارے سامنے ایک جوڑا نمودار ہوا۔ کزن کہنے لگے۔ یہ احمدی ہیں۔ جلسہ سالانہ پر میں نے ان کو دیکھا ہوا ہے۔ قریب آنے پر تعارف ہوا۔ میں نے حنیف محمود نام سے تعارف کروایا۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ وہ بھی چلے گئے اور ہم بھی اپنی راہ لے کر نیچے آ گئے اور واپسی کا سفر

شروع ہوا۔ راستے میں فیری سے دریا کو Cross کرنا تھا۔ جونہی ہماری گاڑی لائن میں لگی۔ اس دوست کی گاڑی بھی ساتھ آکھڑی ہوئی۔ سلام دُعا کے بعد انہوں نے پوچھا کہ آپ "لاہور کی روحانی قدریں" کتاب والے ہیں۔ میں نے کہا جی۔ کہنے لگے میں بورے والا ضلع وہاڑی سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں نے یہ کتاب پڑھ کر لاہور جا کر مقدس مقامات دیکھے تھے اور ایمان کو تازہ کیا تھا۔

- مکرم جنرل (ر) ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری کی بیٹی کی شادی تھی۔ راولپنڈی Pearl Continental Hotel میں انتظام تھا۔ ہمیں دولہا والوں کی طرف سے بھی دعوت تھی۔ ہم دونوں نے فیصلہ کیا کہ مسز لڑکی والوں یعنی ڈاکٹر نوری صاحب کی طرف سے شامل ہوں جبکہ خاکسار ڈاکٹر طارق احمد ڈاہری صاحب کی طرف سے شامل ہو۔ میں جب ڈاکٹر طارق احمد صاحب کے پاس مبارکباد دینے گیا اور تعارف کروا کر بتایا کہ میں آپ کی طرف سے شامل ہو رہا ہوں۔ جبکہ مسز ڈاکٹر نوری صاحب کی طرف سے۔ تو انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کی کتاب "لباس" شادی سے قبل کئی بار پڑھی اور سرخ قلم کے ساتھ ان حصوں پر نشان لگائے جو میرے متعلقہ تھے اور نیلے رنگ سے ان حصوں کی نشان دہی کی جو مسز سے متعلقہ ہے اور میں نے وہ حصے آج سے پہلے مسز کو پڑھا دیئے ہیں۔

- "تربیتی نصاب" خاکسار کی تحریر ہے۔ جو بغیر نام کے مرکز نے 1993ء میں 10 ہزار کی تعداد میں شائع کی۔ بعد ازاں متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ لاہور کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دو ہزار کی تعداد میں خاکسار نے لاہور سے شائع کروائی۔ بھارت میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ 2007ء میں مرکز نے شائع کی

ہے۔نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر لکھی تھی۔ صفحات 158 ہیں۔ کتابی شکل میں یہ میری پہلی تحریر ہے۔ گو بغیر نام کے شائع ہوئی لیکن اس کی اشاعت خاکسار کی حوصلہ افزائی کا موجب بنی۔

- اس کے علاوہ فرقان (نوٹ بک) جماعت احمدیہ اسلام آباد کی تیاری میں خاکسار کا حصہ ہے۔ اور ''لوگ کیا کہیں گے'' از لجنہ اماء اللہ اسلام آباد بر مشتمل 72 صفحات میں ایک حصہ خاکسار کی تحریر ہے۔ اسے لجنہ اماء اللہ بھارت نے بھی شائع کیا۔

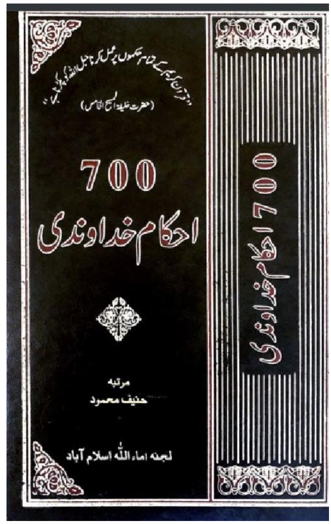
- لاہور قیام کے دوران غیر از جماعت صحافی حضرات نے خاکسار کی معاونت سے جماعت کے بارے میں کتب شائع کیں جیسے ''قادیانیت کا سیلاب اور ہماری حکمت عملی'' از اسرار اروڑائچ۔ ''مذہب کا سرطان'' از کوثر جمالی اور ''Sectarinism in Islam'' از جلال زئی میں احمدیوں بارے ایک باب۔ جو مختلف ایمبیسیوں میں بھجوائی گئی۔

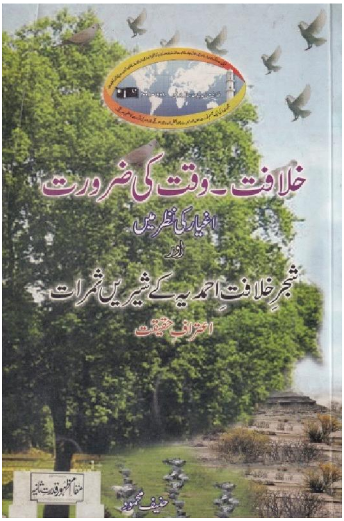
کتاب کی بات ہو رہی ہے تو یہاں ایک اہم کتاب کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

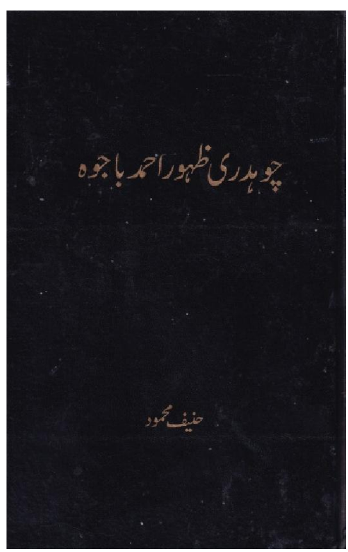
- صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے ذمہ خلافت بارے رؤیا، کشوف، الہامات جمع کرنا تھا۔ بعض مربیان کے تعاون سے خاکسار نے یہ کتاب بعنوان ''جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف و رؤیا'' مرتب کی۔

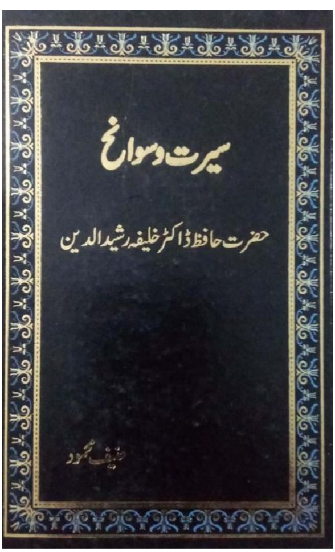
اس کے علاوہ نظارت کے تحت بہت سی کتب، پمفلٹس اور بروشرز مرتب کرنے کی انصار توفیق ملی۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالك

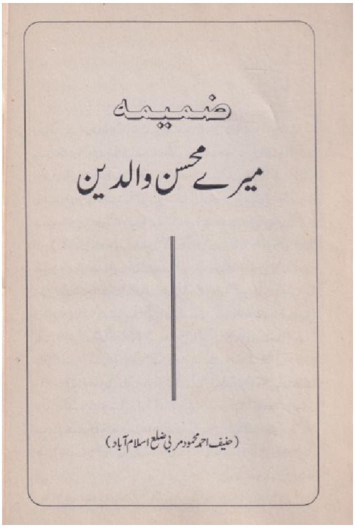
خاکسار کی بعض کتب اور بروشر

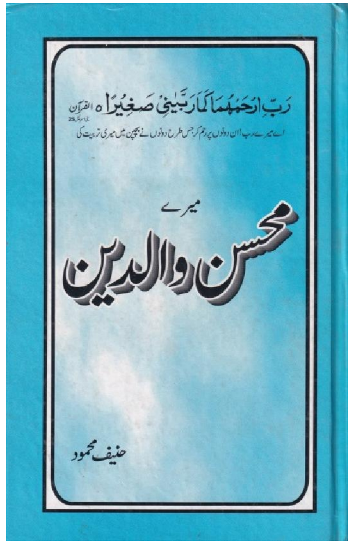


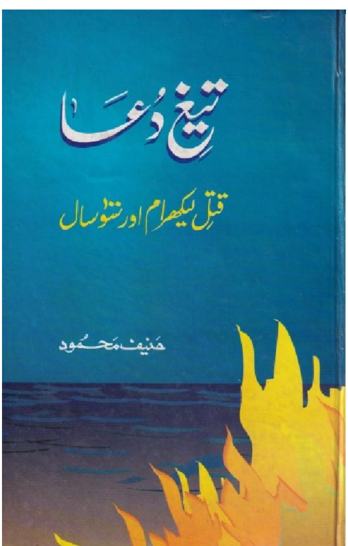


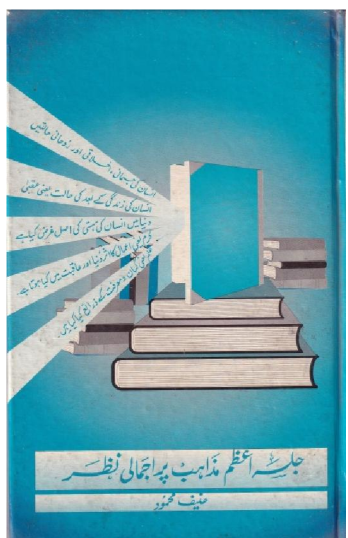


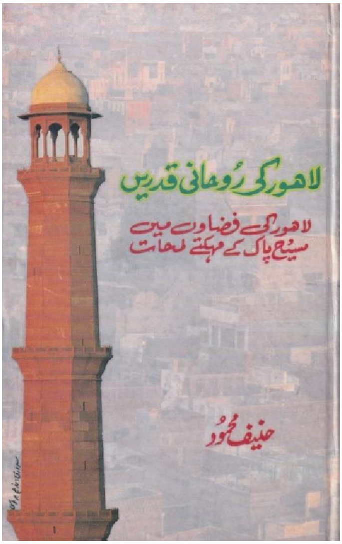


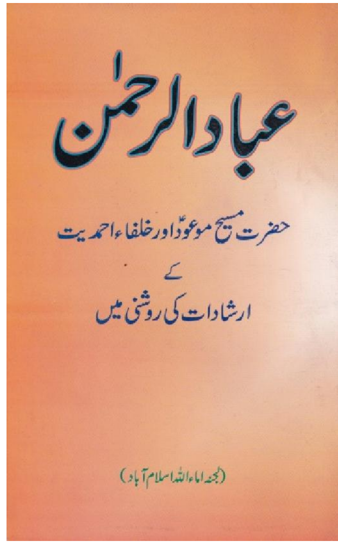

ضمیمہ
میرے محسن والدین
(حنیف احمد محمود مربی ضلع اسلام آباد)

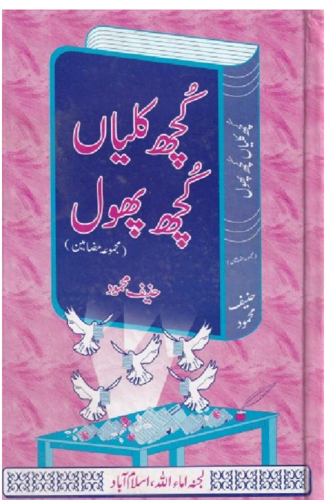

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا ؀ القرآن
اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جس طرح دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی
میرے
محسن والدین
حنیف محمود

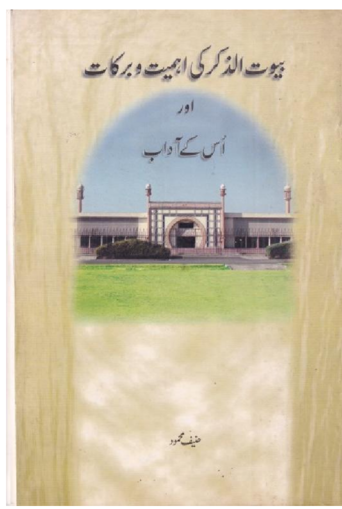

تیغِ دُعا
قتلِ لیکھرام اور سنتو سال
حنیف محمود

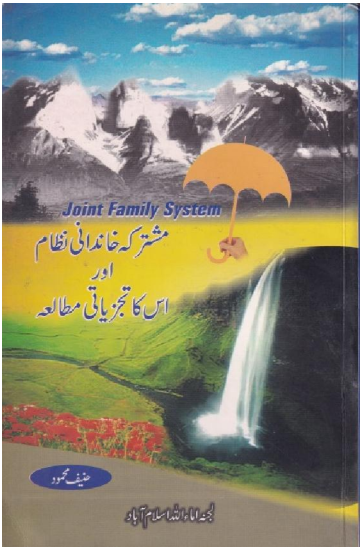

انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں
انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ
دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے
کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے۔
علم یعنی گیان و معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں۔
جلسہ اعظم مذاہب پر اجمالی نظر
حنیف محمود

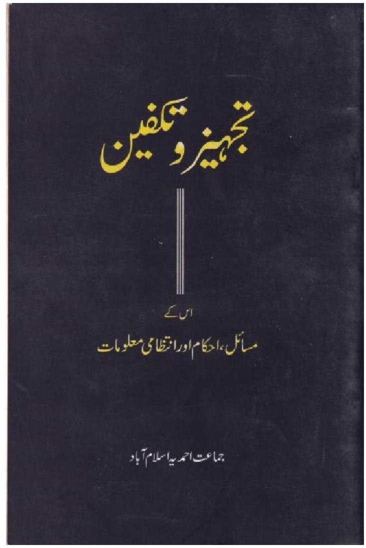

لاہور کی رُوحانی قدریں
لاہور کی فضاؤں میں
مسیح پاک کے مہکتے لمحات
حنیف محمُود

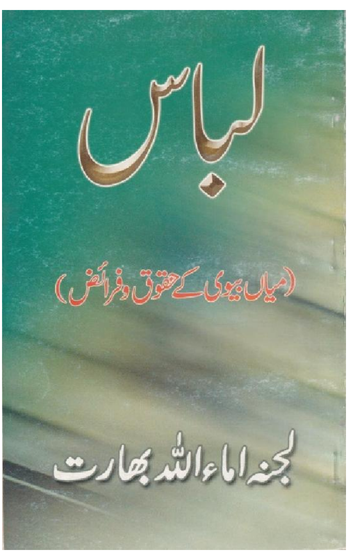

عباد الرحمٰن
حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء احمدیت
کے
ارشادات کی روشنی میں
(لجنہ اماء اللہ اسلام آباد)

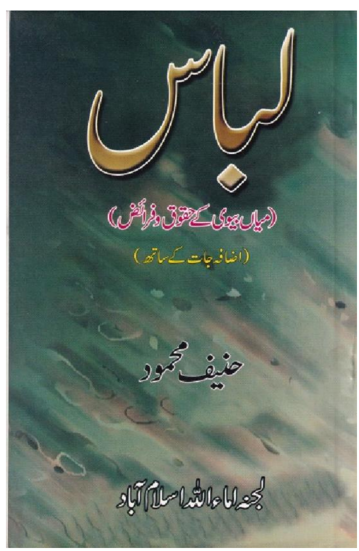

کُچھ کلیاں
کُچھ پھول
(مجموعہ مضامین)
حنیف محمود
لجنہ اماء اللہ، اسلام آباد

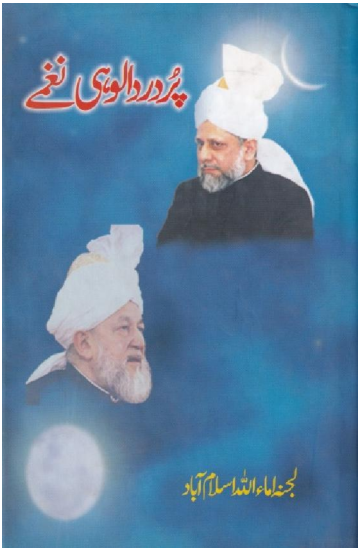

بیوت الذکر کی اہمیت و برکات
اور
اُس کے آداب
حنیف محمود

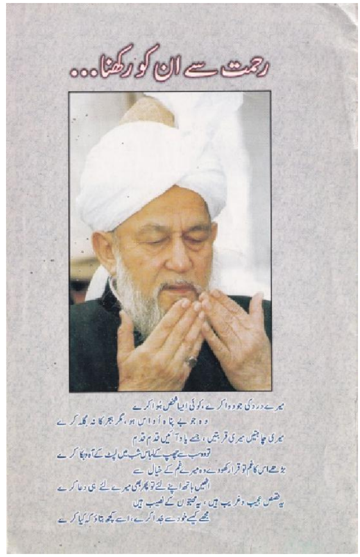

Joint Family System
مشترکہ خاندانی نظام
اور
اس کا تجزیاتی مطالعہ
حنیف محمود
لجنہ اماء اللہ اسلام آباد

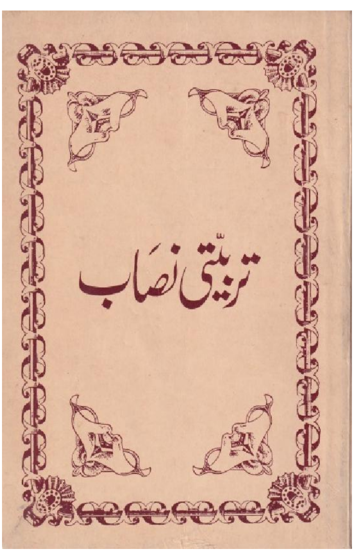

تجہیز و تکفین
اس کے
مسائل، احکام اور انتظامی معلومات
جماعت احمدیہ اسلام آباد

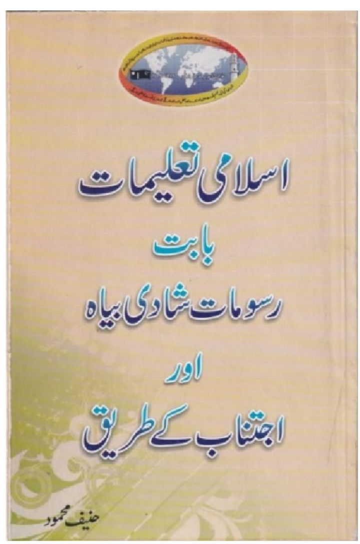

لباس
(میاں بیوی کے حقوق و فرائض)
لجنہ اماء اللہ بھارت

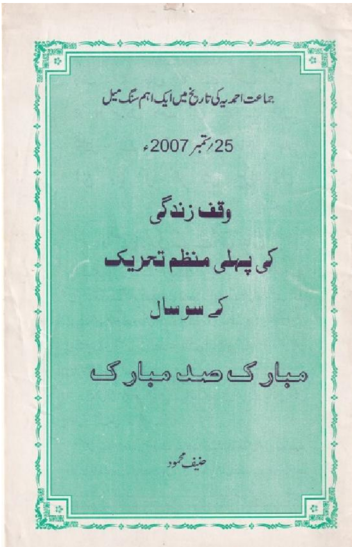

لباس
(میاں بیوی کے حقوق و فرائض)
(اضافہ جات کے ساتھ)
حنیف محمود
لجنہ اماء اللہ اسلام آباد

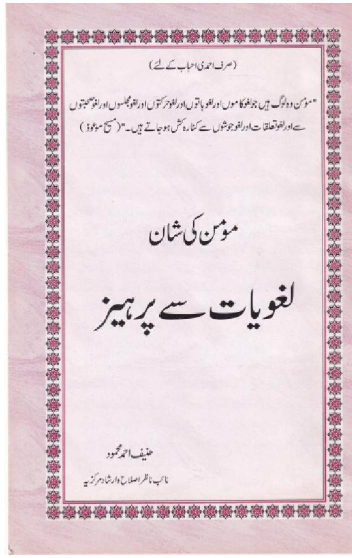

پُردرد الوہی نغمے
لجنہ اماء اللہ اسلام آباد

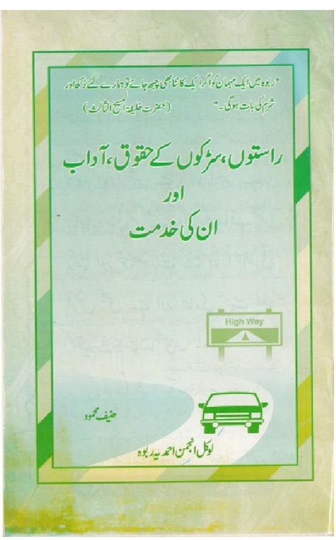

رحمت سے ان کو رکھنا...
میرے درد کی جو دوا کرے، کوئی ایسا شخص ہوا کرے
وہ جو بے پناہ اُداس ہو، مگر ہجر کا نہ گلہ کرے
میری چاہتیں میری قربتیں، جسے یاد آئیں قدم قدم
تو وہ سب سے چھپ کے لباسِ شب میں لپٹ کے آہ و بکا کرے
بڑھے اس کا غم تو قرار کھو دے وہ میرے غم کے خیال سے
اٹھیں ہاتھ اپنے لئے تو پھر بھی میرے لئے ہی دعا کرے
یہ قصص عجیب و غریب ہیں، یہ محبتوں کے نصیب ہیں
مجھے کیسے خود سے جدا کرے، اسے کچھ بتاؤ کہ کیا کرے

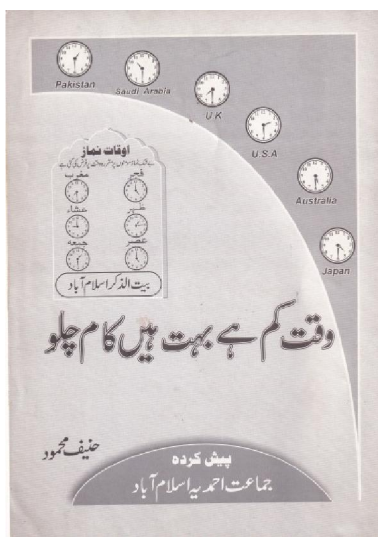

تربیّتی نصاب

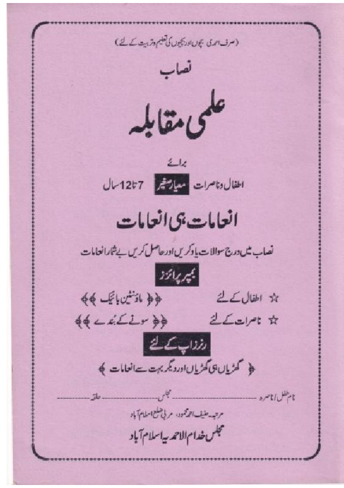

اسلامی تعلیمات
بابت
رسومات شادی بیاہ
اور
اجتناب کے طریق
حنیف محمود


جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل
25 ستمبر 2007ء
وقف زندگی
کی پہلی منظم تحریک
کے سو سال
مبارک صد مبارک
حنیف محمود


(صرف احمدی احباب کے لئے)
"مؤمن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔" (مسیح موعود)
مؤمن کی شان
لغویات سے پرہیز
حنیف احمد محمود
نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ


"ربوہ میں ایک مہمان کو اگر ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو ہمارے لئے دکھ اور شرم کی بات ہوگی۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)
راستوں، سڑکوں کے حقوق، آداب
اور
ان کی خدمت
High Way
حنیف محمود
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ


Pakistan
Saudi Arabia
U.K
U.S.A
Australia
Japan
اوقات نماز
فجر
مغرب
ظہر
عشاء
عصر
جمعہ
بیت الذکر اسلام آباد
وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
حنیف محمود
پیش کردہ
جماعت احمدیہ اسلام آباد



(صرف احمدی بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے)

نصاب

علمی مقابلہ

برائے

اطفال و ناصرات **معیار صغیر** 7 تا 12 سال

انعامات ہی انعامات

نصاب میں درج سوالات یاد کریں اور حاصل کریں بے شمار انعامات

بمپر پرائزز

☆ اطفال کے لئے ﴿ ماؤنٹین بائیک ﴾

☆ ناصرات کے لئے ﴿ سونے کے بندے ﴾

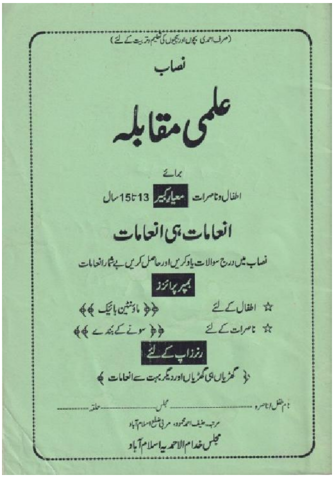
رنرز اپ کے لئے

﴿ گھڑیاں ہی گھڑیاں اور دیگر بہت سے انعامات ﴾

نام طفل / ناصرہ .... مجلس .... حلقہ ....

مرتبہ۔ حنیف احمد محمود، مربی ضلع اسلام آباد

مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد



(صرف احمدی بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے)

نصاب

علمی مقابلہ

برائے

اطفال و ناصرات **معیار کبیر** 13 تا 15 سال

انعامات ہی انعامات

نصاب میں درج سوالات یاد کریں اور حاصل کریں بے شمار انعامات

بمپر پرائزز

☆ اطفال کے لئے ﴿ ماؤنٹین بائیک ﴾

☆ ناصرات کے لئے ﴿ سونے کے بندے ﴾

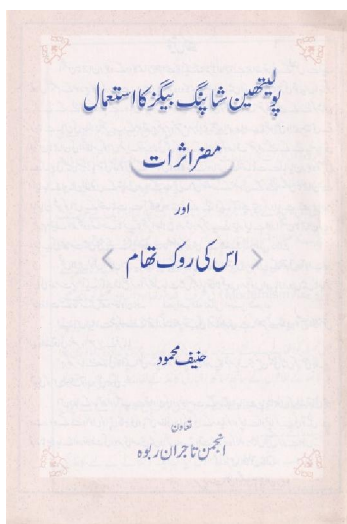
رنرز اپ کے لئے

﴿ گھڑیاں ہی گھڑیاں اور دیگر بہت سے انعامات ﴾

نام طفل / ناصرہ .... مجلس .... حلقہ ....

مرتبہ۔ حنیف احمد محمود، مربی ضلع اسلام آباد

مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد



پولیتھین شاپنگ بیگز کا استعمال

مضر اثرات

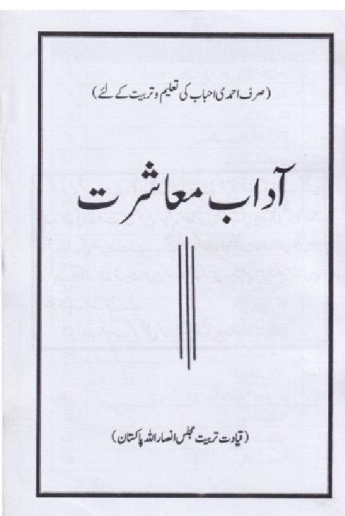
اور

اس کی روک تھام

حنیف محمود

تعاون

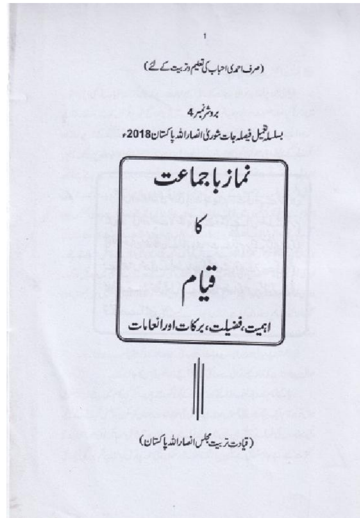
انجمن تاجران ربوہ



(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے)

آداب معاشرت

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)



1

(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

بروشر نمبر 4

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ انصاراللہ پاکستان 2018ء

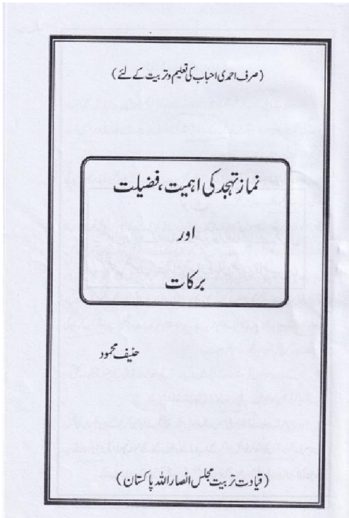
نماز باجماعت

کا

قیام

اہمیت، فضیلت، برکات اور انعامات

(قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)



(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

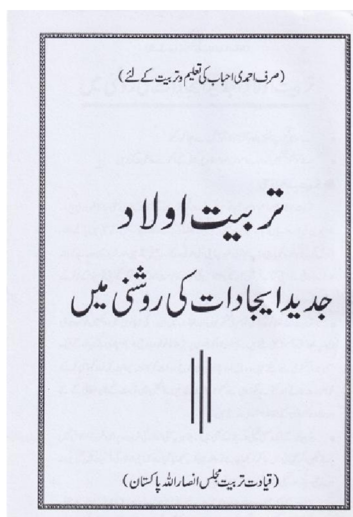
نماز تہجد کی اہمیت، فضیلت

اور

برکات

حنیف محمود

(قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

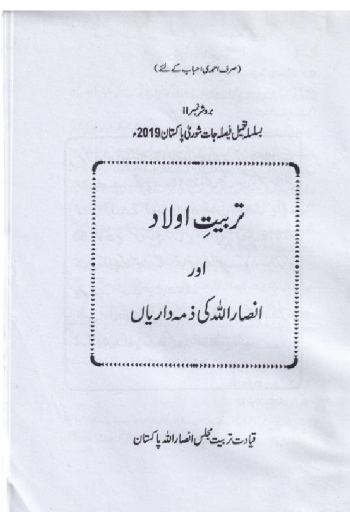


(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

تربیت اولاد

جدید ایجادات کی روشنی میں

(قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)



(صرف احمدی احباب کے لئے)

بروشر نمبر 11

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ پاکستان 2019ء

تربیتِ اولاد

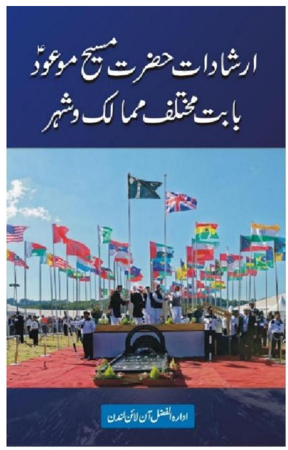
اور

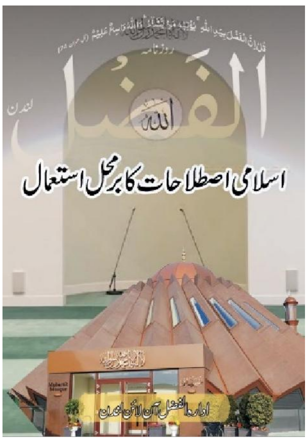
انصاراللہ کی ذمہ داریاں

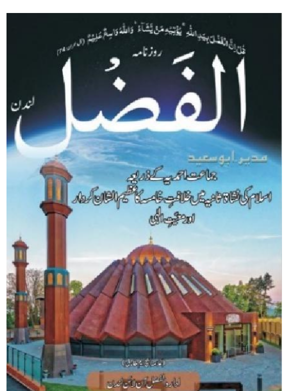
قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان

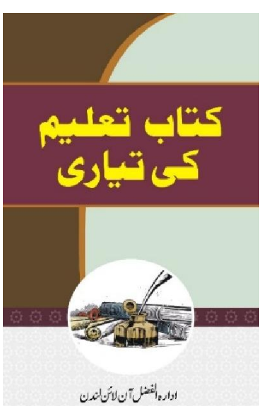
ادارہ الفضل آن لائن کے تحت کتب کے آن لائن ایڈیشنز

(109 سالہ تاریخ الفضل میں الفضل میں شائع ہونے والے قسط وار مضامین کو پہلی بار کتب کی شکل دینے کا موقع میسر آیا)









روزنامہ الفضل ربوہ میں چھپنے والے بعض مضامین

تحریک وقف زندگی کا بابرکت آغاز 25 ستمبر 1907ء کو ہوا

وقف زندگی کا مبارک نظام ۔ پس منظر، ترقیات اور ثمرات

اپنی جان، مال، وقت، عزت وآبرو اور اپنے تمام قویٰ اور استعدادیں وقف کردیں (حضرت مسیح موعود)

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

برکات نماز ۔ چند احادیث نبویہ

خصوصاً نماز فجر اور عشاء کی اہمیت

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

خلافت احمدیہ کی نئی صدی کا عظیم عہد اور ہماری ذمہ داریاں

عہد وپیمان کی پاسداری اور اس کی اہمیت

تا خلافت کی بنا دنیا میں پھر ہو استوار

نظام خلافت کی طلب اور اس کی برکات کے متعلق دانشوروں کی آراء

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والوں کا اجر

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

خلافت خامسہ اور استحکام خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی استحکام خلافت کیلئے خدمات

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

پاک محبان لاہور کی قربانیوں کا عملی مظاہرہ

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

رمضان کی تیاری اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

آداب الدعاء اور قبولیت دُعا کے اسباب

از روئے ارشادات حضرت مسیح موعود

ملکی اخبارات ورسائل میں چھپنے والے بعض مضامین

صدر ضیاء ☆☆ احمدیوں کے دشمن اول

انہوں نے قادیانیوں پر غیر انسانی پابندیاں لگائیں

دفعہ ۲۹۵ ناجائز اور یک طرفہ کارروائی تھی

توہینِ رسالت

علمائے وقت اور تصویر کا اصل رُخ

صورتحال سے حقیقتِ حال تک

قیام پاکستان سے اب تک علماء کا کردار اطمینان بخش نہیں رہا۔

توہین رسالت پر گہری اور سنجیدہ فکر کے بغیر بحث کی گئی۔

شان رسالت کے حوالے سے پراپیگنڈہ کرنا منفی رجحان کی علامت ہے۔

ہم کب تک اپنے ہی ہاتھوں اپنا تمسخر اڑاتے رہے گے؟

آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے ---!

مسلمان کی تعریف --- قرآن اور احادیث کی رو سے

ختم نبوت کا اسلامی مفہوم کیا ہے؟

۷۸۶

بسم اللہ

یا ....؟

۷۸۶ کی ہندسی تفصیل بسم اللہ کی بجائے کچھ اور ہے

ہندسے لکھنے سے عربی آیات کا اجر و ثواب ہرگز نہیں ملتا

ہندسوں کے ذریعے عربی آیات کی نمائندگی اسلام کے خلاف سازش ہے

خدا ہمیں بہتر سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے

توہین رسالت

علمائے وقت اور تصویر کا اصل رُخ

صورتحال سے حقیقتِ حال تک

قیام پاکستان سے اب تک علماء کا کردار اطمینان بخش نہیں رہا۔

توہین رسالت پر گہری اور سنجیدہ فکر کے بغیر بحث کی گئی۔

شان رسالتؐ کے حوالے سے پراپیگنڈہ کرنا منفی رجحان کی علامت ہے۔

ہم کب تک اپنے ہی ہاتھوں اپنا تمسخر اڑاتے رہے گے؟

آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے---!

اقوام متحدہ کی گولڈن جوبلی ----- مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ

اقوام متحدہ کے چارٹر کو "میثاق مدینہ" میں ڈھالنے کی ضرورت ہے

مسئلہ ارتداد

مولانا مودودی کی بات مان لی جائے تو مسلمان ہونے پر بھی پابندی لگانی پڑے گی

قتل مرتد کا عقیدہ -------- اسلام کے منور

چہرے پر بدنما داغ

حق تمہارے رب کی طرف سے ہے

جو چاہے قبول کرے ------ جو چاہے انکار کرے

.........اب یا تو منافق بن کر رہو یا قتل ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ

مسلمان تو اپنی زبان کے اقرار سے ہو ---------- لیکن

مرتد کسی دوسرے کے کہنے سے قرار دیا جائے

مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت کی قرارداد پر تبصرہ

حنیف احمد محمود کے قلم سے

قرآن میں گستاخ رسول کیلئے حد کی سزا کا ذکر نہیں

گستاخ رسول عبداللہ بن ابی سلول کا آنحضورؐ نے جنازہ پڑھایا۔

اسلامی فرقوں کے اکابرین کے بیانات کو اگر پرکھا جائے تو آج کے ملاں کے ذہن۔ خیال اور سوچ کے مطابق وہ تمام گستاخ رسول تھے۔

ایک گستاخ رسول کو آنحضورؐ نے یہ کہہ کر معاف فرمادیا کہ اس سے ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں جو دین کے معاملہ میں سختی کیا کریں گے۔ (حضورؐ کے الفاظ کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔)

ان ضعیف احادیث کو بنیاد بنانے سے ہی سلمان رشدی پیدا ہوتے ہیں اور آئندہ ہزار سلمان رشدی پیدا ہو سکتے ہیں۔

ملاں اس بہانے حکومت پر غلبہ چاہتے ہیں ورنہ ان کی تحریکات کا ناموس رسول سے کوئی تعلق نہیں۔

امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ قتل نہ کرنے کے حق میں ہے۔

معراج اور اسراء دو الگ الگ واقعات

قرآن و احادیث کی روشنی میں

☆ قرآن و احادیث کی روشنی میں دونوں واقعات کا علیحدہ ہونا ثابت ہوتا ہے

اسراء میں صرف بیت المقدس کی زیارت کا ذکر ہے

عبدالحق صاحب کو اپنے حقائق و معلومات کا جائزہ لینا چاہیئے

7 ستمبر 1974ء کا فیصلہ .. پس منظر، حقائق اور واقعات

قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی کارروائی پر بیس سالہ پابندی نہیں ہونی چاہیئے تھی

پچاس سال مکمل ہونے پر پچاس فکری سوالات

گولڈن جوبلی ... ہماری کارکردگی بھی گولڈن ہے؟

کاش ہم اپنی کوتاہیوں کا ادراک کر کے اپنی سمت درست کر سکیں

ہمارا آج ہمارے کل سے بدتر ہو چکا ہے اور ہم خوش ہیں

پچاس سالہ تقریبات ہماری کرتوتوں پر ہمارا منہ چڑا رہی ہیں

اکیسویں صدی احمدیت کی عظیم الشان فتح کی نوید ہے

مباہلہ ○○ مرزا طاہر کا مسلم علماء کو کھلا چیلنج

احمدیوں کا خدا اور محمدؐ مسلمانوں والے ہی ہیں

مل کر دعا کریں کہ جھوٹے کو خدا ہلاک کر دے

آئینہ انہیں دکھلایا تو برا مان گئے----!

جمعہ کی چھٹی سے پاکستانی عوام نے کوئی دینی فائدہ نہیں اٹھایا

تمام سیاسی و مذہبی لیڈر اپنے مفادات کا لچ تل رہے ہیں

علماء کرام نماز جمعہ کی افادیت پر بھی اختلافات کا شکار ہیں

بہت بڑی اکثریت نماز جمعہ سے جان بچاتی دکھائی دیتی ہے

روزنامہ اوصاف اسلام آباد، 24 ستمبر 1999ء


روزنامہ اوصاف

اسلام آباد

عالم اسلام

امریکی صلاح نے بھٹو سے کہا "قادیانیوں کا خیال رکھنا یہ ہمارے لوگ ہیں"

اسرائیلی فوج میں 600 قادیانی بھرتی ہوگئے

قادیانیت کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ کفر مولانا محمد لدھیانوی نے دیا

پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی تھا

بھٹو کے خلاف قادیانی فوجی افسروں نے بغاوت کا منصوبہ بنایا

قادیانی پاکستان میں اپنے مردوں کو امانتاً "دفن" کرتے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی نے 1901ء میں نبوت کا اعلان کیا

پاکستان کی سالمیت کو یقینی بنانے کیلئے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے

کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی طاقتوں کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں

مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالنے کیلئے مرزا قادیانی کا انتخاب کیا گیا

ختم نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ کا موقف

انہیں پہچانیں۔۔۔ یہ کون ہیں؟

آپ بتائیے - - -

اس صدی میں تاریخ اسلام کے 10 نامور مفکرین کون سے ہیں؟

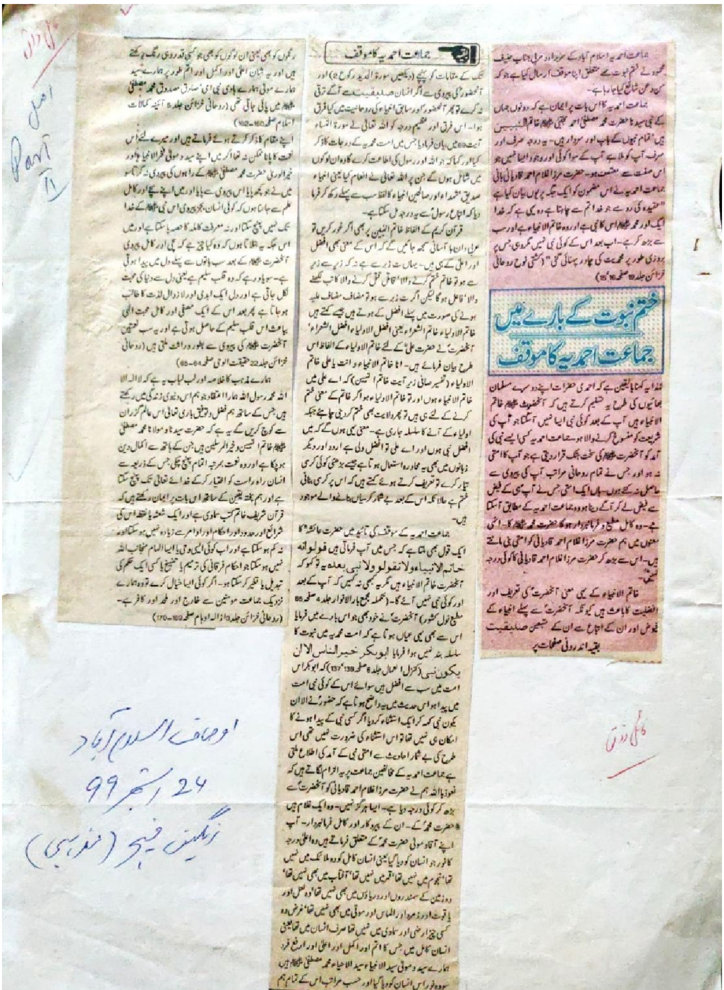
اپنی رائے سے ہمیں جلد مطلع کریں - - - -

لفافے پر "آپ بتائیے" لکھنا نہ بھولیں

انچارج ایڈیشن عالم اسلام روزنامہ اوصاف

22ڈی آئی ایل ٹی سنٹر آبپارہ' خیابان سہروردی' اسلام آباد

روزنامہ اوصاف اسلام آباد میں شائع ہونے والا ختم نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ کا موقف



جماعت احمدیہ اسلام آباد کے سربراہ اور مربی جناب حنیف محمود نے ختم نبوت سے متعلق اپنا موقف ارسال کیا ہے جو کہ من و عن شائع کیا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کا اس بات پر ایمان ہے کہ دونوں جہان کے نبی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں "تمام نبیوں کے باپ اور سردار ہیں۔ یہ درجہ صرف اور صرف آپ کو ملا ہے آپ کے سوا کوئی اور وجود ایسا نہیں جو اس صفت سے متصف ہو۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ نے اس مضمون کو ایک جگہ پر یوں بیان کیا ہے "عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی" (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16، 15)

ختم نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ کا موقف

لہٰذا یہ کہنا بالیقین ہے کہ احمدی حضرات اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کی طرح یہ تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ جماعت احمدیہ کسی ایسے نبی کی آمد کو آنحضرت ﷺ کی سخت ہتک قرار دیتی ہے جو آپ کا امتی نہ ہو اور جس نے تمام روحانی مراتب آپ کی پیروی سے حاصل نہ کئے ہوں۔ ہاں ایک امتی جس نے آپ ہی کے فیض سے فیض لے کر آگے رہنا ہو وہ جماعت احمدیہ کے مطابق آ سکتا ہے۔ وہ کامل مطیع و فرمانبردار ہو گا حضرت محمد ﷺ کا۔ انہی معنوں میں ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو امتی نبی مانتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا کوئی درجہ نہیں۔

خاتم الانبیاء کے یہی معنی آنحضرتؐ کی تعریف اور فضیلت کا باعث ہیں کیونکہ آنحضرتؐ سے پہلے انبیاء کے فیوض اور ان کے اتباع سے ان کے متبعین صلیقیت

بقیہ اندرونی صفحات پر

جماعت احمدیہ کا موقف

تک کے مقامات کو پہنچے (دیکھیں سورۃ الحدید رکوع 2) اور آنحضورؐ کی پیروی سے اگر انسان صلیقیت سے آگے ترقی نہ کرے تو پھر آنحضورؐ اور سابق انبیاء کی روحانیت میں کیا فرق ہوا۔ اس فرق اور عظیم درجہ کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء آیت 69 میں بیان فرما دیا جس میں امت محمدیہ کے درجات کا ذکر کیا اور کہا کہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی انبیاء صدیق شہداء اور صالحین انبیاء کا لقب سب سے پہلے رکھ کر فرما دیا کہ اتباع رسولؐ سے یہ درجہ مل سکتا ہے۔

قرآن کریم کے الفاظ خاتم النبیین پر بھی اگر غور کریں تو عربی دان با آسانی سمجھ جائیں گے کہ اس کے معنی بھی افضل اور اعلیٰ کے ہی ہیں۔ یہاں ت زبر سے ہے نہ کہ زیر سے زیر سے ہو تو خاتم ختم کرنے والا، قاتل قتل کرنے والا کاتب لکھنے والا، فاعل ہو گا لیکن اگر ت زبر سے ہو تو مضاف مضاف علیہ ہونے کی صورت میں پہلے افضل کے ہوتے ہیں جیسے کہتے ہیں خاتم الاولیاء خاتم الشعراء یعنی افضل الاولیاء افضل الشعراء' آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کے لئے خاتم الاولیاء کے الفاظ اس طرح بیان فرمائے ہیں۔ انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین) کہ اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم الاولیاء ہو اگر خاتم کے معنی ختم کرنے کے لئے ہی ہیں تو پھر ولایت بھی ختم کر دینی چاہئے جبکہ اولیاء کے آنے کا سلسلہ جاری ہے۔ معنی یہی ہوں گے کہ میں افضل نبی ہوں اور اے علی تو افضل ولی ہے اردو اور دیگر زبانوں میں بھی یہ محاورہ استعمال ہوتا ہے جیسے بڑھئی کوئی کرسی تیار کرے تو تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس پر کرسی بنانی ختم ہے حالانکہ اس کے بعد بے شمار کرسیاں بنانے والے موجود ہیں۔

جماعت احمدیہ کے موقف کی تائید میں حضرت عائشہؓ کا ایک قول بھی ملتا ہے کہ جس میں آپ فرماتی ہیں قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعده یہ تو کہو کہ آنحضرت خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ کبھی نہ کہیں کہ آپ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (تکملہ مجمع بحار الانوار جلد 4 صفحہ 85 مطبع نول کشور) آنحضرتؐ نے خود بھی جو اس بارے میں فرمایا اس سے بھی یہی عیاں ہوتا ہے کہ امت محمدیہ میں نبوت کا سلسلہ بند نہیں ہوا فرمایا ابوبکر خیر الناس الا ان یکون نبی (کنز العمال جلد 6 صفحہ 138، 137) کہ ابوبکر اس امت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کوئی نبی امت میں پیدا ہو اس حدیث میں یہ واضح ہوتا ہے کہ حضورؐ نے الا ان یکون نبی کہہ کر ایک استثناء کر دیا اگر کسی نبی کے پیدا ہونے کا امکان ہی نہیں تھا تو اس استثناء کی ضرورت نہیں تھی اس طرح کی بے شمار احادیث سے امتی نبی کے آمد کی اطلاع ملتی ہے جماعت احمدیہ کے مخالفین جماعت پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ ہم نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرتؐ سے بڑھ کر کوئی درجہ دیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ وہ ایک غلام ہیں حضرت محمدؐ کے۔ ان کے پیروکار اور کامل فرمانبردار۔ آپ اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمدؐ کے متعلق فرماتے ہیں وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا' نجوم میں نہیں تھا' قمر میں نہیں تھا' آفتاب میں بھی نہیں تھا' وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا' وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا' غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی (روحانی خزائن جلد 5 آئینہ کمالات اسلام صفحہ 160-162)

اپنے مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے اور میں اس جگہ یہ بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت ﷺ کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے پھر بعد اس کے ایک مصفی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت ﷺ کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں (روحانی خزائن جلد 22 حقیقت الوحی صفحہ 64-65)

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم فضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا ہے اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 169-170)

اوصاف اسلام آباد
24 ستمبر 99
رنگین فیچر (مذہبی)

خاکسار کی بعض کتب کی دیگر ممالک میں پذیرائی

i- یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم ہے کہ خاکسار کی تصنیف ''لباس'' جو میاں بیوی کے حقوق و فرائض پر مشتمل ہے کو لجنہ اماء اللہ بھارت نے بھی شائع کیا۔ جرمن زبان میں اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ جس کے متعلق مرکزی شوریٰ جرمنی نے فیصلہ کیا کہ ہر نئے بیاہے جوڑے کو یہ کتاب دی جائے۔

ii- مکرم سید کمال یوسف آف ناروے نے مجھے بتایا کہ تجہیز و تکفین والی کتاب کا سوئیڈن نے ترجمہ کروا کر شائع کروایا ہے۔

iii- 700 احکام خداوندی ''الاسلام'' پر موجود ہے۔ مکرم برادرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے فرنچ زبان میں اس کا ترجمہ مکمل کر لیا ہے اور on line اسے احباب جماعت کے استفادہ کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک

اسی طرح 700 احکام خداوندی کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم محمد امجد طارق آف سڈنی آسٹریلیا نے کروا کر تیار کر رکھا ہے جو جلد شائع بھی ہو گا اور الاسلام پر Online میسر بھی ہو گا۔

مکرم رانا خالد احمد انچارج رشین ڈیسک لندن نے رشین زبان میں اس کے ترجمہ کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے لی ہے۔ جس پر کام قریباً مکمل ہے۔

iv- تربیتی نصاب برائے تربیت نومبائعین کو جماعت احمدیہ بھارت نے بھی شائع کروایا۔

v- ''لوگ کیا کہیں گے''لجنہ اماء اللہ بھارت نے اسے شائع کروایا۔

بمپر پرائز

اپنی حقیر علمی کاوشوں کی بات چلی ہے تو اسلام آباد کے قیام کے دوران بچوں اور بچیوں اور نوجوانوں میں علمی ذوق پیدا کرنے اور دینی علوم سے آراستہ کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد اور لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کے تعاون سے 2003ء میں بمپر پرائز کے نام سے مقابلہ جات کروائے گئے۔ معیار کبیر اور معیار صغیر کے لئے الگ الگ کتابچے دینی و دنیاوی معلومات پر مشتمل تیار کئے۔ اسلام آباد کے اطفال، ناصرات اور خدام نے Large scale پر انہیں یاد کیا اور امتحانات کے بعد ہر دو معیار میں اول آنے والے نوجوان اور بچوں میں سائیکل اور ناصرات اور ممبرات لجنہ میں سونے کے بُندے بطور انعام دیئے گئے۔ دوم سوم آنے والوں کے لئے انعامات الگ تھے۔

میرے محسن والدین

خاکسار اپنے والدین کی سیرت پر جو کتاب تحریر کی۔ اس نے دوسری کتب سے بڑھ کر داد حاصل کی اور والدین کے لئے دعاؤں کا ذریعہ بنی۔ مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری نے بھی تحریر کیا کہ حضور نے کتاب ملاحظہ فرمالی ہے اور بہت پسند فرمائی ہے۔ دیگر لوگوں کے تبصرے ''ضمیمہ میرے

والدین" میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ جن کو ضم کر کے کتاب ON AIR کی جارہی ہے۔ ان تبصروں میں یہاں ایک دو تبصرے دیئے جارہے ہیں جن میں خاکسار نابکار کے متعلق کچھ تحریر ہے۔

- حضرت مرزا عبدالحق مرحوم نے لکھا:

"ان کی اولاد میں سے مربی ہونا ان کا صدقہ جاریہ ہے۔"

(میرے محسن والدین صفحہ 109)

- ایک مربی سلسلہ نے لکھا:

"آپ کے والدین بھی خوش نصیب ہیں کہ جن کے لائق قابل بیٹوں میں سے ایک مربی بھی ہے اور ایسی نیک اولاد یقیناً اخروی زندگی میں ماں باپ کی بلندی درجات کا باعث بنتی ہے۔"

(میرے محسن والدین صفحہ 110-111)

- مکرم نصر اللہ خان ملہی مرحوم مربی سلسلہ نے تحریر کیا کہ

"مجھے اس بات کا فخر ہے کہ مجھے عظیم ماں باپ کے ایک عظیم بیٹے کے ساتھ مل کر کچھ عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ اس دوران میں نے بہت کچھ سیکھا اور حاصل کیا........... آپ کے والد زندہ ہوتے تو کاش آج میں ان کو بتا سکتا کہ ان کی شفقتوں اور عظمتوں اور ان کی تربیت کے حسین نقوش کو اور ان کی محنتوں کو میں نے ان کے بیٹے کے کردار و گفتار میں جھلکتے ہوئے دیکھا ہے۔"

(ضمیمہ میرے محسن والدین صفحہ 31-32)

مجلس انصار اللہ پاکستان میں خدمات

بطور قائد اشاعت خدمات

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی درخواست و سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2014ء میں مجلس انصار اللہ پاکستان میں قائد اشاعت کی منظوری عنایت فرمائی۔ خاکسار کو محلہ کی سطح پر منتظم اطفال اور زعیم خدام الاحمدیہ کی خدمات کا موقع مل چکا تھا۔ لیکن اتنے بڑے لیول پر یہ میرا پہلا تجربہ، موقع اور اعزاز تھا۔

خاکسار نے چارج لیتے ہی تمام کام کا جائزہ لیا اور جن جن کتب کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے لئے تیاری شروع کی۔ مواد اکٹھا کر کے کمپوز کروا کر پروف ریڈنگ کے فرائض بھی ادا کئے اور نظارت اشاعت سے منظوری حاصل کر کے شائع کروانے کا انتظام کیا گیا۔ چونکہ مکرم حافظ مظفر احمد کے Tenure کے صرف 2 سال باقی تھے اس لئے 2015ء میں بھی آنمحترم نے خاکسار کی قائد اشاعت کی منظوری لی۔ ان 2 سالوں میں درج ذیل کتب تیار کروا کر شائع کرنے کا موقع ملا۔ گو اس سے قبل مجلس انصار اللہ بہت بڑی تعداد میں کتب شائع کر چکی تھی مگر اپنے مختصر Tenure میں اتنی زیادہ کتب پہلے شائع نہ ہوئی تھیں۔

1۔ سبیل الرشاد جلد دوم۔ (اضافہ جات کے ساتھ)

2۔ سبیل الرشاد جلد سوم۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطابات، خطبات بابت انصار اللہ (پہلی دفعہ)

3۔ سبیل الرشاد جلد چہارم۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات،(پہلی دفعہ)، خطبات بابت انصار اللہ (2003ء سے 2013ء 11 سالہ دور)

4۔ مضامین بشیر جلد 3۔

5۔ مضامین بشیر جلد 4۔ اس سے قبل حضرت مرزا بشیر احمدؓ کے مضامین دو جلدوں میں شائع شدہ تھے۔ باقی مضامین جلد 3-4 میں شائع کروائے گئے۔

6۔ سیرت اسوۂ رسول از حافظ مظفر احمد (مکرر)

7۔ یادوں کے دریچے از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد۔

8۔ آنحضرت ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات از محمد محمود طاہر۔

9۔ ناموس رسالت پر حملوں کا دفاع از حنیف احمد محمود

ان کے علاوہ کئی دیگر کتب پر کام جاری رہا جیسے حضرت میر محمد اسحاقؓ کے مضامین بعنوان ”مضامین اسحاق“ پر جمع کرنے کا کام۔

کتب کی فروخت

دفتر انصار اللہ میں سابقہ شائع شدہ کتب کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود تھا۔ ان کو نہ صرف اضلاع میں بھجوایا بلکہ اپنے دور میں شائع ہونے والی کتب کو فروخت کروایا۔ ان دو سالوں کے مختصر عرصہ میں ایک بہت بڑا ذخیرہ نہ صرف ختم ہوا بلکہ ان کی رقوم کی وصولی بھی یقینی بنائی گئی۔

ماہنامہ انصار اللہ کے لئے مساعی

ماہنامہ انصار اللہ کی اشاعت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ اس کے خریداروں کے تمام سابقہ بقایاجات کی وصولی بھی ہماری مہم کا حصہ تھی نیز ماہنامہ انصار اللہ میں مکرم احمد طاہر مرزا مدیر ماہنامہ انصار اللہ کے ساتھ مل کر علمی لحاظ سے بہتری لائی گئی۔

بطور قائد تربیت خدمات

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب 2016ء میں صدر مجلس انصار اللہ پاکستان منتخب ہوئے۔ ان کے چھ سالہ دور میں سے 6 سال خاکسار بحیثیت قائد تربیت ذمہ داریاں بحسب توفیق نبھائیں۔ اس عرصہ میں 30 کے قریب تربیتی پمفلٹس، بروشرز اور لیف لیٹس تیار کروا کر مجالس میں بھجوائے گئے۔ پاکستان بھر کی مجالس و اضلاع کے تربیتی دورے کئے۔ ریفریشر کورسز، اجتماعات، اجلاسات میں تربیتی تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ مکرم حفیظ احمد مربی سلسلہ انصار اللہ حال قائد عمومی گزشتہ تین دہائیوں سے انصار اللہ کے ساتھ منسلک ہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ اس امر کا اظہار کیا کہ میں جب سے انصار اللہ میں آیا ہوں۔ تربیت کے حوالہ سے سب سے زیادہ کام اس قیادت میں ہوا ہے۔

چند دن قبل مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب صدر مجلس سے فون پر بات ہو رہی تھی۔ آپ نے مجھے بتایا کہ میں پاکستان کے موجودہ حالات میں یہ کہتا ہوں

کہ حنیف محمود صاحب قریباً ہر Topic پر پمفلٹ وغیرہ چھوڑ گئے ہیں۔ ان حالات میں انہی کی فوٹو کاپی انصار تک پہنچادیں۔ الحمد للہ۔ ربنا تقبل منا

چند بروشر، پمفلٹس اور کتابچے

چند ایک بروشرز، پمفلٹس اور کتابچوں کی فہرست درج ذیل ہے:

1۔ آداب معاشرت (52 صفحات)

2۔ تربیتِ اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں (33 صفحات)

3۔ قرآن مجید کی تلاوت (29 صفحات)

4۔ حضرت محمد رسول ﷺ کی زندگی کا ایک دن (25 صفحات)

5۔ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا (24 صفحات)

6۔ اقامۃ الصلوٰۃ اور انصار کی ذمہ داریاں (20 صفحات)

7۔ انصار اللہ کا کام اور اس کی بے انداز وسعت (20 صفحات)

8۔ نماز باجماعت کا قیام (اہمیت، فضیلت، برکات اور انعامات) (20 صفحات)

9۔ تربیتی امور (20 صفحات)

10۔ خطبہ 29 ستمبر 2017ء (16 صفحات)

11۔ بیوت الذکر میں نمازیوں کی تعداد بڑھانے کے ذرائع (13 صفحات)

12۔ 23 مارچ اور جماعت احمدیہ (12 صفحات)

13۔ معروف فیصلے کی تشریح اور اطاعت کا مطلب (2) (12 صفحات)

14۔ نماز تہجد کی اہمیت (12 صفحات)

15۔ شادی بیاہ پر وقت کا ضیاع اور بیوٹی پارلر کے ذریعہ تیاری، اسراف اور بے پردگی کی روک تھام کے ذرائع (12 صفحات)

16۔سوشل میڈیا کے بے جا استعمال کے انسانی صحت پر منفی اثرات (12 صفحات)

17۔تربیت اولاد، جدید ایجادات کی روشنی میں (12 صفحات)

18۔عاملہ انصار اللہ امریکہ کی ملاقات (12 صفحات)

19۔نماز کی اہمیت و ضرورت (11 صفحات)

20۔حضرت محمد رسول ﷺ کی شبانہ روز زندگی کے حسین نمونے (11 صفحات)

21۔اگر آپ کو اپنے بیٹے کے رشتے کی تلاش ہے تو؟ (10 صفحات)

22۔خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30۔جون 2017ء (9 صفحات)

23۔نفلی عبادات 2 نفل روزانہ (8 صفحات)

24۔نوجوانوں کو کلائیوں پر دھاگے کے بینڈ، بالی، مندری اور لاکٹ وغیرہ پہننے کی ممانعت (8 صفحات)

25۔خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14۔جولائی 2017ء (8 صفحات)

26۔انصار اپنے آپ کو قرآن کریم میں تلاش کریں (7 صفحات)

27۔اولاد کے حق میں بعض اہم دعائیں (7 صفحات)

28۔23 مارچ اور جماعت احمدیہ (6 صفحات)

29۔خوشی کے موقع پر تحائف دینے کے آداب (5 صفحات)

30۔نظام خلافت اور اقامۃ الصلوٰۃ (4 صفحات)

31۔پیشگوئی مصلح موعود (3 صفحات)

32۔اراکین عاملہ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں (2 صفحات)

33۔ نئے سال کی تیاری اور نیکیوں کا عزم (2 صفحات)

34۔ رمضان کو اپنی نمازوں سے مزین کریں (2 صفحات)

35۔ رمضان المبارک میں کرنے کے کام (2 صفحات)

36۔ رمضان اور قرآن (2 صفحات)

37۔ جادو ٹونہ ٹوٹکا اور مزاروں پر جانا (2 صفحات)

38۔ معروف فیصلے کی تشریح اور اطاعت کا مطلب (1)(2 صفحات)

39۔ نفلی روزہ اور دو نفل روزانہ (2 صفحات)

40۔ نئے سال کی تیاری اور نیکیوں کا عزم (2 صفحات)

41۔ حضور کی تازہ ہدایت (2 صفحات)

42۔ رشتہ کی تلاش میں زریں اصول (2 صفحات)

43۔ خطبات امام کی اہمیت (2 صفحات)

44۔ قیام نماز کی اہمیت (2 صفحات)

45۔ وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو (2 صفحات)

46۔ خطبات امام کی اہمیت و برکات (2 صفحات)

47۔ تربیتِ اولاد کے چند اہم گُر (2 صفحات)

48۔ توبہ و استغفار (2 صفحات)

49۔ امانت و دیانت (2 صفحات)

50۔ بڑا گناہ اور چھوٹا گناہ (2 صفحات)

51۔ پیدائش انسانی کا اصل مقصد (2 صفحات)

52۔ عملی اصلاح کی فکر (2 صفحات)

53۔ محبت الٰہی (2 صفحات)

54۔ تقویٰ (2 صفحات)

55۔ صحیح اور پورا علم (2 صفحات)

56۔ قوت عملی (2 صفحات)

57۔ قبولیت دعا کا فلسفہ (2 صفحات)

58۔ حسد (2 صفحات)

59۔ غیبت (2 صفحات)

60۔ حکایات شیریں (2 صفحات)

61۔ سچائی کے خوبصورت موتی (2 صفحات)

62۔ عاجزی، انکساری اور فروتنی (2 صفحات)

63۔ نشانات، معجزات کا ظہور (2 صفحات)

64۔ بعثت کی اغراض (2 صفحات)

65۔ محاسبہ نفس (2 صفحات)

66۔ ایفائے عہد (2 صفحات)

67۔ مذہبی شعار کا قیام (1 صفحہ)

68۔ شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ (1 صفحہ)

69۔ خلافت کا انعام اور ہماری ذمہ داریاں (1 صفحہ)

70۔ دین کو ہر حال میں دنیا پر مقدم کرنا چاہئے (1 صفحہ)

71۔ عبادات و دعاؤں کا روحانی پروگرام (1 صفحہ)

ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کے طور پر تقرر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 2018ء کے آغاز پر خاکسار کا تقرر بطور ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ فرمایا اور خاکسار نے 23 فروری 2018ء کو الفضل کے دفتر پہنچ کر چارج لے کر عملہ سے تعارف حاصل کیا۔

سب سے قبل تو خاکسار نے اخبار الفضل میں جو تعطل تھا اسے ڈمی بنوا کر اس نیت کے ساتھ شروع کیا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو جلد اصل اخبار کی صورت میں جاری کردے۔ ڈمی تیار کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ جماعتی خبریں تاریخ احمدیت کے لئے محفوظ ہو سکیں۔

ایک اعزاز

مکرم مولانا سلطان محمود انور جب ناظر خدمت درویشان مقرر ہوئے تو خاکسار کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ کی کرسی ہے۔ جس پر حضور انور نے مجھے بٹھایا ہے۔ یہ پہلے ناظر خدمت درویشان تھے۔ خاکسار آنمحترم کے ان الفاظ کو رشک کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ مگر جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایڈیٹر الفضل مقرر فرمایا تو مجھے مولانا کے الفاظ یاد آگئے اور اپنے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے میں بھی اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گیا کہ حنیف! آج تمہیں بھی اللہ نے اس کرسی پر بٹھا دیا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تھی کیونکہ آپ پہلے ایڈیٹر الفضل تھے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

جلسہ سالانہ برطانیہ میں نمائندگی کا اعزاز

اسی سال پیارے حضور نے خاکسار کی نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ کا نمائندہ برائے جلسہ سالانہ برطانیہ مقرر فرمایا۔ ویزہ کے حصول کے تمام مراحل طے کر کے خاکسار اپنی مسز کے ہمراہ PIA کی فلائٹ پر لندن پہنچے۔

یہ میری کسی جلسہ یا فنکشن میں مرکز کی طرف سے پہلی نمائندگی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ہے اور خلیفۃ المسیح کی عنایات کا تسلسل بھی۔ مجھے سو فیصد گمان تھا کہ پیارے خلیفہ نے 2017ء میں میرا لندن کا ویزہ Reject ہونے اور ایک لاکھ کے قریب رقم کے Loss ہونے کا اچھے طریق سے Compensate کیا تھا کیونکہ اس سال مسز کے پاس ویزہ ہونے کی وجہ سے وہ لندن جلسہ میں شامل ہوئیں تھیں۔ خاکسار ویزہ نہ لگنے اور اس قدر بھاری نقصان کی اطلاع بذریعہ خط پیارے حضور کو کر چکا تھا۔ مسز کی حضور انور سے ملاقات خاکسار کے بغیر تھی (غالباً بیٹا ساتھ تھا) حضور نے ازراہ تفنن مسز سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ”پھر اپنے میاں کو چھوڑ آئی ہیں“ مسز نے جواباً عرض کی حضور! ویزہ ہی نہیں لگا۔ تو حضور نے ازراہ مذاق فرمایا ”گلاس بھی ٹوٹ گیا اور شربت بھی ہاتھ نہ لگا“ یعنی رقم بھی گئی اور ویزہ بھی نہ ملا۔

میرا یہ گمان ہے کہ اس رقم کا نقصان پیارے حضور کی طرف سے جلسہ سالانہ پر نمائندہ بنا کر احسن رنگ میں پورا ہوا۔ جب خاکسار اپنی اہلیہ کے ساتھ 2018ء میں لندن آمد پر ملاقات کے لئے خلافت کے دربار میں حاضر ہوا تو مجھے

مخاطب ہو کر حضور نے فرمایا ”کس نے آپ کو لندن بلوایا؟“ خاکسار نے عرض کی کہ پیارے حضور نے۔

گلدستہ علم وادب لندن کا اجراء

اسی سال اس پہلی ملاقات میں حضور نے فرمایا کہ ایڈیٹر بنے بیٹھے ہو اخبار کیوں نہیں نکالتے نیز ساتھ ہی فرمایا کہ کسی اور نام سے نکال دیں۔ چنانچہ خاکسار نے دفتری ملاقات کے لئے وقت کی درخواست کردی۔ جس میں حضور نے مزید رہنمائی فرمائی۔ اس رہنمائی کی روشنی میں سرکردہ احباب کے مشورہ سے ”گلدستہ علم و ادب“ کے نام سے Online پرچہ جاری ہوا۔ جو قریباً ڈیڑھ سال بغیر تعطل کے جاری رہا۔ خاکسار کو اس عرصہ میں پونے دوصد کے قریب تعلیمی و تربیتی اداریے لکھنے کی توفیق ملی۔ اس اخبار کے Readers کی تعداد 50 ہزار سے زائد رہی۔

دفتر الفضل کی ضروریات اور دفتر کی Renovation

حضور سے اسی ملاقات کے دوران دفتری مشکلات اور ضروری اشیاء کی عدم دستیابی کے ذکر پر حضور نے تمام ضروری اشیاء جیسے فوٹو کاپیئر، فیکس مشین، کمپیوٹرز، لیپ ٹاپس وغیرہ مہیا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں دفتر کی پوری Renovation بھی ہوئی اور فرنیچر وغیرہ بھی نیا ملا۔

روزنامہ الفضل آن لائن لندن کا اجراء

2019ء کے جلسہ سالانہ پر خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر حاضر ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس دفعہ بھی حضور نے از خود الفضل کے مبارک نام سے اخبار آن لائن جاری کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ ضروری دفتری کاروائی کے بعد پیارے حضور نے 13 دسمبر 2019ء کو مسجد مبارک اسلام آباد میں خطبہ جمعہ کے اخیر پر اس اخبار کے اجراء کا اعلان فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اس کی ویب سائٹ کا بٹن دبا کر باقاعدہ اجراء فرمایا۔ **یوں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بیک وقت دو روزنامے جاری ہوئے۔ جن دونوں اخبارات کے ایڈیٹر کے فرائض کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی۔ لندن میں پیارے حضور نے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ جس کے سیکرٹری خاکسار کے بیٹے عزیزم سعید الدین احمد کو حضور نے مقرر فرمایا اور یوں ہر دو روزناموں کے سیکرٹری ہونے کی سعادت بھی خاکسار کے بیٹے کے حصہ میں آئی۔ بیٹے کے نام کی مناسبت سے حضور نے خاکسار کا قلمی نام ابو سعید تجویز فرمایا۔ ذالك فضل اللّٰه يوتيه من يشاء**

اخبار الفضل آن لائن اخبار نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنوں میں ترقی پائی اور چند ہی مہینوں میں اس کے ریڈرز کی تعداد لاکھوں کو چھونے لگی۔ یوں حضرت مصلح موعودؓ کی لاکھوں میں الفضل کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اب حضرت مصلح موعود کے کروڑوں کے الفاظ میں درج پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں۔ الحمد للہ

یہاں وہ دُعا دینی مناسب معلوم ہوتی ہے جو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ (مصلح موعود) نے 18 جون 1913ء کو ہفتہ وار الفضل جاری فرماتے ہوئے کی۔

''خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں الفضل جاری کرتا ہوں... میں بھی اپنے ایک مقتدر اور راہنما اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپیدا کنار میں الفضل کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں کہ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَ مُرْسٰھَا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اے میرے قادر مطلق خدا! اے میرے طاقتور بادشاہ! اے میرے رحمان، رحیم مالک! اے میرے رب! میرے مولا! میرے ہادی! میرے رازق! میرے حافظ! میرے ستار! میرے بخشنہار! ہاں اے میرے شہنشاہ جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں اور جس کے اذن کے بغیر ایک ذرہ اور ایک پتہ نہیں ہل سکتا جو سب نفعوں اور نقصانوں کا مالک ہے۔ جس کے ہاتھ میں سب چھوٹوں اور بڑوں کی پیشانیاں ہیں۔ جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے۔ جو مار کر پھر جلائے گا اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا۔ جو ایک ذلیل بوند سے انسان کو پیدا کرتا ہے۔ جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت اگاتا ہے۔ ہاں اے میرے دلدار میرے محبوب خدا تو دلوں کا واقف ہے۔ اور میری نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے۔ میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے۔ میرے حقیقی مالک۔ میرے متولی تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی

خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک رسول کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے۔ تو میرے ارادوں کا واقف ہے۔ میری پوشیدہ باتوں کا راز دار ہے۔ میں تجھی سے اور تیرے ہی پیارے چہرہ کا واسطہ دے کر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں۔ تو جانتا ہے کہ میں کمزور ہوں میں ناتواں ہوں۔ میں ضعیف ہوں۔ میں بیمار ہوں۔ میں تو اپنے پہلے کاموں کا بوجھ بھی اٹھا نہیں سکتا۔ پھر یہ اور بوجھ اٹھانے کی طاقت مجھ میں کہاں سے آئے گی۔ میری کمر تو پہلے ہی خم ہے۔ یہ ذمہ داریاں مجھے اور بھی کبڑا کر دیں گی۔ ہاں تیری ہی نصرت ہے جو مجھے کامیاب کر سکتی ہے۔ صرف تیری ہی مدد سے میں اس کام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں۔ تیرا ہی فضل ہے۔ جس کے ساتھ میں سرخرو ہو سکتا ہوں اور تیرے ہی رحم سے میں کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہوں۔ دین کی ترقی اور اس کی نصرت خود تیرا کام ہے اور تو ضرور اسے کر کے چھوڑے گا مگر ثواب کی لالچ اور تیری رضا کی طمع ہمیں اس کام میں حصہ لینے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ پس اے بادشاہ! ہماری کمزوریوں پر نظر کر اور ہمارے دلوں سے زنگ دور کر اسلام کی ترقی کے دن پھر آئیں اور پھر یہ درخت بارآور ہو اور اس کے شیریں پھل ہم کھائیں اور تیرا نام دنیا میں بلند ہو تیری قدرت کا اظہار ہو۔ نور چمکے اور ظلمت دور ہو۔ ہم پیاسے ہیں اپنے فضل کی بارش ہم پر برسا اور ہمیں طاقت دے کہ تیرے سچے دین کی خدمت میں ہم اپنا جان و مال قربان کریں اور اپنے وقت اس کی اشاعت میں صرف کریں۔ تیری محبت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہو اور تیرا عشق ہمارے ہر ذرہ میں سرایت کر جائے۔ ہماری آنکھیں تیرے ہی نور سے دیکھیں اور ہمارے دل تیری ہی یاد سے

پُر ہوں اور ہماری زبانوں پر تیرا ہی ذکر ہو تو ہم سے راضی ہو جائے اور ہم تجھ سے راضی ہوں تیرا نور ہمیں ڈھانک لے اے میرے مولا اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ **لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔** میری نیتوں کا تو واقف ہے، میں تجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میرے دل میں خیال آنے سے پہلے تجھے اس کی اطلاع ہوتی ہے۔ پس تو میرے مقاصد و اغراض کو جانتا ہے اور میری دلی تڑپ سے آگاہ ہے لیکن میرے مولا میں کمزور ہوں اور ممکن ہے کہ میری نیتوں میں بعض پوشیدہ کمزوریاں بھی ہوں تو ان کو دور کر اور ان کے شر سے مجھے بچالے اور میری نیتوں کو صاف کر اور میرے ارادوں کو پاک کر تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ پس اس ناتوان و ضعیف کو اپنے دروازہ سے خائب و خاسر مت پھیریو کہ تیرے جیسے بادشاہ سے میں اس کا امیدوار نہیں تو میرا دستگیر ہو جا اور مجھے تمام ناکامیوں سے بچالے۔ آمین ثم آمین"۔

(الفضل 18 جون 1913ء صفحہ 3)

اب الفضل لندن ٹیم کی سرکردگی میں پوری شان و آب و تاب کے ساتھ روزانہ عالم فلک وزمیں پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك

اللہ تعالیٰ تمام تعاون کرنے والوں کا حامی و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

خوابیں

ہم احباب جماعت اپنی خوابیں و رؤیا لکھنا اور ان کا اظہار کرنا بالعموم ناپسند کرتے ہیں۔ مجھے حضرت مرزا عبد الحق کے ہاتھوں کی لکھی خوابیں دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ نے بعض ایسی خوابیں بھی تحریر کی ہیں جو لوگوں نے آپ کے متعلق دیکھیں۔

گو خاکسار، حضرت مرزا عبد الحق صاحب کے عالی مرتبہ سے کوئی مناسبت تو نہیں رکھتا لیکن آپ کی خوابیں اپنے ہاتھ سے لکھی دیکھ کر حوصلہ ہوا کہ چند اہم خوابیں اور رؤیا کشوف کا آئندہ آنے والی نسل کے لئے لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مجھے ایسی خوابیں لکھنے کا نہ شوق تھا اور نہ پسند کرتا تھا۔ اس لئے خاکسار تحریر میں نہ لا سکا۔ اسی لئے بغیر تاریخ اور سن کے چند تحریر ہیں۔

1۔ جامعہ احمدیہ کی تعلیم و تدریس کے دوران ایک رات خاکسار نے سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ حسین و خوبصورت بارونق چہرہ تھا مگر داڑھی قدرے چھوٹی تھی۔

خاکسار نے جب اس کی تعبیر کے لئے مفتی سلسلہ مکرم ملک سیف الرحمٰن سے رابطہ کیا تو آپ نے فرمایا۔ خواب مبارک ہے۔ اپنی داڑھی کو ذرا بڑا کرلیں۔ خواب میں بزرگ کی شخصیت میں کوئی کمی دیکھیں تو وہ اپنے اندر ہوتی ہے۔ جسے دُور کرنا چاہیے۔

2۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کو مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل دوبار مسند خلافت پر متمکن دیکھا۔ جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا جسد خاکی ہے اور حضرت خلیفہ رابعؒ نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں۔

3۔ زندگی کے ایک موڑ پر مجھے بعض کی طرف سے تکالیف کا سامنا تھا۔ خاکسار ان کی دُوری کے لئے دُعا کر رہا تھا اور سخت پریشان تھا کہ ایک رات آدھا سویا اور آدھا جاگتے ہوئے ایک آواز آسمان سے سنی کہ

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ

کہ اپنے تمام معاملات خدا پر چھوڑ دوں۔ اُن سے الجھنے کی ضرورت نہیں۔

4۔ برادرم مجید احمد بشیر نے مجھے بتایا کہ میں نے آپ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مزار مبارک کے اندر لیٹا دیکھا ہے۔

اس خواب کے معاً بعد مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اخبار الفضل کا ایڈیٹر مقرر فرمایا جس کے بانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے۔

5۔ اسی طرح چھوٹے بھائی برادرم نعیم احمد صدیق حال لندن نے مجھے جولائی 2018ء جلسہ سالانہ لندن کے موقع پر بیت الفتوح بک ڈپو کے سامنے اپنی یہ خواب سنائی کہ میں نے جنت میں بہت ہی خوبصورت گھر دیکھا ہے اس کے ساتھ دفتر بھی ہے اور ابا جان کہہ رہے ہیں کہ یہ مکان اور دفتر حنیف کے لئے تعمیر ہوا ہے۔

الفضل بھی چونکہ ایک نہر اور باغ ہے۔ اس خواب کے معاً بعد حضور نے الفضل خاکسار کے سپرد کیا۔ ذالك فضل اللّٰه یوتیه من یشاء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا دورہ سیرالیون

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1988ء میں افریقہ کا دورہ فرمایا جو صد سالہ جوبلی کے سلسلہ کا ہی پروگرام تھا۔ سیرالیون دورہ کی بعض اہم باتوں کا ذکر اس خودنوشت میں مختلف جگہوں پر ہو چکا ہے۔ تاہم چند مزید امور کا ذکر ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ بو ریجن نے حضور کا استقبال بو شہر سے باہر جا کر کیا اور 4 موٹر بائیک حضور کو اسکواڈ کر کے بو لائے۔ بو کی اہم شاہراہوں سے حضور کا قافلہ سرکاری گیسٹ ہاؤس پہنچا۔ جہاں حضور کا قیام تھا۔ باقی عملہ کا قیام ایک اور گیسٹ ہاؤس میں تھا۔ چونکہ حضور سرکاری مہمان تھے اس لئے گورنمنٹ کی سکیورٹی ساتھ ساتھ رہی۔ حضور کی اہم مصروفیات یہ تھیں۔

1۔ خطبہ جمعہ

2۔ جالا یونیورسٹی میں شہر کے سرکردہ لوگوں سے خطاب

3۔ احباب جماعت سے خطاب اور ملاقات

4۔ جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد

حضور نمازوں کے لئے جامع احمدیہ مسجد بو تشریف لاتے رہے۔ حضرت سیدہ آصفہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہمراہ ہوتیں۔ حضور جتنا عرصہ جماعتی کاموں میں مصروف ہوتے۔ حضرت بیگم صاحبہ مشن ہاؤس میں خاکسار کی مسز کے ساتھ رہتیں۔ مسز نے تواضع کے لئے مختلف اقسام کی مٹھائی اور دوسری اشیاء تیار کر رکھی تھیں۔ حضور نے تھوڑا تھوڑا تمام چیزوں کو چکھا اور خوب تعریف فرمائی۔ مشن ہاؤس کے ساتھ جامعہ احمدیہ کی عمارت کا سنگ بنیاد کے موقع پر بنیادی بلاک رکھنے کی جو فہرست تھی اس میں خاکسار کا نام تھا ہی مگر

مسز کا نام نہ تھا۔ حضرت سیدہ آصفہ بیگم مرحومہ کا نام تھا۔ جب خاکسار نے آنمحترمہ کا نام پکارا تو بلاک بڑا اور وزنی ہونے کے سبب اٹھانے میں مشکل پیش آئی تو حضور نے خاکسار کی مسز سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ **"فردوس! آپ مدد کر دیں۔ یوں آپ کا نام بھی سنگ بنیاد رکھنے والوں میں شمار ہو جائے گا۔"**

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے سیرالیون اور غانا کا دورہ مکمل کر کے جب لندن تشریف لے گئے تو والدہ محترمہ کے ایک خط کے جواب میں محترمہ والدہ کو مخاطب ہو کر حضور نے مورخہ 17 مارچ 1988ء کو تحریر فرمایا:

"غانا اور سیر الیون میں آپ کے بیٹوں سے ملاقات ہوئی تھی۔ ماشاء اللہ خوب خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعادت کو بڑھائے۔"

(میرے محسن والدین صفحہ 76)

ایک بار مکرم مبارک احمد شریف کے خط کے جواب میں مورخہ 16 جون 1988ء کو تحریر فرمایا:

"عزیزم حنیف احمد محمود صاحب اور عزیزم مجید احمد بشیر کی طرف سے بھی ماشاءاللہ خوشی کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔"

(میرے محسن والدین صفحہ 76)

ایک اور اعزاز

جلسہ سالانہ سیر الیون میں بحیثیت نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح شمولیت

گو خاکسار کے عرصہ وقف میں کئی ایک ممالک میں جیسے برطانیہ، ڈنمارک، فلپائن، جرمنی، فجی اور نمبیا (ساؤتھ افریقہ) میں حضور کی طرف سے تقرریاں ہوئیں جو mature نہ ہو سکیں مگر 2020ء اس لحاظ سے خاکسار کے لئے مبارک سال ثابت ہوا کہ پیارے حضور ایدہ اللہ نے خاکسار کو سیر الیون کے جلسہ سالانہ 2020ء کے لئے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔ محترم سعید الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ سیر الیون کی طرف سے اس خوشی کی اطلاع بذریعہ واٹس ایپ میسج موصول ہوئی۔ بعد ازاں وکالت تبشیر نے بھی آفیشل طور پر اطلاع دے کر پاسپورٹ و دیگر کاغذات طلب کئے۔ سیر الیون میں جماعت کا اچھا اثر ورسوخ ہے۔ اس لئے 10 دن کے اندر اندر پرمٹ ویزہ آگیا۔ پرمٹ ویزہ آنے پر تیاری شروع کی۔ اسلام آباد سے Yellow Fever کے ٹیکے لگے۔ مسز (جن کے ساتھ جانے کی منظوری بھی حضور نے مرحمت فرمائی تھی) کے ہمراہ بذریعہ ٹرکش ایئر لائن براستہ ترکی، برکینا فاسو 21 گھنٹے کا سفر طے کر کے لنگے ائرپورٹ سیر الیون پہنچے۔ گو یہ ایک لمبا سفر تھا مگر خلیفۃ المسیح کی نمائندگی کا ذہن میں بار بار آنے سے سفر آسان محسوس ہوا۔ زبان تسبیحات سے تر رہی۔ خاکسار نے اس سفر اور قیام سیر الیون کے حالات اداریوں میں قلمبند کر دیئے ہیں۔

چونکہ ہم سیر الیون 30 سال کے بعد جا رہے تھے۔ ہاں اس جگہ جا رہے تھے جہاں میرا قیام رہا۔ جہاں جلسے attend کئے۔ جہاں حضرت خلیفۃ

المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 2 راتیں قیام فرمایا۔ جہاں دورہ سیر الیون میں آنے والا جمعہ مسجد احمدیہ بو میں پڑھایا۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے نرینہ اولاد سے نوازا۔ الغرض بے شمار یادوں کے دریچے وا ہونے لگے۔ طبیعت جذباتی ہو رہی تھی۔ الغرض سیر الیون پہنچ کر ایک رات لنگے مشن ہاؤس میں قیام کرنے کے بعد محترم امیر صاحب کی فیملی کے ہمراہ ایک وفد کی صورت میں Bo کو روانگی ہوئی۔ وہ راستے، وہ جگہیں ایک ایک کرکے آنکھوں کے سامنے آنے لگیں۔ راستے میں Bo جلسہ سالانہ کے بینرز آویزاں دیکھ کر ایمان تازہ ہو رہا تھا۔ راستے میں بے شمار گاڑیاں، پوڈے پوڈے، بسیں جلسہ سالانہ کے لئے سواریاں لئے Bo کو رواں دواں تھیں اور فضائیں نعرہ ہائے تکبیر سے بلند ہوتی سنائی دے رہی تھیں۔

جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں ہمارا قیام مکرم مبارک احمد گھمن پرنسپل جامعہ احمدیہ کے گھر میں تھا۔ دوسرے مرکزی مہمان شریف احمد عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ فلسطین تھے، خاکسار کے ذمہ خطبہ جمعہ اور تیسرے روز کا آخری خطاب تھا۔ افتتاحی تقریب نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل تھی۔ افتتاحی تقریب میں وائس صدر مملکت اپنے اراکین کابینہ کے ساتھ شامل تھے۔ 250 کے قریب Distinguished Guests بھی تھے۔ پہلا سیشن ختم ہوا تو جمعہ کا اعلان ہوا تو وائس صدر مملکت نے بھی جمعہ وہیں پڑھنے کا یہ کہہ کر اظہار کر دیا کہ اب مجھے کسی اور جگہ جمعہ نہیں ملے گا۔ وائس صدر مملکت کا اعلان کرنا تھا کہ 250 کے قریب غیر احمدی بشمول عیسائی و مسلمان مہمان بھی مجبوراً بیٹھ گئے۔ یہ میری

زندگی میں ایک ایسا یادگار لمحہ تھا کہ میرے سامنے 25 ہزار کے قریب نمازی۔ جن میں وائس پریذیڈنٹ سینکڑوں مہمانوں کے ساتھ پہلی صف میں امام کے جائے نماز کے پیچھے براجمان تھے۔

اذانوں کے بعد خاکسار نے خطبہ جمعہ انگریزی میں دیا اور بعض ایسے ایمان افروز واقعات سنائے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے آنحضور ﷺ کے صحابہ جیسی من و عن قربانیاں کیں۔ الغرض صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا کے مصداق صحابہ کے واقعات بیان کئے۔ کریول زبان میں ترجمہ کے فرائض مکرم جمال محمود مرحوم نے ادا کئے جو 2020ء میں ہی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اختتامی تقریب سے خطاب

پروگرام کے مطابق تیسرے روز اختتامی تقریب میں آخری خطاب خاکسار نے کیا۔ عنوان تھا "وقف زندگی کی اہمیت وبرکات"

سیرالیون میں بعض اور مصروفیات

- مکینی میں ایک مسجد کا افتتاح بھی میرے حصہ میں آیا اور گاؤں کے اکابرین سے خطاب کا موقع ملا۔
- روکوپُر میں احمدیہ سیکنڈری اسکول وپرائمری اسکول کے طلبہ واساتذہ سے خطاب بھی میرے حصہ میں آیا اور اس کے بعد دونوں بلکہ نرسری اسکول کا معائنہ بھی کیا۔ طلبہ واساتذہ کی تعداد 1000 کے لگ بھگ تھی۔

17 دن بھرپور روحانی اور جسمانیenjoyment کے بعد پاکستان واپسی ہوئی۔ اس عظیم honourپر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے لئے فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء کی دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ عمر و صحت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

بلالی بھائیوں کی لازوال قربانیوں پر آرٹیکلز

جلسہ سالانہ سیرالیون (مغربی افریقہ)2020ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کی حیثیت سے شمولیت کے بعد خاکسار نے روزنامہ الفضل آن لائن میں تین آرٹیکلز لکھے جن میں اپنے بلالی بھائیوں کی ایمان افروز تاریخ رقم کی۔ ان تینوں آرٹیکلز (اداریوں) کو اپنی خود نوشت کا حصہ بنانے جا رہا ہوں۔

پہلا آرٹیکل

اے بلالی روحوں کی دھرتی! سلام تجھ پر

ہر قوم، مذہب، معاشرہ اور دین کی کوئی نہ کوئی پہچان ہوتی ہے۔ اسلام کی پہچان تو وہ دینی اطوار و اخلاق ہیں جن کا زیور ایک مسلمان پہن کر رکھتا ہے آپ کو حسین بناتا ہے اور دوسروں کو اچھا لگتا ہے آج کے مادی دور میں جماعت احمدیہ خلافت کے سایہ تلے اسی پیاری اور حسین تعلیم کو اپنانے کا بیڑہ اٹھا کر میدان میں آئی ہے۔ اور اس تعلیم سے آراستہ ایسی ایسی قومیں تیار ہو رہی ہیں جن

کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامی الفاظ ذہن میں گردش کرنے لگے ہیں۔ جن میں آپ نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا کہ ”نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا“

(تذکرہ صفحہ 244)

یہ نئی زمین اور یہ نیا آسمان ہمیں ایشیا میں بھی نظر آتا ہے۔ یورپ میں بھی دکھائی دیتا ہے اور امریکہ، آسٹریلیا اور افریقہ نے بھی اس سے خوب حصہ پایا اور روحانی اخلاقی جلوے دکھلائے۔

آج اس اداریہ میں افریقہ بالخصوص سیرالیون کے بارے میں تذکرہ ہوگا۔ جہاں خاکسار کو عرصہ 30 سال قبل خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ احمدیت تقریباً 100 سال قبل یہاں داخل ہوئی اور حضرت مولانا عبدالرحیم نیر غانا جاتے ہوئے بفضل اللہ تعالیٰ یہاں احمدیت کا پودا گاڑ گئے جو آج الحمد للہ ثم الحمد للہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ جس کی شاخیں تمام سیرالیون میں پھیلی اور سرسبز و شاداب ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر پھل بھی رہی ہیں اور آج لاکھوں کی تعداد میں وفادار، وفا شعار دلوں میں اسلام اور احمدیت کی محبت لئے سرزمین سیرا لیون میں موجود ہیں۔ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ ان احمدیوں کی پہچان اسلام اور اس کی ہر ایک تعلیم ہے۔

اس آرٹیکل میں خاکسار صرف ان پہچانوں میں سے ایک پہچان کا ذکر کرے گا اور وہ ہے خالق حقیقی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید (Praising) اور اس کے پیارے رسول سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت اور ان پر درود نیز اللہ

تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک سے محبت اور اس کی تلاوت اور خلافت احمدیہ حقہ اسلامیہ سے پیار و محبت اور اس کی خاطر قربانی اور اس پر قربانی و نثار ہونا۔

ان امور کی تفصیل میں جانے سے پہلے یہ درج کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ 100 سال قبل جو استاد تعلیم دینے وہاں گئے تھے آج ان کے حسین اعمال سے یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ شاگرد، استاد سے آگے نکلتے نظر آتے ہیں۔ کسی نے تو کہا تھا کہ شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے۔ مگر ان بلالی روحوں میں معاملہ کچھ اور آگے ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے ذکر سے بات کا آغاز کریں تو وہ ہر لمحہ، ہر آن تسبیح و تحمید کرتے نظر آتے ہیں۔ نمازوں کے پابند ہیں اور نمازوں کے بعد سنت رسولؐ کی تقلید میں 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمدللہ اور 34 بار اللہ اکبر کی تسبیحات کرنے کے پابند ہیں۔ نماز کے اختتام پر یعنی امام کے بائیں طرف السلام علیکم کہنے پر وہ اس وقت اُٹھ کر باہر نہیں جاتے جب تک امام السلام علیکم کہہ کر ان کو اجازت نہ دے۔

جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے موقع پر جب کسی عیسائی کے اسلام احمدیت قبول کرنے یا کسی مسلمان کے احمدی ہونے کا ذکر ہو یا کسی جماعتی ترقی کا ذکر ہو تو فضا ''اللہ اکبر'' کی صداؤں سے گونج اٹھتی ہے۔ عورتیں بھی تالی بجانے کی بجائے اللہ اکبر کہتی ہیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ تو مسحور کن آوازوں میں سنائی دیتا ہے۔

تسبیح و تحمید میں عبادات بھی آتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی Praising کا ایک مجموعہ ہے۔ راتوں کو دو بجے اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور رونے، بلبلانے دعائیں کرنے کا عام رجحان ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر نماز تہجد میں پنڈال پوری طرح بھرا ہوتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے سارا شہر نماز تہجد میں اُمڈ آیا ہے۔ التحیات میں تشہد کی انگلی تو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر کھڑی کی جاتی ہے مگر ان افریقن بلالی بھائیوں کا اللہ سے محبت اور اس سے خوف اور اس کی توحید کے اقرار کا یہ عالم ہے کہ بعض نمازی التحیات پر بیٹھتے ہی تشہد کی انگلی کھڑی کر لیتے ہیں اور بعض اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ پر جب انگلی کھڑی کرتے ہیں تو سلام تک کھڑی رکھتے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کا ایک رنگ ہے۔

جہاں تک پیارے اور مقبول رسول محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجنے کا تعلق ہے۔ اپنی ہر بات کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہہ کر کرتے ہیں۔ اور مبارک رسم ورواج اس قدر ہو گیا ہے کہ عیسائی بھی بعض اوقات اپنی بات کا آغاز اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہہ کرتے ہیں۔ آذان اور تکبیر میں جہاں بھی محمد کا نام آتا ہے تو مسجد میں بیٹھے نمازیوں کی صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم آواز سے گونج اٹھتی ہے۔

قرآن کریم کو پڑھنے، پڑھانے اور سیکھنے وسکھلانے کا رواج عام ہے۔ قرآن کریم سے محبت کا یہ عالم ہے کہ جماعت احمدیہ ایسے دیہاتوں میں جماعت نہیں بچوں کو قرآن پڑھانا شروع کرتی ہے اور جب بچے قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ سے سدھ بُدھ اختیار کر لیتے ہیں تو جماعت احمدیہ کا تعارف آگے بڑھتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کو قرآن کریم اور اس کی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے مسجد

کے لئے پہلے جگہ دیتے ہیں۔ بعد میں مالی قربانی سے خوبصورت مسجد بھی تعمیر ہو جاتی ہے۔

مجھے بتایا گیا کہ ایک 80 سالہ بڑھیا ڈنڈے کے سہارے ان روحانی دینی درس گاہوں میں آتی رہی اور قرآن کریم ناظرہ ختم کیا۔

خلافت اور خلیفۃ المسیح سے پیار بھی دیدنی ہے۔ تقاریر میں جب حضرت خلیفۃ المسیح کا ذکر آجائے تو مقرر فوراً حضور کی صحت و سلامتی کے لئے سامعین کو دعا کی درخواست بھی کر دیتا ہے اور سامعین کی طرف سے آمین کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔

آج میں جب یہ اداریہ لکھ رہا ہوں، 20 فروری ہے۔ 20 فروری کی مناسبت سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔

افریقین حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے بہت پیار سے پیش آتے ہیں اور ان کے ذکر پر آنکھیں آنسو سے تر اور نم دار ہو جاتی ہیں۔ اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ان عظیم شخص نے ہمیں انسانیت سکھلائی۔ ہمیں اسلامی تعلیمات سے آراستہ کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سے محبت اور فریفتگی کا یہ عالم ہے کہ ایک مخلص ڈاکٹر ادریس بنگورا (جو موصی تھے اور کچھ عرصہ قبل وفات پاکر قطعہ موصیان مائل شاقہ میں دفن ہوئے) جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے انتہا پیار کرتے تھے اور آپ کی کتب کو کئی کئی بار پڑھ رکھا تھا۔ فون پر اگر کوئی مریض دوائی پوچھتا تو وہ حروف تہجی کا تعارف مبارک مقامات یا حضرت مسیح

موعودؑ کی کتب سے کرواتے۔ جیسے مکرم سعید الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ سیرالیون نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں نے دوائی پوچھی مجھے فون پر آواز صحیح طرح سنائی نہ دے رہی تھی تو آپ نے دوائی کے حروف کو مبارک مقامات یا کتب حضرت مسیح موعودؑ کے نام سے یا کسی اور چیز کے نام سے واضح کرنا شروع کر دیا۔ جیسے paracetamol کی وضاحت یوں کی:

P for Pakistan

A for Aqsa Masjid

R for Rabwah

A for Anjam e Aatham

C for Coffee

E for England

T for Tohfa Qaiseriya

A for Aaina Kamalat e Islam

M for Mecca

O for Olive

L for Ludhiyana

اللہ اللہ! ایسے عشاق اللہ نے بلالی دھرتی میں عطا کر رکھے ہیں جو دنیا کی آنکھوں میں ٹھکرائی ہوئی ہے۔ مگر خدائے عزوجل کی محبوب اور پیاری دھرتی ہے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن، لندن۔13 مارچ 2020ء)

دوسرا آرٹیکل

سیرالیون۔ مبارک صد مبارک

2021ء وہ مبارک سال ہے جس میں تین ممالک کی جماعتہائے احمدیہ اپنے سو سال مکمل ہونے پر اپنا صد سالہ جشنِ تشکر منا رہی ہیں وہ یہ ہیں۔ امریکہ، سیرالیون اور غانا۔

سیرالیون، مغربی افریقہ میں بحر اوقیانوس کے کنارے واقع ہے۔ جس کی کل آبادی سات ملین سے زائد ہے۔ حضرت الحاج مولانا عبد الرحیم نیرؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام 19 فروری 1921ء کو بحری سفر کے ذریعہ فری ٹاؤن تشریف لائے۔ آپ کا قیام یہاں صرف تین دن تھا جس میں آپ انمٹ نقوش چھوڑ گئے۔ آپ نے ان تین دنوں میں کئی ایک مجمعوں میں محاسن اسلام پر لیکچر دئے۔ ان میں ایک مجمع 15 ہزار مسلمانوں کے نمائندوں پر مشتمل تھا اور کچھ بیعتیں بھی ہوئیں۔ اور آپ 21 فروری 1921ء کو گولڈ کوسٹ (غانا) کو روانہ ہو گئے۔

ادارہ الفضل آن لائن لندن مکرم مولانا سعید الرحمٰن امیر و مشنری انچارج، تمام نیشنل ممبران عاملہ، مرکزی و مقامی مبلغین و معلمین کرام، تمام جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدیدان اور تمام احباب جماعت کو اس مبارک تاریخی موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی الفاظ میں ”مبارک صد مبارک“ پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تاریخی موقع کو جماعت سیرالیون اور

عالمگیر جماعت کے لئے خیر و برکت اور ترقیات و فتوحات کا پیش خیمہ بنائے۔
آمین

گو سیر الیون میں حضرت مولانا نیرؓ کی آمد سے قبل مکرم موسیٰ کے گابا قرآن کریم کے ایک پارے کے ترجمہ کی وجہ سے احمدیت قبول کر چکے تھے اور مرکز سے بھی رابطہ تھا۔ حضرت مولانا نیرؓ کی سیر الیون آمد سے براعظم افریقہ میں سیر الیون کو یہ فخر حاصل ہے کہ مرکزی نمائندہ کسی جگہ سب سے پہلے پہنچا۔ ایک سرکردہ مسلمان لیڈر جناب احمد الہادی بیان کیا کرتے تھے کہ

"نیرّ صاحب کیا تھے۔ ایک چلتا پھرتا جادو تھے۔ ایک روز ہزاروں کے مجمع میں لگا تار 5 گھنٹے کی تقریر کرتے رہے۔ سامعین پر وجد کا عالم طاری تھا۔ 5 گھنٹے کی تقریر سننے کے بعد بھی لوگوں کا اصرار رہا کہ تقریر جاری رکھیں۔ جب قرآن کی تلاوت کرتے تو حاضرین جھوم جھوم جاتے۔"

(روح پرور یادیں از مولوی محمد صدیق امرتسری صفحہ 23)

حضرت مولانا نیرّ صاحب کے بعد مکرم الحاج حکیم فضل الرحمن غانا سے واپسی پر 1922ء میں تین ماہ کے لئے فری ٹاؤن رکے اور تبلیغ و تربیت کے فرائض سر انجام دئے۔ لیکن پہلے با قاعدہ مبلغ مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی 1937ء میں سیر الیون پہنچے اور مشن کا باقاعدہ اجراء عمل میں آیا۔ فری ٹاؤن میں 30 افراد کی جماعت قائم ہوئی۔ آپ کی ٹاؤن کے مختلف ہالز میں محاسن اسلام پر مشتمل تقاریر کا خوب چرچا ہوا۔ جس میں مُسلم کانگرس کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب شامل ہے۔ اس کے پیش نظر جہاں سعید الفطرت روحیں

جماعت میں داخل ہونے لگیں وہاں سنت الٰہی کے مطابق مخالفت کے سلسلہ کا بھی آغاز ہوا۔

مخالفت کا آغاز

مسلم کانگرس کے اجتماع کے شاملین میں سے صدر اجلاس شیخ حیدر الدین نے کہا کہ اس مسیح (مرزا غلام احمد) کو ماننے سے بہتر ہے کہ میرا دماغ کام کرنا چھوڑ دے۔ عین ایک سال کے بعد یہ شخص دماغی عارضہ میں مبتلا ہوا اور اڑھائی سال میں کسمپرسی کے عالم میں اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

(روح پرور یادیں صفحہ 223)

مخالفت کے سلسلہ میں مزید تحریر ہے کہ وقت گزرنے اور جماعتی پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ احمدی مسلمانوں پر احمدیت قبول کرنے کے صلے میں جرمانے کئے گئے۔ قید کی صعوبتیں برداشت کیں۔ نظر بند کیا گیا اور کئی قسم کی اذیتیں دی گئیں۔ ٹونکیا میں روزے دار احمدیوں کو دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا رہا۔ کسی احمدی کو مسجد یا گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہ تھی۔ ایک افریقن احمدی معلم کو ننگا کر کے ساری رات ہاتھ پاؤں باندھ کر پاؤں میں چھ من کی بھاری لکڑی پھنسا دی گئی۔ باڈو چیف ڈم کے مانو واٹاؤن میں پیراماؤنٹ چیف بہت سخت گیر تھا جس نے احمدی امام الفاہم سنوسی کو ننگا کر کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر دو ہفتہ تک قید کر دیا۔ چیف کینیما نے ڈسٹرکٹ کمشنر کو درخواست دی جس میں یہ عہد کیا کہ میں احمدیوں کو اپنی ریاست سے نکال کر دم لوں گا۔ چیف کے حکم پر احمدی امام کی ٹوپی کو اُتار کر ٹھڈے مارے گئے۔ اس پر پیشاب کیا گیا۔

روح بلال کے حامل ان مخلص احمدیوں نے حضرت بلالؓ کے نقشِ قدم پر چل کر صعوبتیں برداشت تو کرلیں مگر نہ متزلزل ہوئے اور نہ ذرا بھر ڈگمگائے اور اثبات قدم کے ساتھ نہ صرف آگے بڑھتے رہے بلکہ اپنے عزیزو اقارب اور دوست احباب کو اپنے روحانی قافلے میں تبلیغ کے ذریعہ شامل کرتے چلے گئے اور اب اس قافلہ کی تعداد 5 لاکھ کے لگ بھگ ہے جو مکرم امیر صاحب کی زیر قیادت تیز قدموں کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

مبلغین کی آمد سے قبل خوابوں کے ذریعہ اطلاع

ایک طرف مخالفت ہو رہی تھی تو دوسری طرف "یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ" کے تحت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کی زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہموار کر رہا تھا۔ روکوپُر جماعت کے ابتدائی احمدی الفا احمدو کمارا نے 1936ء میں خواب میں دیکھا کہ دو سفید ریش شخص جن کے سروں پر عمامے ہیں۔ آکر کہتے ہیں کہ ہم مشرق سے آئے ہیں اور جس مہدی کے آنے کا انتظار تھا اس کے بارے بشارت دینے آئے ہیں کہ وہ آچکا ہے۔ تم ہمارا یہ پیغام اپنے گاؤں روکوپُر والوں کو دے دو۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی کی صورت میں یہ خواب پوری ہوئی جب آپ نے روکوپُر پہنچ کر پیغام پہنچایا۔

جنوبی صوبہ کے ٹاؤن

باوماہون کے ایک باشندے پاسانفا تولا نے خواب میں دیکھا کہ میں گاؤں کی مسجد کے ارد گرد گھاس کاٹ رہا ہوں اور تھک کر ستانے کے لئے ایک طرف کھڑا ہوا ہوں کہ ایک سفید رنگ کے ایک اجنبی دوست قرآن اور بائبل

ہاتھ میں پکڑے میری طرف آ رہے ہیں۔ انہوں نے قریب آ کر مسجد کے امام کے بارے میں دریافت کیا۔ میں بلانے چلا گیا۔ تو واپسی پر مسجد میں ایک سایہ دار کھڑکی تیار ہے اور اجنبی شخص محراب میں کھڑا ہو کر ہمیں کہتا ہے کہ اس سایہ دار جگہ پر کھڑے ہو کر قرآن سناؤ۔ پھر صحیح طریق پر نماز کی ادائیگی کا بتایا۔ ٹھیک ایک ہفتہ بعد مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی میری طرف آ رہے ہیں اور میں مسجد کے ارد گرد صفائی کے بعد ستانے کے لئے کھڑا تھا جس طرح خواب میں دیکھا تھا۔ انہوں نے آ کر السلام علیکم کہا اور رہائش کے لئے جگہ مانگی۔ جو خاکسار نے مہیا کر دی اور بہت سے لوگوں نے بیعت کر لی۔ اسی علاقے کے گوراما کے پیرا ماؤنٹ چیف بایو نے بھی 1939ء میں بیعت کر لی۔ جن کا اسلامی نام صلاح الدین بایو رکھا گیا۔ ان کے احمدی ہونے سے عیسائی حلقوں میں تہلکہ مچ گیا۔

مباحثے ومناظرے

اسی چیف نے عیسائیوں کو مباحثہ کی دعوت دی۔ مگر ہمارے دو مجاہد ایک دوسرے کو کندھوں پر اُٹھاتے 22 میل کا تکلیف دہ پہاڑی علاقہ طے کر کے یہاں پہنچے تو عیسائی پادریوں نے آنے سے انکار کر دیا۔

(روح پرور یادیں صفحہ 240)

1942ء میں BO میں جب احمدیوں کو اسکول اور مسجد کے لئے زمین الاٹ کرنے کا مسئلہ در پیش تھا تو مخالفین نے سرکاری افسران اور پیراماؤنٹ چیف کو احمدیت کے خلاف بہت اکسایا۔ مبلغین کو زدو کوب کیا۔ جس پر پیراماؤنٹ چیف نے ان کو مناظرہ کرنے کو کہا۔ احمدی مبلغین جب کتب لے کر پہنچے اور ہال میں کتب کو قرینہ سے سجا دیا تو احمدیوں کی اس تیاری کو دیکھ کر عیسائی ڈر گئے۔

مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی نے ایک ایک کو بڑے رعب دار لہجے میں بلایا۔ مگر تمام بول اٹھے کہ پیرا ماؤنٹ صاحب! یہ تو ہمارے بھائی اور دوست ہیں ہماری ان سے کوئی مخالفت نہیں۔ جس پر چیف ان سے ناراض ہوئے اور کہا پہلے مجھے ان کے خلاف اکساتے تھے اب بحث بھی نہیں کرتے۔ اور زمین احمدیوں کو دے دی۔

مالی تنگی

ابتداء میں مبلغین کو بہت مالی تنگی کا سامنا کرنا پڑا۔ 1942ء میں مرکز سے صرف پانچ اور پھر دس پونڈ ماہوار آتے تھے۔ ان مبلغین نے کتب کے بکس کندھوں پر اٹھا کر پہاڑوں کو پیدل طے کر کے تبلیغ کا کام جاری رکھا۔ بھوک برداشت کی۔ خانہ بدوشوں کی طرح سفر کر کے دین کی اشاعت میں لگے رہے۔ جس کے صلے میں اب سیرالیون میں ہزار سے زائد مساجد، پرائمری اور سیکنڈری سکولز اور ہسپتالز موجود ہیں۔ احمدی مساجد کے مینار، پاکستان میں مساجد کی طرز پر ہیں۔ جو دور سے پہچانی جاتی ہیں۔ اگر اس پر احمدیہ مسلم مسجد نہ بھی لکھا ہو تو ہر ایک کی توجہ اس طرف جائے گی یہ احمدیوں کی مسجد ہے۔ ملک کے جس طرف بھی مین روڈ پر آپ سفر کریں تو ہر 10 یا 15 میل کے بعد بر لبِ سڑک آپ کو احمدیہ مسلم مسجد اور احمدیہ مسلم سکول کا بورڈ نظر آئے گا۔ جن کو دیکھ کر ہر ایک احمدی کا سر اپنے اللہ کے حضور جھک جاتا ہے۔ گزشتہ سال 2020ء میں جب خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں جلسہ سالانہ سیرالیون میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی تو جلسہ سالانہ میں شاملین کی تعداد 24700 تھی۔ جمعہ کے روز جب افتتاحی تقریب میں معمولی تاخیر ہوئی تو محترم مولانا سعید

الرحمٰن نے جمعہ کا ساتھ ہی اعلان کر دیا تو ملک کے وائس پریذیڈنٹ نے اعلان کر دیا کہ میں بھی آپ کے ساتھ جمعہ پڑھوں گا۔ میں نے اس وقت کیا روحانی نظارہ دیکھا کہ وائس پریذیڈنٹ کے ساتھ آنے والے 50 سرکردہ لوگوں نیز وائس پریذیڈنٹ کی عزت کی خاطر دیگر چیفس، پیراماؤنٹ چیفس، سرکردہ سرکاری افسران، مذہبی سکالرز اور مولویوں نے صفیں سیدھی کر لیں۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ دیا اور امام کی جائے نماز کے عین پیچھے وائس پریزیڈنٹ نے نماز ادا کی۔

محترم امیر صاحب نے مجھے اس دورہ کے دوران بتایا کہ جب غانا کے ایک سفیر یہاں متعین ہوئے تو میں انہیں مبارکباد دینے گیا اور جماعت کی مساجد، اسکولز، ہسپتالز کی تعداد بتا کر طبی و تعلیمی سرگرمیوں کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ ہاں ہاں! میں ملک کے ایک طرف بارڈر تک گاڑی پر سفر کر آیا ہوں اور جگہ بہ جگہ احمدیہ مسلم مساجد، احمدیہ مسلم اسکولز کے بورڈ دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ جماعت احمدیہ نے طبی اور تعلیمی میدان میں بہت کام کیا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے مجھے مزید بتایا کہ اس وقت مرکزی مبلغین کی تعداد 25 ہے اور 99 لوکل مبلغین ملک بھر میں خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں جو جامعہ احمدیہ سیرالیون کی پیداوار ہیں اور مکرم مولانا مبارک احمد گھمن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سیرالیون کی نگرانی میں یہ روحانی سپوت تیار ہو رہے ہیں۔ آج سے قریباً 33 سال قبل خاکسار کے دور میں بطور پرنسپل 5 طلبہ سے اس جامعہ کا آغاز ہوا تھا۔ اور آج بفضلہٖ تعالیٰ ان کی تعداد چھپن طلبہ کے لگ بھگ ہے۔

دورہ جات خلفاء و مرکزی نمائندگان

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1970ء اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1988ء میں سرزمین سیرالیون پر قدم رنجا فرما کر برکت بخشی اور تربیتی، تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لے کر ہدایات سے نوازا۔ اس کے علاوہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے 1973ء، مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے 1965ء، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے 1985ء جبکہ مکرم نور محمد نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم نے 1976ء اور مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد نے مرکزی نمائندوں کی حثییت سے سیرالیون کے دورے کئے۔ نیز سیرالیون کی آزادی کی تقریبات 1961ء میں آنریبل جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب نے مرکزی نمائندہ کے طور پر ان تقریبات میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی فرمائی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کے دورہ پر وزیر مواصلات نے ایک محفل میں اس امر کا اظہار کیا:

”اگر احمدی مبلغین ان علاقوں میں آکر تبلیغ اسلام نہ کرتے اور مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے سکولوں کا اجراء نہ کرتے تو اب تک مسلمان یہاں ڈھونڈے سے نہ ملتے......... سیرالیون کے مسلمانوں کی آئندہ نسلیں بھی احمدیت کے احسان کے زیر بار رہیں گی اور تاریخ کبھی اس کو فراموش نہ کر سکے گی۔ سیرالیون کے مسلمانوں کی بر وقت اور صحیح امداد کو اگر کوئی آیا تو صرف احمدی مبلغین تھے۔“

1960ء کے جلسہ سالانہ میں ایک مسلمان لیڈر مکرم عبد اللہ بیٹ صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا:

”سیر الیون میں احمدی مبلغین کی آمد سے قبل ہمارے دل میں کبھی بھی یہ گمان نہ گزر سکتا تھا کہ ایک مسلمان بھی عیسائیت کے مقابل پر بولنے کی جرات کر سکتا ہے۔ اکثر مسلمان عیسائیت کی طرف مائل تھے لیکن احمدیت کے آنے سے حالات یکسر تبدیل ہو گئے اور عیسائیت کو شکست ہونے لگی اور اسلام ہر میدان میں فتح یاب ہوتا چلا گیا۔"

(الفضل 3مارچ1966ء)

1970ء کے جلسہ سالانہ پر وزیر خزانہ ڈاکٹر ایم ایس فورنا صاحب نے کہا:

”احمدیت نے ہمارے تعلیمی نظام پر عیسائیت کی گہری چھاپ کے اثر کو کم کرنے کے لئے صحت مندانہ اقدام کیا ہے۔“

(الفضل یکم مئی1970ء)

اپریل 1974ء میں وزیر اعظم جناب ایس آئی کروما صاحب نے احمدی وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا:

”نہ جانے احمدی ڈاکٹروں کے پاس کون سا جادو ہے کہ جو مریض بھی وہاں جاتا ہے ان کی تعریف میں رطب اللسان ہو جاتا ہے۔“

(رسالہ تحریک جدید ستمبر 1974ء)

مرحوم مبلغین

مکرم الحاج نذیر احمد علی صاحب نے سیر الیون میں ہی خدمت کے دوران وفات پائی اور ساوتھرن پراونس کے ہیڈ کوارٹر بو میں مدفون ہیں۔ نیز تین

سیر الیونین نوجوان مکرم ہارون جالو صاحب، مکرم محمد یوسف ڈوروی صاحب، مکرم فواد کانو صاحب سیر الیون سے ربوہ جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے پاکستان گئے۔ وہاں سے مبلغ بن کر واپس سیر الیون میں خدمات بجالانے کی سعادت پائی مگر تینوں نوجوان یکے بعد دیگرے جوانی کے عالم میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

تمام مبلغین نے وقفِ عارضی کا نظام جاری کیا۔ جلسہ ہائے سالانہ اور لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری ہوا۔ مجلس مشاورت کا مبارک نظام متعارف کروایا گیا۔ ذیلی تنظیموں کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ الغرض مجموعی طور پر مبلغین و معلمین کی کاوشوں سے جماعت دن بدن مضبوط ہوتی چلی گئی۔ اب کیفیت یہ ہے کہ مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر جماعت نے مجھے میرے دورہ کے دوران بتایا کہ میں ایک جمعہ کے روز صدر مملکت کو ملنے صدارتی محل گیا۔ میں نے ملاقات کے بعد جمعہ کے لئے اجازت مانگی تو صدر مملکت نے آنمحترم سے کہا کہ آپ آج ہمیں جمعہ پڑھادیں۔ میں نے درود شریف پر خطبہ دیا جو صدر مملکت کو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کی وجہ سے اتنا پسند آیا کہ مجھے کہنے لگے کہ آپ صدارتی محل میں ہر ماہ ایک خطبہ دیا کریں۔ محترم مولانا نے کچھ عرصہ صدارتی محل میں خطبات جمعہ پڑھائے۔

آنحضور ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف زہر آفشانی اور جماعت کی کوششیں

1948ء میں آنحضرت ﷺ کے خلاف زہر افشانی پر مشتمل ایک کتاب عیسائی دنیا نے شائع کی اور عیسائی اسکولز کے نصاب میں شامل کر دی گئی۔

جماعت احمدیہ نے ہائی لیول پر کوشش کر کے اس کتاب پر نہ صرف پابندی لگوائی بلکہ نصاب سے بھی خارج ہوئی۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ پر "عائشہ نامی" کتاب میں گندے الزامات لگائے گئے۔ جماعت نے وزیر اعظم کو اس پر احتجاجی خط لکھا جس پر بک شاپس کی انتظامیہ نے معذرت کی اور بک اسٹالز سے اس کتاب کو اٹھوایا گیا نیز سیکرٹری وزیر اعظم نے جماعت کے خط کے جواب میں معذرت کی۔

ایک اور ایمان افروز واقعہ

ایک مذہبی سماجی لیڈر اور وزیر مملکت مکرم مصطفیٰ سنوسی صاحب نے 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خصوصی دعوت پر ربوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ وہ جب واپس سیرالیون آئے تو لمبا عرصہ غیر حاضری کی وجہ سے ان کو وزارت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ آپ نے اس پر فرمایا:

"مجھے وزارت سے علیحدگی کا کوئی دُکھ نہیں۔ اس کے مقابل پر احمدیہ جلسہ میں شرکت کا جو اعزاز ملا ہے وہ اس وزارت کے عہدے سے بدرجہا بہتر ہے۔"

خاکسار کو بھی ساڑھے سات سال سیرالیون خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے تو "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" ہر احمدی مسلمان کو پورا ہوتے دیکھا۔

سیرالیون کے احمدی مسلمان حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کے اسوہ پر ہو بہو عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ احمدی آنحضور ﷺ اور صحابہ سے مثالی پیار کا اظہار کرتے دیکھے جاتے ہیں۔ باڈو جماعت کے

ایک دوست مکرم پاء کروما صاحب نے عید الاضحی کے روز نماز عید سے قبل بکرے کی قربانی کر دی۔ جب ان کو بتایا گیا کہ ایسی غلطی ایک صحابی رسولؐ سے ہوئی تھی تو انہوں نے آنحضور ﷺ کے کہنے پر دوبارہ قربانی کی تھی۔ اس پر مکرم پاء کروما صاحب نے بڑے جلالی انداز میں مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ میں بھی تو اسی محمدؐ کا حواری ہوں۔ اگر صحابی نے غلطی پر دوبارہ قربانی کی تھی تو میں بھی دوبارہ قربانی کرتا ہوں۔

اسی طرح Bo میں میرے قیام کے دوران ایک میاں بیوی کا جھگڑا ہوا۔ میرے پاس ان دونوں کو لایا گیا۔ یہ دونوں اس حد تک لڑائی میں آگے جا چکے تھے کہ ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کو تیار نہ تھے۔ خاکسار نے مرد کو خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ اور عورت کو اگر خدا کے بعد سجدہ جائز ہوتا تو عورت کو خاوند کا سجدہ کرنے کا ہی حکم دیا جاتا کی حدیث سنائی۔ ان الفاظ کا ترجمہ جونہی عورت کے کانوں میں پڑا تو اس نے اٹھ کر خاوند کے آگے سر جھکا دیا اور صلح صفائی کے ساتھ گھر چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ ان احمدیوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اُس کی نیک جزا عطا فرمائے۔ ان قربانیوں کے طفیل اللہ تعالیٰ جماعت اور سیرالیون کی اگلی صدی کو بہت برکت بخشے اور اس سے کہیں بڑھ کر ایمان و یقین عطا کرے اور سیرالیون جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیرالیون میں احمدیت کے قیام کے صد سالہ جشن تشکر کے لئے جو پیغام بھجوایا اس کا عکس بھی قارئین روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے استفادہ

کے لئے اس آرٹیکل کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے امام کی خواہشات کو پورا کرنے والا بنائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل آن لائن، لندن۔ 28 اپریل 2020ء)

تیسرا آرٹیکل

صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

سب افریقن ممالک کی طرح سرزمین سیرالیون بھی صحابہؓ کے عکس سے لبریز

خاکسار کو کچھ عرصہ قبل ایک تحقیق کے دوران ایسے واقعات اکٹھا کرنے کی توفیق ملی جو قرون اولیٰ میں صحابہؓ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی محبت میں ظہور میں آئے۔ صحابہ رسول ﷺ نے اپنی جانوں پر کھیل کر اپنے آقا کی طرف سے ملنے والے ان عزیز تر جذبات کی حفاظت فرمائی، اور پھر اِس زمانہ میں حقیقی عاشق رسولِ عربیؐ، حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے دور میں آپؑ کے صحابہؓ اور پیرو کاروں کے ذریعہ مِن و عَن دہرائے گئے۔ خاکسار نے اس مضمون کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر کا دوسرا مصرعہ ”صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا“ سے سجایا۔ مکمل قطعہ کچھ یوں ہے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

خاکسار کے آج کے اداریے کی یہ تحریر اس عنوان کی تیسری قسط ہے۔

اس تحریر کا باعث ایک حدیث بنی جو خاکسار کی نظروں سے اس وقت گزری جب روزنامہ الفضل آن لائن کا 12 اگست 2021ء کا شمارہ پروف ریڈنگ کی غرض سے میرے Laptop پر نمودار ہوا اور حدیث کو پڑھ کر مجھے سیر الیون کے ایک بزرگ پا علی روجرز مرحوم کا ایمان افروز واقعہ بلکہ واقعات میرے ذہن میں گردش کرنے لگے۔ اور خاکسار نے بے اختیار اَللّٰہُ اَکۡبَرۡ کی صدا بلند کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ جس نے قرآنی پیشگوئی۔ وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعہ:4)

کس شان سے مسیح محمدیؑ کے حق میں پوری فرمائی اور صحابہؓ جیسا نمونہ رکھنے والے اور ان جیسا اسلام اور محمد ﷺ سے پیار کرنے والے فدائی عطا فرمائے۔

حدیث یوں ہے کہ حضرت غیلانؓ بن سلمہ ثقفی نے جب اسلام قبول کیا تو ان کے پاس جاہلیت میں 10 بیویاں تھیں جو تمام کی تمام آپؐ کے ساتھ اسلام لے آئیں تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت غیلانؓ کو حکم دیا کہ وہ ان 10 میں سے کسی چار کو منتخب کر لیں اور باقیوں کو اپنے عقد سے آزاد کر دیں (چنانچہ آپؓ نے ایسا ہی کیا)

(سنن الترمذی، کتاب النکاح باب ماجاء فی الرجل یُسلمُ وَعندہ عشرُ نسوۃٍ)

میں جب 1983ء میں سیر الیون گیا تو میری تقرری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سیر الیون کے جنوبی صوبہ Southern province کے ہیڈ کوارٹر بو (Bo) میں فرمائی تھی۔ جو ایک بہت بڑی جماعت ہے اور سیر الیون کا مرکز

ہونے کی وجہ سے جماعت کے تمام فنکشنز اور تقاریب جیسے جلسہ سالانہ، ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور شوریٰ وغیرہ اسی شہر میں منعقد ہوتے تھے اور ابھی بھی یہیں منعقد ہوتے ہیں۔

میرے بو پہنچنے پر پہلے روز جن فدائی بزرگوں سے میری ملاقات ہوئی۔ ان میں ایک بزرگ مکرم (پا) علی روجرز مرحوم تھے۔ جنہوں نے سیر الیون کے پہلے مبلغ اور امیر مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی مبلغ سلسلہ کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ جب ہمارے مبلغ بو شہر میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا رہے تھے تو رات ہو گئی۔ آپ نے پا علی روجرز سے اُن کے ہاں رات بسر کرنے کی اجازت چاہی۔ جس سے پا علی روجرز نے انکار کر دیا تب مکرم مولانا نذیر احمد علی مرحوم نے جنگل کا رخ کیا اور اپنا صافہ (کپڑا) بچھا کر نوافل کے دوران رو رو کر دعا کرنے لگے۔ کہ اے اللہ! تیرا نام پہنچانے کے لئے اس شہر میں مَیں آج گھوما ہوں اور تیرے اس بندے کو کسی نے پناہ نہیں دی، تو ہی اس شہر کے لوگوں کو اسلام احمدیت کی طرف مائل کر اور اسلام احمدیت کی تبلیغ کے لئے نہ صرف سامان پیدا فرما بلکہ تبلیغ کے لئے کوئی جگہ بھی عنایت فرما۔

اللہ تعالیٰ نے اس جنگل میں جہاں دعا کی آج وہاں عالی شان احمدیہ مسلم سیکنڈری اسکول، نصرت جہاں گرلز اسکول، دو پرائمری اسکولز کے علاوہ جامعۃ المبشرین اور مبلغین کی رہائش گاہیں موجود ہیں۔

آگے چلنے سے پہلے آپ کو مکرم مولانا نذیر احمد علی کے بارے میں کچھ تعارف کرا دیتے ہیں۔ تا کہ آپ کو سیر الیون جماعت کے ابتدائی حالات کا علم ہو جائے۔

جماعت احمدیہ کے یہ جانباز اور جلیل القدر مجاہد، دیرینہ اور مخلص خادم 19 مئی 1955ء کو سیر الیون میں فوت ہوئے اور وہیں ان کی تدفین بھی ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت کے ماتحت آپ کو پہلی مرتبہ سیر الیون میں نئے مشن کے قیام کے لئے 20 اکتوبر 1937ء کو روانہ کیا گیا جہاں آپ نے آٹھ سال کے طویل عرصہ میں شاندار تبلیغی مساعی کے ساتھ ساتھ متعدد اسکولوں اور مساجد کی بنیادیں رکھیں۔ 1945ء میں کامیاب وکامران واپس قادیان تشریف لائے، 26 نومبر 1945ء کو جملہ مشن ہائے مغربی افریقہ یعنی گولڈ کوسٹ گھانا، نائیجیریا اور سیر الیون کی طرف بحیثیت رئیس التبلیغ بھجوائے گئے۔ جہاں سے 7 اپریل 1951ء کو آپ واپس تشریف لائے، پھر آپ 9 مئی 1954ء کو سیر الیون آ گئے۔ جہاں آپ نے تبلیغی میدان میں کام آنے کی عزیز تر خواہش اور تڑپ کو لئے ہوئے اپنے قدیم قائم کردہ مرکز سیر الیون میں جام شہادت نوش کیا۔

اس سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کی خدمات جلیلہ کے مد نظر 1945ء کی مجلس عرفان میں آپ کو "کامیاب جرنیل" کے خطاب سے نوازا تھا۔ آپ وفات کے وقت تک سلسلہ احمدیہ کے پانچویں مبلغ تھے جنہوں نے ممالک غیر میں تبلیغ کا فریضہ بجا لاتے ہوئے اپنی جاں جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

بات ہو رہی تھی پا علی روجرز کی جنہوں نے مکرم الحاج موصوف کو انکار کیا تو آپ کے دل میں سیر الیون کی نیک خصلت مہمان نوازی کا عنصر بیدار ہوا اور خیال گزرا کہ میں نے انکار کر کے اچھا نہیں کیا اور جنگل میں تو زہریلے سانپ بھی

بہت ہیں۔ کہیں اس Stranger (اجنبی) کو نقصان نہ پہنچا دیں تو اس طرف چل دیئے جدھر مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی نکلے تھے۔ جنگل میں پہنچ کر اُن کو اُونچی اُونچی گریہ و الحاح کرنے اور اللہ کے حضور رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ آپ اُدھر کو لپکے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی اجنبی جو ان کے پاس پناہ کے لئے آیا تھا، سجدہ میں اللہ کے حضور گریہ و بکا کر رہا ہے۔ پا علی روجرز آپ کو اس اندھیری اور آدھی رات کو واپس اپنے گھر لے آئے۔ یوں تبلیغ کے سلسلہ کا آغاز ہوا اور آپ کا گھر Bo شہر میں اسلام احمدیت کا مرکز بن گیا۔

پا علی مرحوم نے بیعت کرلی۔ مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا اور دیگر امتحانات میں سے گزرنے لگے۔ ان میں سے ایک بڑا امتحان اسلامی تعلیم کے مطابق چار بیویوں کے علاوہ باقی کو باعزت رخصت کرنا تھا۔ جب مکرم الحاج مولوی نذیر احمد علی مرحوم نے ان کے سامنے صرف چار بیویوں کو رکھنے کا معاملہ پیش کیا تو وہ بارغبت و رضا چار کے علاوہ باقی بیویاں چھوڑنے پر رضامند ہو گئے۔ آپ کی قبول احمدیت کے وقت 15 بیویاں تھیں۔ آپ نے مولانا سے عرض کی میں اپنی پسند کی چار بیویوں کا انتخاب کر کے باقیوں کو فارغ کر دیتا ہوں۔ مکرم مولانا موصوف نے کہا۔ نہیں! تمام بیویوں کو تاریخ شادی کے اعتبار سے ترتیب سے کھڑا کریں۔ یعنی جس کی شادی سب سے پہلے آپ سے ہوئی وہ دائیں طرف اور سب سے کم عمر جس کی شادی سب سے بعد میں ہوئی بائیں طرف۔ تب میں فیصلہ کروں گا کہ کون کون سی چار آپ کے ساتھ رہیں گی۔ جب ایک لائن میں تمام کو کھڑا کیا گیا تو مکرم مولانا نے دائیں طرف کی چار بیویوں کے حوالے سے پا علی کو کہا کہ یہ چار آپ رکھ لیں کیونکہ انہوں نے ایک لمبا وقت آپ کی خدمت

کی ہے۔ اور باقیوں کو اسلام کے مطابق فارغ کر دیں۔ پا علی نے مکرم مولانا مرحوم کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کیا اور پہلے نمبر کی چار خواتین رکھ کر باقیوں کو اپنے عقد سے فارغ کر دیا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالیٰ

یہ ایمان افروز واقعہ مکرم پا علی روجرز نے، میری بو میں آمد کے اوائل دنوں میں مجھے خود سنایا۔ مکرم مولانا محمد صدیق امر تسری مرحوم سابق مبلغ سیرا لیون نے اس واقعہ کو اپنی ایمان افروز سوانح عمری میں یوں رقم فرمایا ہے:

"جہاں تک مجھے یاد ہے سیر الیون میں الحاج علی روجرز واحد ایسے مسلمان ہیں جنہوں نے احمدی ہوتے ہی الحاج مولانا نذیر احمد علی کی تحریک پر محض اسلام کی تعلیم پر صحیح طور پر عمل کرنے کی خاطر اور خوفِ خدا دل میں رکھتے ہوئے اور قیام شریعت کی غرض سے اپنی 15 بیویوں میں سے صرف چار دیندار اور مناسب حال منتخب کر کے باقی گیارہ بیویوں کو طلاق دے کر باعزت و احترام رخصت کر دیا تھا۔ حالانکہ ان میں سے اکثر اچھے خاندان اور امیر گھرانوں کی بااولاد خواتین تھیں۔"

(روح پرور یادیں صفحہ 424)

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

یہ فدائی احمدی ایمان و ایقان میں اس حد تک ترقی کر گئے تھے کہ خلفاء کرام خصوصی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا نام جب ان کے سامنے لیا جاتا تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آتیں۔ ایک دفعہ میرا تبادلہ Bo سے شرقی جانب شہر کینیما میں ہوا۔ یہ افسردہ ہوئے۔ خاکسار نے پا مرحوم سے عرض کی کہ

فکر نہ کریں 40،45 میل کا فاصلہ ہے۔ میں آپ سے آکر مل جایا کروں گا یا آپ مجھے آکر مل جایا کریں۔ تو فوراً بولے کہ اب اُدھر نہیں بلکہ اِدھر (قصرِ خلافت پاکستان) کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تو اِدھر جانے کو دل کرتا ہے۔ اُس وقت تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لندن کی طرف ہجرت نہیں فرمائی تھی۔ پاکستان میں ہی مقیم تھے۔

سیرالیون میں "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" کا دوسرا واقعہ

جیسا کہ اوپر درج کر آیا ہوں کہ مکرم امیر صاحب نے خاکسار کا تبادلہ Bo سے کینیما کر دیا۔ خاکسار ابھی چارج نہ لے پایا تھا کہ بواجے بو میں ایک ایمر جنسی کے پیش نظر مجھے بواجے بو بھجوا دیا گیا۔ جہاں ایک وسیع و عریض مسجد کے علاوہ احمدیہ مسلم ہسپتال اور احمدیہ مسلم سیکنڈری و پرائمری اسکولز تھے۔ یہاں تین ساڑھے تین سال قیام کے دوران ایک عید الاضحیہ سے قبل جماعت احمدیہ بانڈو (bando) کے ایک مخلص اور فدائی دوست پا محمد کروما نے خاکسار سے درخواست کی کہ آپ آنے والی عید (عید الاضحیہ) میرے گاؤں میں پڑھائیں۔ مَیں نے ان سے کہا کہ آپ کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور میں اپنے سینٹر (جہاں بہت بڑی جماعت ہے) کو چھوڑ کر کیسے آپ کے گاؤں میں نماز عید پڑھا سکتا ہوں؟ پا کروما نے مجھے کہا کہ مولوی صاحب! (افریقہ میں مبلغ سلسلہ کو مولوی صاحب کہہ کر پکارتے ہیں)۔ آپ مالکیوں کی جامع مسجد میں نماز عید پڑھائیں گے اور گاؤں کے تمام غیر احمدی مالکی آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے اور دوسری کوئی نماز نہ ہو گی۔ چونکہ یہ خلافت رابعہ کا دور تھا جو تبلیغ اور

دعوت الی اللہ کا پُر جوش دور تھا۔ خاکسار نے تبلیغ کا قیمتی اور انمول موقع جان کر اس روحانی دعوت کو قبول کر لیا۔

سیرالیون میں عموماً بادلوں کا راج رہتا ہے۔ چاند تو دیکھا ہی نہیں جاسکتا۔ فلکیات کا ادارہ بھی اس وقت اتنا فعال نہ تھا کہ عید سے بہت قبل عید کا پتہ چل جائے۔ بانڈو جماعت ایک Remote area میں واقعہ ہے جہاں کسی ٹرانسپورٹ کے ذریعہ پہنچنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے خاکسار نے اپنے خیال میں عید کے دو روز قبل سفر کا آغاز کر دیا۔ مگر دوران سفر مسافروں اور دیگر مسلمانوں کو باتیں کرتے سنا کہ کل عید ہے۔ تو خاکسار کو منزل مقصود تک پہنچنے کی فکر لاحق ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں بھی کیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ میں مغرب کے وقت بانڈو سے 5 میل دور ایک بڑی جماعت باڈو (Bado) پہنچ گیا۔ یہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ اس ساری جماعت کو بھی پاکروما نے نماز عید میں شمولیت کی دعوت دے رکھی ہے اور تمام مرد و خواتین بانڈو جانے کی تیاری میں ہیں۔ جہاں نماز عشاء پر تربیتی اجلاس کرنے اور اگلے روز یعنی عید والے دن، نماز تہجد اور نماز فجر باجماعت ادا کرنے اور درس و تدریس کے بعد تیاری کر کے ہم 100 کے لگ بھگ مرد و خواتین اور بچے و خدام پیدل عازم بانڈو ہوئے۔ پانچ میل کا سفر تسبیح و تحمید، اور درود شریف بلند آواز سے پڑھتے گزرا۔ ہم جب ایک جتھے کی صورت میں بانڈو پہنچے تو خاکسار نے پاکروما کے گھر کے باہر ایک مینڈھے کو ذبح ہوتے دیکھا۔ پاکروما اور دیگر دوست احباب سے میل ملاقات اور علیک سلیک کے بعد خاکسار نے پاکروما سے مینڈھے کے ذبح ہونے اور گوشت بنانے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے جواباً کہا، مولوی صاحب! میں نے یہ قربانی کی

ہے۔ چونکہ بہت دور دور سے لوگ عید پڑھنے آ رہے ہیں۔ مَیں نے چاہا کہ عید کی نماز کے معاً بعد اس گوشت سے مہمانوں کی تواضع کر دوں۔ تا خیر نہ ہو جائے۔ مَیں نے میزبان پا محمد کروما سے عرض کہ کہ پا! (عزت کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے) قربانی نماز عید کے بعد ہوتی ہے پہلے نہیں اور ساتھ ہی خاکسار نے آنحضور ﷺ کا یہ قول مبارک بتایا کہ حضورؐ نے ایک عید الاضحیہ کے روز فرمایا کہ آج عید کے روز جو نماز عید کے بعد قربانی کرے گا وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا اور جو عید سے قبل اپنا مینڈھا ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی سی ہو گی جو اپنے گھر والوں کے لئے تیار کرے گا۔ اس پر حضرت ابو بردہ بن نیارؓ نے کھڑے ہو کر حضورؐ سے عرض کی کہ حضورؐ! میں نے تو اپنا جانور عید سے قبل ذبح کر دیا ہے۔ اب ایک اور بکرا ذبح کروں؟ تو حضورؐ نے فرمایا ضرور کرو۔

(بخاری کتاب الاضاحی باب سنتہ الاضحیہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ عید الاضحیہ کے روز آنحضور ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ فلاں صحابی نے اپنا جانور عید سے قبل ذبح کر دیا ہے تو فرمایا اسے کہو کہ عید کے بعد دوبارہ قربانی کرے چنانچہ اس صحابی نے عید کے بعد دوبارہ قربانی کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ سچا فدائی اور صحابہؓ جیسا اخلاص رکھنے والا بزرگ پا کروما (مرحوم) میری یہ بات سن کر فوراً بلند آواز سے بولا کہ: میں بھی تو اسی (محمد ﷺ) کا ماننے والا پیروکار ہوں۔ اگر اس صحابی نے اپنی غلطی پر دوبارہ قربانی کی تو میں بھی اپنی غلطی پر دوبارہ قربانی کرتا ہوں۔ اور بلند آواز سے اپنے بیٹے احمدو کو بلوا کر اُسے ہدایت کی کہ فلاں ڈیرہ پر جو بکرا بندھا ہوا ہے وہ

جلدی سے لے آؤ۔ قربانی کرنی ہے اور میرے نماز عید پڑھاتے اور خطبہ عید دیتے مسٹر احمدو بکرا لے آیا تھا۔ جسے پاکروما نے عید کے بعد ذبح کر دیا۔ جبکہ اس وقت ملک میں بھوک، افلاس اور غربت کا دور دورہ تھا۔ ایک وقت کا کھانا بمشکل نصیب ہوتا تھا۔ ایسے حالات میں دوسری قربانی کا سوچنا محال تھا۔

اللہ اللہ! ایسے ایسے عشاق اور چمکدار اسلامی ذہنیت والے ہیرے و نگینے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا کر رکھے ہیں جو ہر اُس فعل کا تتبع اور پیروی کرتے ہیں جن افعال سے صحابہؓ، خدا تعالیٰ کے بن کر رہ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کے نمونہ پر چلتے ہوئے ان کے تاریخی روحانی واقعات کو زندہ کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰٓ اَصْحَابِہٖ وَعَلیٰ عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَعَلیٰ مُتَّبِعِیْنَ

(روزنامہ الفضل آن لائن، لندن۔18 ستمبر 2021ء)

صد سالہ جشن تشکر سیر الیون پر پیغام

مکرم سعید الرحمٰن امیر و مشنری انچارج سیر الیون نے خاکسار سے سیر الیون میں جماعت کے سو سال پورا ہونے پر ویڈیو پیغام بھجوانے کی درخواست کی۔ خاکسار نے جو پیغام بھجوایا۔ وہ یہ ہے:

My dear brothers and sisters in Sierra Loene.

Assalam o Alaikum

I am Hanif Ahmad Mahmood Ex Missionary of Buajaybu and Bo. The Ameer sb

of Sierra Leone have requested me to send a video message on our SAD SALA JUBLEE.
First of all, congratulations to Amir sb, all Missionaries, devotees, duty holders, and all friends of Jamaat on this Mubarak occasion. You are MUBARAK members who are alive today and looking forward to this happy occasion. This Journey began a hundred years ago with a pioneer missionaries, and today consists of about five hundred thousands faithful members.

Thanks to the sacrifices by early members and the journey moved forward. Today, thousands of mosques, schools, and clinics are blessed with divine sacrifices. Last year, when I attended the Annual Jalsa Salana of Sierra Leone as representative of Hazoor e Anwar(ATBA). I was told by Amir Sahib that 25 central Missionaries and 99 local missionaries are working all over Sierra Leone. This is the grace of God Almighty.

On this occasion, my message to all the members is to bow down before Allah as an expression of gratitude. Build a strong relationship with Him. Pray five times daily, perform Nawafil, recite the Holy Qur'an and perform Dawat e illa Allah to the very best of your efforts.

Last but not the least, strengthen your relationship with our beloved Khalifa tul

Messiah (ATBA) and appreciate Ahmadiyyat in your progeny. May God be with you and have mercy on you.

مسز کی بیماری

خاکسار کی ربوہ بحیثیت نائب ناظر آنے کے بعد2008ء میں مسز کو چھاتی کا کینسر تشخیص ہوا۔ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد نے علاج شروع کیا۔ کیونکہ کینسر کا ابتدائیstage تھا اس لئے مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں مرحومہ جن کا مسز کے ساتھ بہت قریبی عزیزوں جیسا تعلق تھا نے مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد سے مشورہ کرکے فوری طور پر آپریشن کا فیصلہ کیا۔ خاکسار نے حضور انور کو دعائیہ خط لکھا۔ حضور کی طرف سے ناراضگی کا پیغام ملا کہ آپریشن سے پہلے کیوں نہیں پوچھا؟

خاکسار معافی کا خواستگار ہوا اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا رہا۔ پیارے حضور نے خصوصی توجہ فرمائی اور حال احوال پوچھتے رہے اور مکرم ہومیوڈاکٹر وقار احمد کو علاج کے لئے خصوصی پیغام بھجوایا اور سُچی بوٹی کے مسلسل استعمال کا فرمایا اور گاہے بگاہے برادارم مکرم منیر احمد جاوید سے حال احوال دریافت فرماتے رہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

2008ء میں خلافت جوبلی کے جلسہ پر باوجود ویزے ہونے کے مسز کی بیماری کی وجہ سے شامل نہ ہوسکے تھے۔ تاہم2009ء اور اس کے بعد تمام جلسوں پر ملاقات کے دوران مسز سے حال احوال پوچھ کر سُچی بوٹی کے صحیح استعمال کی رہنمائی حضور فرماتے رہے۔ فجزاھم اللہ خیراً

اس تکلیف دہ بیماری میں پیاری عزیزہ بقعۃ النور سلمہا اللہ جرمنی سے آئی ہوئی تھی۔ اس نے اپنی والدہ کی خوب خدمت کی۔ گھر میں کام کرنے والی ملازمہ نذیراں نے اپنی بچیوں کے ہمراہ مسز کو سنبھالا اور خوب خدمت کی۔ چونکہ مسز کا علاج لاہور سے NIMAL ہسپتال میں ہوا۔ ایک رات قبل لاہور جاکر قیام کرنا پڑتا تھا۔ جو برادرم مجید احمد بشیر کے گھر میں ہوتا۔ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ عقیلہ مجید کے ہمراہ ہماری خدمت کا حق ادا کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

مسز کے والدین کی وفات پر حضور کے خطبات میں تذکرہ

مسز کی والدہ محترمہ مبارکہ بیگم 14 جولائی 2010ء میں اور ابا جان مکرم صوفی نذیر احمد کی 7 فروری 2016ء کو وفات ہوئی۔ ہر دو کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات میں ہر دو مرحومین کے اوصاف کے ذکر میں خاکسار کا ذکر فرمایا اور ایک میں خاکسار کی مسز کے متعلق فرمایا کہ واقف زندگی کی بیوی بھی وقف ہوتی ہے۔

مکرمہ مبارکہ بیگم مرحومہ کا ذکر خیر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 23 جولائی 2010ء میں فرمایا:

"نمازِ جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی نذیر احمد صاحب کا ہے، جو 14 جولائی 2010ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر نواسی

(89) سال تھی، آج کل جرمنی میں تھیں۔ آپ بہت دعا گو اور صابر شاکر، صاحبِ رؤیا بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت کی بڑی سچی وفا دار عاشق تھیں۔ اپنی مرض الموت جو چند دن کی بیماری تھی اس میں بھی میرے متعلق یہی پوچھتی رہتی تھیں کہ ان کا کیا حال ہے؟ اپنی بیماری کی فکر نہیں تھی۔ ہر ایک کے لئے نفع رساں وجود تھیں۔ کسی کو دکھ نہیں دیا بلکہ دوسروں کے دکھوں کو اپنا لیا۔ طبیعت میں قربانی اور ایثار کا بڑا مادہ تھا۔ ایک دفعہ ان کو دعا کے لئے کہہ دیا جائے تو ہمیشہ دعائیں کرتی رہتی تھیں۔ ہمیشہ ہر ایک کی معمولی نیکی کی بھی قدر کی۔ قناعت ان میں بہت زیادہ تھی۔ ایک زیور بنوایا تھا تو وہ مریم شادی فنڈ میں دے دیا۔ پھر وفات سے پہلے ان کے پاس کچھ رقم جمع تھی تو فرمایا کہ یہ بھی بلال فنڈ میں دے دینا۔ مرحومہ نے اپنے دو بھائیوں کی بیویوں کے وفات پا جانے کے بعد اپنے محدود وسائل کے باوجود ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کی۔ ان کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ دو بیٹے واقفِ زندگی ہیں۔ ایک تو مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب ہیں جو آج کل ٹرکش ڈیسک کے انچارج ہیں۔ اور دوسرے منیر جاوید پرائیویٹ سیکرٹری ہیں۔ ان کے یہ دو بیٹے واقفِ زندگی ہیں۔ اور ان کی ایک بیٹی مکرم حنیف محمود صاحب واقفِ زندگی جو ربوہ میں نائب ناظر اصلاح و ارشاد ہیں، ان کی اہلیہ ہیں۔ تو اس لحاظ سے ان کے تین بچے واقفینِ زندگی ہی سمجھے جائیں۔ دو تو ابھی بھی واقفِ زندگی ہی ہیں۔ واقفِ زندگی کی بیوی بھی واقفِ زندگی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے، اور جیسا کہ مَیں نے کہا نمازِ جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔" (خطبہ جمعہ 23 جولائی 2010ء، خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 392-393)

مکرم صوفی نذیر احمد مرحوم کا ذکر خیر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 19 فروری 2016ء میں فرمایا:

"ابھی نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم صوفی نذیر احمد صاحب ابن مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم کا ہے۔ آپ 7؍ فروری کو جرمنی میں تقریباً 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پارٹیشن سے قبل یہ فوج میں ملازمت کرتے تھے اور پارٹیشن کے بعد پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر قائم ہونے والی فرقان فورس میں بھی شامل ہو کر بطور انسٹرکٹر اپنے فرائض بجالاتے رہے۔ اس کے بعد پھر کراچی میں کچھ عرصہ ملازمت کی۔ پھر آپ نے محمد آباد سٹیٹ سندھ میں رہائش اختیار کر لی اور وہاں اپنا ذاتی کاروبار شروع کر دیا۔ لمبا عرصہ وہاں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی بھی توفیق پائی۔

اس کے بعد پھر یہ کچھ عرصہ کے لئے ربوہ منتقل ہو گئے۔ کاروبار میں ان کے بھائی بھی شاید ان کے ساتھ ہی تھے۔ جب یہ ربوہ آ گئے تو بھائی کو بعض کاروباری مشکلات پیش آئیں۔ انہوں نے ان کو کہا کہ آپ سندھ آ جائیں لیکن انہوں نے جواب دیا کہ اب میں ربوہ میں رہوں گا۔ یہیں آ گیا ہوں۔ اس پر ان کے بھائی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں لکھا کہ میرے بھائی کو واپس سندھ آنے کی تلقین فرمائیں۔ چنانچہ حضور، خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا کر سندھ جانے کی تلقین کی۔ ربوہ میں محلہ کے صدر جماعت

بھی اس وقت وہاں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور یہ ہمارے بہت مخلص کارکن ہیں۔ تو اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا کہ سندھ میں بھی ہمیں مخلص کارکنان کی ضرورت ہے۔ اس طرح پھر صوفی صاحب واپس سندھ چلے گئے اور خود ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ صرف خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے انہوں نے اپنا ربوہ کا کاروبار بند کیا۔ فیملی کو بھی وہیں چھوڑا اور سندھ چلے گئے۔ ایک لمبا عرصہ سندھ گزارنے کے بعد آپ دوبارہ ربوہ آئے۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبہ جات میں اعزازی طور پر کام کرتے رہے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بھی لمبا عرصہ خدمت بجالاتے رہے۔ 1986ء میں جرمنی منتقل ہو گئے اور وفات تک پھر وہیں جرمنی میں رہے۔ جرمنی میں آپ ہائیڈل برگ کی جماعت کے صدر کے طور پر کام کرتے رہے۔ مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام جرمنی کے چار ریجنز میں سے ایک ریجن کے ناظم علاقہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ بحیثیت ناظم علاقہ خلافت رابعہ میں آپ کو اول انعام بھی ملا۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ دو بیٹے جلال شمس صاحب اور منیر احمد جاوید صاحب واقف زندگی ہیں۔ **ایک داماد حنیف محمود صاحب بھی ربوہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد ہیں، واقف زندگی ہیں۔** آپ کے بیٹے ڈاکٹر جلال شمس صاحب جو یہاں ٹرکش ڈیسک کے انچارج ہیں، لکھتے ہیں کہ ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ خلیفہ وقت اگر موجود ہیں یا جب وہ یہاں آئے ہوئے ہیں تو خلیفہ وقت کے پیچھے نماز ادا کریں۔ نہایت عبادت گزار تھے اور انداز دعا بھی بڑا خوبصورت تھا۔ دعا کے وقت اس قدر درد ہوتا تھا اور اتنی آہ و زاری ہوتی تھی کہ یوں لگتا تھا کہ بس ابل ابل کے جذبات باہر آرہے ہیں اور اللہ

تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے بھائی منیر جاوید صاحب چھ ماہ کے تھے تو ایک دفعہ ان کو نمونیہ ہو گیا۔ بیمار ہو گئے۔ بچنا مشکل تھا تو ہمارے ڈاکٹر نے جواب دے دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے میری والدہ نے بھی اور والد نے بھی اس وقت بڑی گڑگڑا کر دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو وقف کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے دعائیں سنیں لیکن ایک وقت میں ایسی حالت آگئی تھی کہ ان کی والدہ نے کہا کہ بچے کی حالت مجھے تو نزع کی لگ رہی ہے۔ آپ کہاں جارہے ہیں؟ نماز کا وقت تھا۔ باجماعت نماز پڑھنے مسجد جارہے تھے۔ کہتے ہیں اسی کے پاس جارہا ہوں جس کو صحت دینے کی طاقت ہے، اسی سے مانگنے جارہا ہوں تو ان کو اپنے خدا پر بھی اتنا یقین تھا۔ سندھ میں جو جماعت کی زمینیں ہیں وہاں سے اکاؤنٹنٹ یا جب کوئی کارکن رخصت پر جاتا تو اس کی جگہ آپ رضاکارانہ طور پر خدمت سرانجام دیتے۔ وصیت آپ نے خود بھی بہت شروع میں کر لی تھی اور نوجوانوں کو وصیت کرانے کا بڑا شوق تھا۔ وصیت فارم بھی اپنے پاس رکھتے تھے اور تلقین کیا کرتے تھے کہ رسالہ الوصیت پڑھو اور وصیت کرو۔

یہ لکھتے ہیں کہ اپنی نصف اولاد چار بیٹوں میں سے دو بیٹوں کو وقف کیا اور دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کو وقف زندگی کو دیا۔

ان کی بیٹی نے غالباً یہ لکھا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت نہ صرف تمام عمر آپ کی روزانہ روٹین رہی بلکہ تمام بچوں کو بھی اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کو بھی نماز اور تلاوت قرآن کریم کی تلقین کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ روزانہ کا معمول تھا۔ آپ کہا کرتے تھے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا تین بار مطالعہ کیا ہے اور بیٹی کہتی

ہیں کہ مجھ سے بھی پوچھا تم بھی پڑھتی ہو کہ نہیں۔ رسم ورواج کے سخت مخالف تھے۔ کہتی ہیں کہ اول تو ہمارے خاندان میں رسم ورواج کا تصور نہیں لیکن اس کا ذرا سا بھی امکان محسوس کرتے تو طبیعت پر ناگوار گزرتا اور وہاں سے ناراض ہو کر اٹھ کر چلے جاتے۔ خدا پر بڑا توکّل تھا۔ ان کی آخری بیماری بھی کافی لمبی تھی، تکلیف دِہ تھی لیکن بڑے صبر اور شکر سے انہوں نے بیماری کو کاٹا ہے۔

ان کی عبادت کے بارے میں تو خاص طور پر ان کے ملنے والوں اور ان کے بچوں، ساروں نے ہی لکھا ہے کہ ایسا نظارہ تھا اور اس طرح عبادت کیا کرتے تھے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی روح پگھل رہی ہو۔ اور خلافت سے بھی ان کا بے انتہا تعلق تھا۔ یہاں بھی جب آیا کرتے تھے تو دفتر میں اس انتظار میں ہوتے تھے کہ کبھی میں دفتر سے باہر آؤں تو سلام کریں اور بعض دفعہ انتظار میں باوجود بڑی عمر کے اور کمزوری کے کافی کافی دیر کھڑے رہا کرتے تھے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت ساری خوبیاں دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو ان کی دعاؤں کا بھی وارث بنائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 19 فروری 2016ء)

(الفضل انٹرنیشنل جلد 23 شمارہ 11 مورخہ 11 مارچ تا 17 مارچ 2016ء صفحہ 8)

الحمدللہ اس ناطے میری مسز کو واقفہ زندگی کا درجہ ملا اور بہت سے

مربیان نے مجھے فون کر کے جہاں تعزیت کی وہاں کہا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ کی وجہ سے ہماری بیگمات بھی واقفات زندگی بن گئی ہیں۔

جلسہ ہائے سالانہ اور بعض اہم جماعتی تقریبات



خلافت خامسہ کے پہلے جلسہ سالانہ یوکے 2003ء میں



جلسہ سالانہ یوکے 2003ء



خاکسار اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ جلسہ سالانہ یوکے (رش مور) کے موقع پر



جلسہ سالانہ جرمنی کے سٹیج پر



جلسہ سالانہ یوکے 2009ء



جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے سٹیج پر



مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزاخورشید احمد صاحب کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان 2007ء



جلسہ سالانہ قادیان



عزیزم مجید احمد بشیر کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان



عزیزم مجید احمد بشیر کے ساتھ بہشتی مقبرہ قادیان



حضرت مولانا دوست محمد شاہد و مکرم حافظ مظفر احمد دورہ بنگلا دیش سے واپسی پر دار الذکر لاہور میں



ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے



حضور انور کی خلافت سے پہلے ناظر اعلیٰ کی حیثیت سے اسلام آباد آمد

فضل عمر لائبریری کا افتتاح



دفاتر کا جائزہ



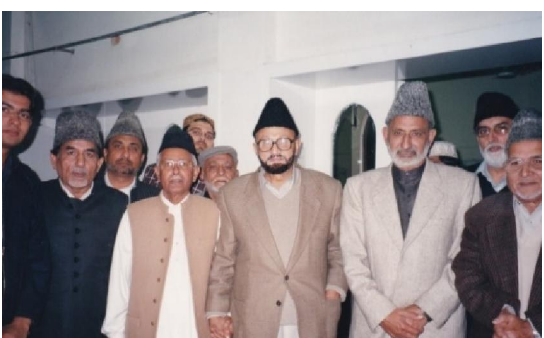
ناظر صاحب اعلیٰ مربی ہاؤس اسلام آباد کی تعمیر کا جائزہ لیتے ہوئے



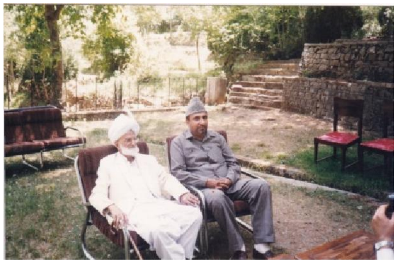
مربی ہاؤس کا افتتاح



دالضیافت میں ایک تقریب



حضرت مرزا وسیم احمد مرحوم کی اسلام آباد ایک تقریب میں آمد



حضرت مرزا عبدالحق مرحوم کے ساتھ



افتتاح بیت الذکر

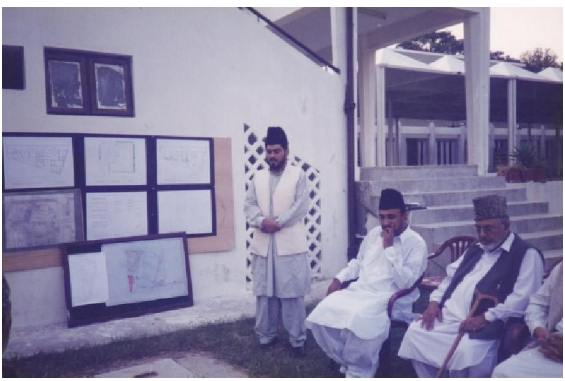
حضرت مرزا عبدالحق مرحوم، صاحبزادہ مرزا خورشید احمد ناظر اعلیٰ اور مولانا دوست محمد شاہد مرحوم، فضل الرحمٰن مرحوم امیر راولپنڈی نمایاں



واقفین نو کا اجتماع



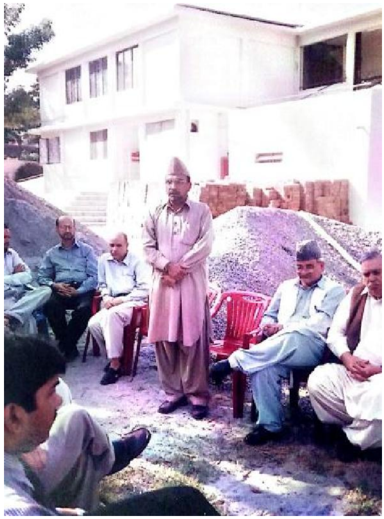
عاملہ کی میٹنگ



سنگ بنیاد کی ایک تقریب



مکرم راجہ منیر احمد خان کے ساتھ



اسلام آباد میں مربی ہاؤس کا سنگ بنیاد



مسجد احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر میں دورہ کے دوران۔2007ء



قائمقام ناظر اصلاح وارشاد کی حیثیت سے آزاد کشمیر کے ایک مقام پر مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر مربی ضلع بریف کرتے ہوئے

ایک عادت، ایک عہد

آغاز میں پیدائش پر جو میری کیفیت تھی۔اس کا ذکر کر آیا ہوں۔اب خاکسار کی جو حقیر سی کیفیت ہے اس سے بھی خاکسار بخوبی آگاہ ہے۔ یہ خدا ہی کی دین اور عطا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معاونت میں درجنوں کتب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔خاکسار نے اپنی زندگی میں مربی بن کر یہ عہد کیا تھا کہ خاکسار کے پاس کوئی بھی اپنی تحریر لے کر آئے گا تو خاکسار کبھی اسے انکار نہیں کرے گا۔اس کی قلمی معاونت ضرور کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس عہد کو نبھانے کی توفیق دی۔مجھے نہیں یاد کہ میں نے کبھی کسی کو انکار کیا ہو۔اب تک بیسوں کتب کی نوک پلک درست کرنے،ان کی پروف ریڈنگ کرنے اور ان کے پیش لفظ لکھنے اور تبصرہ کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔برادرم مکرم اصغر علی بھٹی کی ختم نبوت کے حوالے سے کتاب پر پیش لفظ لکھنے کا موقع ملا۔ اسی طرح ایک اہم ضخیم کتاب ''ایاز محمود'' جو حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی سیرت و سوانح پر مشتمل ہے۔ برادرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی شہید کی درخواست پر خاکسار نے اس کتاب کا مسودہ پڑھا،اس کو درست کیا،ترتیب دی،کمپوز کرواکر شائع کروایا۔ یہ دراصل ڈاکٹر نعیم احمد صاحب امریکہ کی تحریر ہے۔ اسے آج کل دوبارہ اضافہ جات کے ساتھ کمپوز کرواکر غلطیاں لگانے کا کام جاری ہے۔

خاکسار کے مربی بننے کے بعد یہ بھی عادت رہی کہ اپنے خطبات جمعہ و تقاریر کو تحریر میں لاکر کرتا رہا۔اس کے لئے پوری تیاری کرتا رہا۔تقاریر و نوٹس خاکسار اپنے پاس محفوظ کرتا رہا۔خاکسار نے مختلف عناوین پر لفافے بنائے ہوئے

ہیں اس سے متعلقہ مواد اس لفافہ میں محفوظ کر لیتا ہوں اب تک ان لفافوں کی تعداد 60 سے زائد ہے۔ ان میں سے بعض خطبات و تقاریر بدوملہی جماعت میں خدمت کے دوران 1978ء تا 1983ء بھی محفوظ ہیں۔ خاکسار کے خطبات و تقاریر کو دیکھ اور سن کر مکرم انجینئر محمد سعید احمد مرحوم سیکرٹری ضلع وقف نو اور سابق زعیم انصار اللہ لاہور چھاؤنی نے مجھ سے مخاطب ہو کر ایک دفعہ کہا تھا

"When you step on Rostrum we know that you are well prepared"

اساتذہ سے کسب فیض

انسان کا زمانہ طالب علمی تو درسی تعلیم کے حصول کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن فرمان رسولؐ اُطْلُبُوْ الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ کے تحت حصول علم اور آداب سیکھنے کا کام تو وفات تک جاری رہتا ہے۔ میرا تو موقف رہا ہے اور ابھی بھی ہے۔ اس پر بہت سے آرٹیکلز بھی تحریر کر چکا ہوں کہ انسان بیک وقت ایک طالب علم بھی ہے اور معلم بھی۔ ہم اپنے گھروں میں اور موحول و معاشرہ میں روزانہ ہی اپنے بچوں سے، اپنے سے رمر ورتبہ میں چھوٹوں سے بہت کچھ سیکھ کر طالب علم کا درجہ پار ہے ہوتے ہیں۔ میرے اس مضمون کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے کہ قرآن کریم سیکھو اور دوسروں کو سکھلاؤ۔

میں نے بحیثیت ایک طالب علم بچپن میں اپنے مرحوم والدین، بہن بھائی اور بزرگوں سے علم سیکھا، ان کو دیکھ کر اور بڑھ کر آداب اور معاشرتی زندگی کے گر سیکھے۔ میرے معلمین میں میرے کلاس فیلوز، لڑکپن میں کھیل کود

میں ساتھ دینے والے دوست، ذیلی تنظیموں و جماعت کے عہدیداران، اپنے ہم نوالہ، ہم پیالہ کے علاوہ وہ تمام محترم اساتذہ شامل ہیں۔ جن سے پرائمری سے لے کر جامعہ احمدیہ اور بعد میں دفاتر اور فیلڈ میں تلمیذی و شاگردی حاصل کی۔ کوئٹہ اور راولپنڈی کے پرائمری اسکولز کے اساتذہ کا ایک دھندلا سا نقشہ ذہن میں موجود ہے۔ پرائمری کا کچھ حصہ ربوہ کے کچے بازار میں واقع تعلیم الاسلام اسکول میں گزرا اور مڈل و ہائی اسکول کی تعلیم، تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ سے حاصل کر کے جن بزرگ و شفیق اساتذہ سے فیض پایا۔ ان کے اسماء بغرض دعا درج ہیں۔

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم جمونی۔ مکرم ماسٹر ملک حبیب الرحمٰن۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم بھامڑی۔ مکرم ماسٹر عبد الرب۔ مکرم ماسٹر ملک رشید احمد۔ مکرم ماسٹر سعد اللہ۔ مکرم عبد الرحمٰن پی ٹی آئی۔ مکرم ماسٹر مجید احمد۔ مکرم ماسٹر احمد علی۔ مکرم ماسٹر ہارون احمد۔ مکرم ماسٹر محمد صدیق۔ مکرم ماسٹر اقبال شمیم۔ مکرم ماسٹر عبد السمیع کاٹھگری۔ مکرم ماسٹر مبارک احمد کاٹھگری۔ مکرم ماسٹر سعادت احمد شاہ۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد۔ مکرم ماسٹر مسعود احمد۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم ساچوری۔ مکرم ماسٹر عطاء اللہ۔ مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن اتالیق۔ مکرم ماسٹر حمید احمد سنیاسی۔ مکرم ماسٹر محمد یوسف۔ مکرم ماسٹر کریم۔ مکرم ماسٹر غلام محمد۔ مکرم ماسٹر فقیر اللہ۔ اللہ ان سے راضی ہو۔

جامعہ احمدیہ کے بزرگ اساتذہ اور فیلڈ میں افسران سے جو فیض پایا۔ ان کی تفصیل خاکسار نے اپنے تین آرٹیکلز میں جمع کر رکھی ہے۔ جن کو یہاں تاریخ کا حصہ بنایا جارہا ہے۔ ان تینوں آرٹیکلز کو یہاں لانے سے قبل مجلس انصار

اللہ پاکستان میں مکرم حافظ مظفر احمد کے دور صدارت میں قائد اشاعت اور مکرم ڈاکٹر عبد الخالق خالد کے دور صدارت میں قائد تربیت کی حیثیت سے ان ہر دو صدران اور جملہ قائدین کرام سے بہت کچھ سیکھا جو آج میرا سرمایہ حیات ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

ان سب سے بڑھ کر خاکسار نے چار خلافتوں کا دور پایا۔ ان چاروں خلفاء سے علماً و عملاً خوب فیض پایااور آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھرپور فیض حاصل کر کے اپنی سمت کو درست رکھنے کی کوشش کئے ہوئے ہوں۔

اس پر بس نہیں بلکہ آنحضور ﷺ ، تمام سابقہ انبیاء کی دعائیں جو قرآن میں جمع ہیں، احادیث، خلفائے راشدین و صحابہ کرامؓ اور آج کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے کرام، صحابہ مسیح موعودؑ، بزرگان سلسلہ، والدین ، عزیز و اقارب ، بہن بھائیوں کی کی مقبول دعاؤں سے مسلسل فیض حاصل کر کے اپنی بگڑی کو سنوارنے میں کوشش کی۔فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ہمارے شفیق اساتذہ

استاد اور شاگرد کے رشتے اور تعلق پر خاکسار اس سے قبل قلم آزمائی کر چکا ہے۔ جس میں خاکسار نے تحریر کیا تھا کہ ایک تو اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں پڑھانے والے اساتذہ، ٹیچرز اور پروفیسرز ہوتے ہیں جن سے طلبہ باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں اوران کی تعظیم مسلم ہے۔ دوسرے ہم میں سے ہر ایک، ایک

دوسرے سے شاگرد اور استاد کا تعلق رکھتا ہے۔ ہم معاشرہ میں، گھروں میں ایک دوسرے سے خاموش تعلیم حاصل کرتے رہتے ہیں حتی کہ ہم گھروں میں بچوں کی نئی اداؤں، حرکتوں کو دیکھتے اور ان کی توتلی زبان سے حظ اٹھاتے اور بعض اوقات سبق بھی لیتے ہیں۔ تو ان معنوں میں یہ چھوٹی عمر والے بچے بھی بڑوں کے استاد بن جاتے ہیں۔ اس لئے معاشرہ میں بسنے والے ہر شخص کی تعظیم و تکریم ہر دوسرے پر لازم ہے۔ آنحضور ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور شفقت نہ کرے اور ہمارے بزرگوں کے شرف، عزت اور ادب کو نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی) اور ایک روایت میں ہے جو بزرگوں کا حق ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔ (سنن ابی داؤد)

جہاں تک اسکولز، کالجز میں باقاعدہ تعلیم دینے اور تعلیم حاصل کرنے کا تعلق ہے۔ ان پر یہ حدیث صادق آتی ہے۔ ہم نے کئی بار دیکھا اور سنا ہے کہ مختلف علاقوں میں جب ٹیچر، ججز کے روبرو پیش ہوتا ہے تو وہ کھڑے ہو کر استقبال کرتے ہیں۔ کہ ان کی بدولت ہم یہاں تک پہنچے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل جرمنی کی چانسلر انجیلا مرکل سے بعض ججوں نے مطالبہ کیا کہ ہماری تنخواہیں بھی ٹیچر حضرات کے برابر کی جائیں۔ چانسلر نے یہ کہہ کر تنخواہیں بڑھانے سے انکار کر دیا کہ آپ ججز ان اساتذہ ہی کی وجہ سے اس مقام پر پہنچے ہیں۔

آج ٹیچرز نے اپنے شعبہ کو پیسہ کمانے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ جس کی وجہ سے ٹیچرز کا مقام و مرتبہ مجروح ہوا ہے۔ ہمارے وقتوں میں ٹیچرز کا ایک بلند مقام و مرتبہ ہوتا تھا۔ استاد اور شاگرد میں پیار و محبت اور ادب و عقیدت کا رشتہ تھا۔ کچھ عرصہ قبل مکرم منور احمد خورشید صاحب سابق مبلغ سلسلہ یوکے نے اپنی نئی

تصنیف ”یادوں کے دریچے“ بغرض تبصرہ مجھے بھجوائی۔ جو آنمحترم کی اپنی یادوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں موصوف نے جامعہ احمدیہ ربوہ کی یادوں کے ذکر میں اُن بزرگ اساتذہ کی فہرست بھی دی ہے جن کی شاگردی ہمارے حصہ میں آئی اور اُن سے دعائیں لیں۔ دوسری طرف روزنامہ ”الفضل“ لندن آن لائن میں یکے بعد دیگرے ان بزرگ اور دعا گو اساتذہ میں سے درج ذیل دو کی سیرت پر مشتمل مضامین شائع ہوئے۔

- حضرت سید میر داؤد احمد غفر اللہ از مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب سابق مبلغ یوکے
- حضرت ملک سیف الرحمٰن غفر اللہ از مکرم داؤد احمد قریشی صاحب مبلغ سلسلہ یوکے

ان مضامین اور فہرست اساتذہ کو دیکھ اور پڑھ کر ارشاد رسول ﷺ ”اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ“ کے تحت لکھنے کا ارادہ کیا اور ان بزرگ اساتذہ کی سیرت اور خاکسار کے ساتھ بیتے واقعات سینۂ قرطاس میں اکٹھے ہونے لگے۔ جو قارئین کرام کی خدمت میں اس دُعا کی درخواست کے ساتھ پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن اساتذہ کے درجات بلند فرماتا رہے جو وفات پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی نیکیاں اور خوبیاں ہمارے اندر سرایت کرتا رہے اور جو ابھی بفضل اللہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کی دعاؤں کا فیض ہم طلبہ کو پہنچتا رہے۔ ذیل میں خاکسار بعض واقعات بھی تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرے گا جو انہی اساتذہ کی محبت اور شفقت کا نتیجہ تھا۔

اب اساتذہ کے شمائل و سیرت بیان کی جاتی ہیں۔

حضرت سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم

خاکسار جامعہ احمدیہ کے اپنے اساتذہ کے ذکر میں سب سے قبل حضرت سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر کرنا چاہے گا۔ خاکسار نے جب 1970ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا تو آپ پرنسپل جامعہ احمدیہ تھے۔ گو خاکسار نے آنجناب سے شاگردی اور تلمیذ کا براہ راست حصہ تو نہیں پایا مگر آپ کی بارعب شخصیت مگر شفقت بھرے رویہ سے بہت کچھ سیکھا اور آپ کی محبتیں، شفقتیں اور عنایات سمیٹیں۔ یہ سلسلہ زیادہ عرصہ جاری نہ رہ سکا اور ہم ابھی درجہ ثانیہ ہی میں تھے کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ وصال سے قبل ایک روز ہماری پوری کلاس کے شور مچانے پر آپ نے بید کے ساتھ ہماری اصلاح کی۔ پھر خود ہی اس بات کا احساس ہو گیا۔ اسی روز شام کو ہمیں جامعہ احمدیہ کی چھت پر اکٹھا کروایا اور سموسوں، شیزان اور برفی سے ہماری ضیافت فرمائی۔ جامعہ کے کارکنان نے آگے بڑھ کر ہمیں سموسے وغیرہ دینے کی کوشش کی۔ جس پر آپ نے انہیں یہ کہتے ہوئے روک دیا کہ ”آج یہ میرے مہمان ہیں ان کی ضیافت میں خود کروں گا“ اور خود اُٹھ کر ہمارے سامنے سموسوں کی ٹرے اور پھر شیزان کا کریٹ لے کر گزرتے جاتے اور ہم حسب توفیق لیتے جاتے۔ کیا ہی شفقت کا ماحول تھا۔

آپ حدیث کے ماہر تھے اور اعلیٰ کلاسز کو حدیث پڑھایا کرتے تھے۔ آپ اپنے عمل اور پاک کردار سے طلبہ کی تربیت کرتے تھے۔ ہم طلبہ کو پینٹ پہننے کی اجازت تھی مگر شرٹ یا بوشرٹ کو پینٹ کے اندر ڈالنے کی اجازت نہ ہوتی

تھی۔ مسجد کے اندر تہبند پہننے نہ دیتے تھے بلکہ مسجد اقصیٰ میں جمعہ کے روز اور مسجد مبارک میں اکثر طلبہ پر اس حوالہ سے خفیہ نگاہ رکھتے اور تربیت فرماتے۔

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب غفر اللہ

آپ فقہ اور صرف و نحو کے استاد تھے۔ جماعت میں مفتی سلسلہ بھی تھے۔ آپ بہت شفیق اور طلبہ سے پیار و محبت سے پیش آنے والے استاد تھے۔ آپ کوارٹرز تحریک جدید سے سائیکل پر جامعہ آیا کرتے تھے۔ ان دنوں ریلوے لائن کی طرف جامعہ کا گیٹ ہوا کرتا تھا۔ جو عموماً آمد و رفت کے لئے کھلا رہتا تھا۔ غالباً ایک دفعہ 1972ء کی بات ہے کہ خاکسار اپنے گھر واقع دار الصدر جنوبی بالمقابل یادگار حضرت اماں جانؓ سے بھاری بھر کم کتب ہاتھوں میں تھامے پیدل جامعہ جا رہا تھا کہ ریلوے پھاٹک کے پاس عقب سے محترم ملک صاحب کے "السلام علیکم" کہنے کی آواز آئی۔ ابھی میں سلام کا جواب نہ دے پایا تھا کہ وہ میرے دائیں طرف اپنی سائیکل سے اُتر کر کھڑے یوں گویا ہیں کہ "آپ کو جامعہ سے دیر ہو رہی ہے۔ اس لئے آپ سائیکل چلائیں اور میں پیچھے بیٹھ جاتا ہوں۔ آپ کے تاخیر سے جامعہ پہنچنے پر میر صاحب (میر داؤد احمد صاحب) ناراض ہوں گے۔" میں نے عرض کی کہ ملک صاحب! میں تو کسی کو پیچھے بٹھا کر سائیکل نہیں چلا سکتا۔ مکرم ملک صاحب کی عظمت اور مقام کا بھی ڈر تھا۔ تو آپ نے مجھے اپنی سائیکل تھما دی کہ آپ اِسے لے کر فوراً جامعہ پہنچیں تا تاخیر کی وجہ سے آپ کو سزا نہ ہو۔ میں پیدل آجاتا ہوں۔ کمال کی شفقت تھی طلبہ کے ساتھ۔

صرف و نحو خشک مضمون ہونے کے باوجود میرا پسندیدہ مضمون تھا اور اکثر سو میں سے سو یا اٹھانوے، ننانوے نمبرز آتے۔ کوئی طالب علم کسی استاد کے مضمون میں اتنے اعلیٰ نمبرز لے تو استاد اس طالب علم سے محبت ضرور کرتا ہے اور شفقت سے بھی پیش آتا ہے۔ تو آپ مجھ سے اس ناطے پیار بھی کرتے تھے اور میرا پرچہ تمام پرچوں میں سے لکھائی کو پہچان کر پہلے دیکھ کر اور مارکنگ کر کے خوشی سے مجھے بتلا بھی دیتے۔ ایک دفعہ امتحان ختم ہونے کے اگلے ہی روز جامعہ میں سالانہ کھیلیں تھیں۔ اس پر مجھے دیکھ کر اپنے قریب بلوا کر کہنے لگے کہ میں نے رات ہی آپ کا پرچہ دیکھ لیا تھا۔ شام کو گھر آکر دیکھ لیں۔ (1۔ امتحان کا آخری پرچہ صرف و نحو ہی کا تھا۔ 2۔ ہم دونوں ایک ہی محلہ کے رہائشی تھے۔)

آپ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب غفر اللہ کی وفات کے بعد جامعہ کے قائم مقام پرنسپل مقرر ہوئے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو مستقل بنیادوں پر پرنسپل مقرر فرما دیا۔ باوجود آپ کی نرم طبیعت کے آپ نے مکرم میر صاحب کی روایات کو زندہ رکھا اور دعاؤں کے ساتھ اپنے فرائض کو احسن رنگ میں نبھایا۔ آپ کو فقہ اور صرف و نحو کے مضامین پر اس قدر عبور تھا کہ آپ بغیر کسی کتاب یا کاغذ کی مدد سے زبانی لیکچر دیا کرتے تھے۔ آپ نے جامعہ کے دور میں طلبہ کی آسانی کے لیے فقہ احمدیہ اور صرف و نحو پر کتب تصنیف فرمائیں۔ خاکسار کو ہر دو کتب میں آپ کے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق ملی۔ اس کام کے لئے خاکسار روزانہ کی بنیاد پر آپ کے گھر جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

دوران جامعہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت کی توفیق دی۔ آپ ﷺ کی داڑھی اُس سائز سے قدرے کم دیکھی جو احادیث میں آپ ﷺ کے

شمائل میں بیان ہوئی ہے۔ خاکسار آپ کے گھر بیٹھا کام کرتا رہا۔ مگر مجھے تعبیر پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ کہ ملک صاحب کیا سوچیں گے کہ وڈا صوفی بنیا پھر دا اے۔ کام کے دوران نماز کا وقت ہو گیا اور ہم دونوں محلہ دار ہونے کی وجہ سے مسجد محمود (تحریک جدید) میں نمازیں ادا کرتے تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ آئیں! نماز پڑھ آئیں۔ ہم پیدل ہی نماز کی ادائیگی کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ راستہ میں دارالضیافت کے سامنے پہنچ کر میرے اندر تعبیر پوچھنے کی جرأت پیدا ہو گئی۔ جب میں نے خواب بیان کی تو مجھے کہنے لگے (آپ جید قسم کے معبر بھی تھے) کہ اپنی داڑھی بڑھالیں۔ کسی بزرگ کی شخصیت میں کسی کمی کو دیکھنے سے اپنے اندر (یعنی خواب دیکھنے والے کے اندر) وہ کمی ہوتی ہے۔ خاکسار نے اس وقت تو اپنی داڑھی بڑھالی مگر بوجہ بڑھی ہوئی اور گھنی داڑھی میں خارش کے، جاری نہ رکھ سکا۔ جس کا مجھے آج بھی قلق اور افسوس رہتا ہے۔

مکرم مولانا محمد شریف صاحب مرحوم مبلغ بلاد عربیہ

آپ وجیہ شکل و صورت، لمبی داڑھی، سر پر رنگ دار شملہ والی پگڑی اور آدھا کوٹ (یہ کوٹ حضرت مصلح موعودؓ کے کوٹ کے نام سے موسوم ہوتا تھا) زیب تن کرتے۔ دارالرحمت وسطی سے پیدل جامعہ میں آیا کرتے تھے۔ تفسیر القرآن پڑھایا کرتے تھے۔ آپ کا انداز تدریس بہت سہل اور اچھوتا تھا۔ آپ قرآن کریم کی عملی تصویر نظر آتے تھے۔ اور بعض اوقات تدریس کے دوران عملی طور پر سمجھاتے تھے۔ جیسے مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اپنی پگڑی کھول کر گانٹھ دے کر اور اکڑوں بیٹھ کر دکھلایا۔ (جیسے گوٹ مار کر

بیٹھتے ہیں)۔ آپ مبلغ بلاد عربیہ والے کہلاتے تھے اور فلسطین میں بطور مبلغ خدمات بجالا چکے تھے۔

میں جب نائب ناظر اصلاح و ارشاد تھا۔ تو مجھے ایک مربی صاحب نے ''سر'' کہہ کر پکارا۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے ''سر'' کے استعمال سے منع کیا کہ مجھے ''سر'' کہلانا پسند نہیں اور نہ ہی میں کسی کو ''سر'' کہنا پسند کرتا ہوں۔ یہ انگریزوں کا طریق ہے۔ میں اسلام آباد پاکستان میں بھی رہا ہوں۔ جہاں ''سر'' کہے بغیر بات نہیں ہوتی لیکن میں نے وہاں بھی اپنے آپ کو ''سر'' کہلانا پسند نہ کیا اور نہ ہی کبھی کسی کو ''سر'' کے لفظ سے مخاطب کیا۔ وہ مربی صاحب مجھے بے ساختہ کہنے لگے کہ کیا آپ نے کبھی جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کو بھی ''سر'' کے لقب سے مخاطب نہیں کیا؟ خاکسار نے مربی صاحب کو بتایا کہ ہمارے اساتذہ بہت بزرگ تھے۔ اکثر پگڑیاں، اچکن اور آدھے کوٹ زیب تن کرتے تھے۔ ان کا رتبہ "سر" کے لقب سے بہت بلند تھا۔ ہم ان کو مولوی صاحب، مولانا یا ان کا نام لے کر عزت سے پکار لیا کرتے تھے۔

مکرم محمد احمد جلیل صاحب مرحوم مفتی سلسلہ

آپ جامعہ احمدیہ کے کمپاؤنڈ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ ویسٹ کوٹ یا اچکن اور کبھی کبھار چھوٹے کوٹ کے ساتھ ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ ہم نے آپ سے حدیث اور فقہ پڑھا تھا۔ آپ بہت دھیمے مزاج کے مالک اور طلبہ کے ہر دلعزیز استاد تھے۔ چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ اُن کا جامعہ کی طرف آنا

مجھے آج بھی یاد ہے۔ طلبہ کے ساتھ ہنسی مذاق وغیرہ بھی کر لیتے تھے۔ اپنے گھر سے یا کنٹین سے طلبہ کی ضیافت بھی اکثر کرتے رہتے تھے۔

مکرم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم عربی دان

آپ عربی دان تھے۔ ہمیں انشاء مضمون پڑھایا کرتے تھے۔ بہت سادہ اور بزرگ ہستی کے مالک تھے۔ پڑھانے کا انداز بہت سادہ تھا اور طلبہ سے ڈانٹ ڈپٹ بھی کر لیتے تھے مگر اس ڈانٹ میں بھی پیار ہوتا تھا۔ جامعہ کے کمپاؤنڈ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ اکثر ٹوپی پہنا کرتے اور ویسٹ کوٹ ہوتی لیکن فنکشن وغیرہ پر چھوٹے کوٹ اور بسا اوقات اچکن میں بھی نظر آتے۔

آپ اکثر عربی اخبار و رسائل کے تراشے اپنی جیب میں ڈال کر ساتھ لاتے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی عربی کتاب ہاتھ میں پکڑی ہوتی اور آتے ہی کسی طالب علم کو بلوا کر اس کے ہاتھ میں وہ کتاب یا تراشہ تھما کر ہدایت دیتے کہ فلاں جگہ سے پڑھو اور گرائمر کے مطابق اس (شاگرد) کی تصحیح کرتے جاتے۔ تحریر بہت خوش خط تھی۔ بلیک بورڈ پر جب عربی لکھتے تو یوں لگتا جیسے موتی پرو رہے ہیں۔ آپ کی جماعتی کتب بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُردو کتب کا عربی زبان میں ترجمہ کی خدمات لازوال ہیں۔

مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب مرحوم

آپ فیکٹری ایریا سے سائیکل پر تشریف لاتے تھے۔ عموماً اچکن اور ٹوپی مگر بسا اوقات شملہ والی پگڑی بھی پہنتے تھے۔ آپ علم کلام پڑھایا کرتے

تھے۔ آپ بلا کے شعلہ بیان خطیب تھے۔ بالخصوص سیرت کے مضمون کو بہت عمدہ اور اچھوتے رنگ میں بیان کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق اسی حوالہ سے ایک موقع پر ذکر فرمایا ہے۔ یوم مسیح موعودؑ، یوم مصلح موعودؓ پر آپ کی مسجد مبارک میں تقاریر آج بھی کانوں میں رس گھولتی ہیں۔

آپ علم کلام کے ماہر تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور دیگر کتب علم کلام پر پورا عبور رکھتے تھے۔ آپ کا اسلوب تدریس بہت سادہ اور اس حد تک پُر کشش تھا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی دلچسپی اور شوق ہمارے دلوں میں پیدا کیا۔ خاکسار نے تو اس شوق کے پیش نظر تمام کتب حضرت مسیح موعودؑ کا خلاصہ مختلف ایکسر سائز بکس پر تیار کیا اور ان خلاصہ جات سے خاکسار کے کلاس فیلوز نے بھی خوب فائدہ اُٹھایا۔

مکرم محمد احمد ثاقب صاحب مرحوم

آپ بھی تحریک جدید کے کوارٹرز میں رہا کرتے تھے۔ بعد میں دارالعلوم میں اپنا گھر تعمیر کروا کر وہاں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ بھی سائیکل پر جامعہ آتے۔ بہت سادہ لوح تھے۔ اکثر ٹوپی اور شلوار قمیض میں ملبوس نظر آتے تھے۔ فقہ کے ماہر تھے اور جامعہ کی سینئر کلاسوں کے طلبہ کو فقہ پڑھایا کرتے تھے۔ طلبہ کے لئے بہت شفیق اور ہمدرد وجود تھے۔ دھیمے مزاج کے مالک تھے۔

مکرم مولانا نورالحق انور صاحب مرحوم

آپ دارالعلوم سے سائیکل پر آیا کرتے تھے۔ بالعموم سادہ لباس اور ٹوپی میں نظر آتے۔ کبھی کبھار اچکن اور پگڑی بھی پہن لیا کرتے تھے۔ تفسیر القرآن اور ترجمۃ القرآن پڑھاتے تھے۔ امریکہ میں بطور مبلغ خدمات بجالا چکے تھے۔

مکرم سید نورالحق تنویر صاحب مرحوم

آپ عربی ادب کے استاد تھے علاوہ ازیں ناظم امتحانات اور ناصر ہوسٹل کے انچارج بھی رہے۔ بہت شیریں زبان کے مالک تھے۔ تدریس کا لہجہ بھی بہت نرم تھا۔ تدریس کے دوران ہم طلبہ آنمحترم کو باتوں میں آسانی سے لگا لیا کرتے تھے۔

آپ ریلوے روڈ دارالرحمت سے سائیکل پر جامعہ آیا کرتے تھے۔ ٹوپی، شلوار قمیض اور کبھی کبھی پینٹ شرٹ بھی پہن لیا کرتے تھے۔ عربی ایسے فی البدیہی بولتے کہ آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ طلبہ کے ساتھ بھی عربی میں بات کرتے بالخصوص کلاس روم میں۔ تا طلبہ بھی عربی بولنے کے قابل ہو سکیں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مرحوم

آپ پگڑی، اچکن میں ملبوس، ہاتھ میں سونٹی لئے احاطہ خاص سے پیدل جامعہ احمدیہ تشریف لاتے اور اعلیٰ کلاسوں کو ایک دو پیریڈ پڑھا کر واپس

تشریف لے جاتے۔ ہم نے درجہ رابعہ اور خامسہ میں آپ سے تفسیر کشاف اور دوسرے مفسرین کی تفاسیر کے علاوہ تصوف پڑھی ہے۔ جو عربی میں تھیں۔ آپ سہل زبان میں ان کا ترجمہ اور تشریح کیا کرتے تھے۔ آپ جامعہ کی فیکلٹیز میں سے تھے۔

مکرم حکیم خورشید احمد صاحب مرحوم

آپ کا گول بازار ربوہ میں خورشید دواخانہ کے نام سے اپنا دواخانہ تھا۔ خدمت دین کا بہت شوق تھا۔ ربوہ کے صدر عمومی بھی تھے۔ آپ بالعموم اچکن اور قراقلی ٹوپی پہنے رکھتے تھے۔ دواخانہ میں بھی اچکن زیب تن ہوتی۔ آپ پیدل یا کبھی کبھار اپنی گاڑی پر جامعہ میں تدریس کے لئے آیا کرتے تھے۔ آپ مولوی فاضل تھے اور حدیث کے ماہر تھے۔ آپ بھی جامعہ کی فیکلٹیز میں سے تھے۔

آپ صدر عمومی ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے محلہ کے صدر بھی تھے۔ خاکسار نے پہلے ناظم اطفال اور بعد ازاں زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالصدر جنوبی خدمت کی توفیق پائی۔ محلہ میں خدام اور اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات اور لوکل اجتماعات پر تشریف لا کر اطفال و خدام سے خطاب فرمایا کرتے، انعامات تقسیم کرتے اور ان نونہالوں کے روشن مستقبل کے لئے ڈونیشن بھی دے دیا کرتے تھے۔

مکرم عبد الرزاق صاحب مرحوم۔ پی ٹی آئی

آپ سے ہم طلبہ نے براہ راست علم کا فیض تو نہیں پایا۔ تاہم آپ جامعہ میں پی ٹی آئی ٹیچر تھے۔ آپ سے ہم نے پی ٹی اور کھیلوں میں بہت کچھ سیکھا اور ہماری اخلاقی تعمیر میں آپ کا بھی بہت عمل دخل ہے۔ آپ جامعہ کے کمپاؤنڈ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ پی ٹی آئی ٹیچرز بالعموم سخت طبیعت کے واقع ہوتے ہیں مگر آپ تحمل مزاج، نرم خو اور طلبہ سے شفقت سے پیش آتے تھے۔

جامعہ میں داخلہ کے وقت محترم ابا جان مرحوم نے خاکسار کو سفید رنگ کے دو شلوار قمیض اور مکیشن (بغیر تسمے کے جوتے) لے دی۔ مگر جلد ہی جامعہ میں یونیفارم کا اعلان ہو گیا جس میں تسمے والے بوٹ پہننے کا حکم بھی شامل تھا۔ محترم سید میر داؤد احمد صاحب غفر اللہ روزانہ ہی مجھے اسمبلی سے باہر نکال کر شروع میں تو تسمے والے بوٹ خریدنے کی ہدایت کرتے رہے۔ ایک دن فٹبال گراؤنڈ کا چکر لگانے کو کہا۔ میں چکر لگا کر آپ کے دفتر چلا گیا اور محترم ابا جان مرحوم کا (جو ایک اعلیٰ سرکاری افسر تھے اور نہایت دیانت داری سے گزر بسر کرتے تھے) یہ پیغام دیا کہ ”میں نے آپ کے جامعہ میں جانے کی خوشی میں اپنی جیب کاٹ کر آپ کو نئی مکیشن لے دی ہے۔ آپ کے سات بہن بھائی اور بھی ہیں۔ ہر ماہ اگر ایک کو جوتا لے کر دوں تو آٹھویں مہینے آپ کی باری آئے گی“ لہٰذا مجھے مکیشن پہننے کی اجازت دے دیں۔ آپ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا۔ جامعہ کا ڈسپلن قائم رہے گا اور تسمے والے جوتے ہی آپ کو پہننے ہوں گے اور ساتھ ہی بیل دے کر پی ٹی آئی صاحب کو بلوا کر ہدایت دی کہ انہیں بازار سے تسمے والے بوٹ خرید کر دے دیں۔ مکرم پی ٹی آئی صاحب نے شام کو ماڈرن اسٹور سے باٹا

کے جوتے خرید کر مجھے دیئے جو اُس وقت یعنی 1970ء میں انیس روپے ننانوے پیسے کے آئے تھے۔

بات جامعہ کے ڈسپلن کی چلی ہے تو محترم میر صاحب پرنسپل جامعہ روزانہ اسمبلی کے عقب میں کالی عینک پہنے کھڑے ہوتے تھے۔ جس طالب علم کے لباس میں کمی نظر آتی اس کو توجہ دلاتے۔ جیسے اگر جوتے پالش نہ ہوں یا کپڑے استری نہ ہوئے ہوں۔ ٹوپی سیدھی نہیں پہنی یا پہنی ہی نہیں۔ ایک دفعہ قمیض کے بازو کے کف کو دو دفعہ فولڈ کرنے کا رواج آیا تو طلبہ نے بھی ایسا کرنا شروع کر دیا۔ ایک دن اسمبلی میں بہت سے طلبہ کے کف کو فولڈ کئے دیکھ کر فرمایا "آپ کسی فیکٹری میں کام کرنے نہیں آئے یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں۔ اس لئے کف کے بٹن بند کر کے رکھیں۔"

ورزش اور پی ٹی آئی کے لئے گاہے بگاہے عملہ حفاظت خاص حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی بعض دوست فیکلٹیز پر متعین ہوتے رہے۔

مکرم مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب۔ مبلغ بلاد عربیہ

آپ کوارٹرز تحریک جدید سے سائیکل پر جامعہ آیا کرتے تھے۔ ہر وقت اچکن اور ترکی ٹوپی پہنے ہوتے تھے۔ آپ نے ہمیں قرآن، عربی اور کلام پڑھایا۔ آپ کا جسم بھاری بھر کم تھا۔ اس لئے آہستہ آہستہ چلتے تھے۔ ایک روز (جب ہم درجہ ثانیہ میں تھے) آپ کا پیریڈ تھا اور آپ لیٹ ہو گئے۔ چونکہ ہماری کلاس تعداد کے لحاظ سے جامعہ کی سب سے بڑی کلاس تھی۔ ہم کل 37 طلبہ تھے۔ فارغ وقت میں چند طلبہ معمولی بات بھی کرتے تو شور ہو جاتا تھا۔ اس شور

کو سن کر مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اپنے دفتر سے اُٹھ کر آئے اور پوچھا کس کا پیریڈ ہے؟ ہم میں سے ایک طالب علم نے کہا "مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب کا پیریڈ ہے۔ ریل گاڑی کی وجہ سے ریلوے پھاٹک بند ہے تو وہ وہیں کھڑے ہوں گے کیونکہ وہ ساتھ چرخی والے راستے سے گزر نہیں سکتے۔" مکرم ملک صاحب اپنی جیب سے سرخ رنگ کا رومال نکال کر منہ پر رکھ کر ہنستے ہوئے واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد شیخ صاحب جب آئے تو ہم نے یہ واقعہ ان کو سنایا۔ آپ بھی یہ کہتے ہوئے ہنس دیئے کہ واقعی پھاٹک بند ہونے کی وجہ سے میں وہیں کھڑا رہ گیا اور دیر ہو گئی۔ اس وقت طلبہ کا اساتذہ کے ساتھ اس طرح کا پیار بھرا تعلق ہوتا تھا۔

آپ پائے کے جید عالم تھے۔ عربی فَر فَر بولا کرتے تھے۔ چونکہ خاکسار کے محلہ دار تھے۔ اس لئے مسجد محمود میں آپ کو بھی اور مجھے بھی درس دینے کا موقع میسر آیا۔ آپ کا درس علمی ہوتا اور تربیت کے کئی نکات کھول کر بیان کرتے۔ خاکسار کے درس پر مجھے حوصلہ بھی دیتے اور رہنمائی بھی کرتے۔ یہ محلہ علماء مبلغین کا محلہ ہے۔ اس لئے علماء کے سامنے ایک نوجوان کا درس دینا ایک معانی رکھتا تھا۔ اس لئے آپ نے مجھے بہت حوصلہ دیا۔ آپ کی کئی کتب منظر عام پر آچکی ہیں۔

ایسے اساتذہ کرام جو ابھی بفضل اللہ تعالیٰ بقید حیات ہیں

اب ایسے بزرگ اساتذہ کا ذکر اختصار سے اِس دُعا کے ساتھ کروں گا جن سے علم کا فیض پانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت ڈالے اور صحت کے ساتھ خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب مدّ ظلہ العالی

ان اساتذہ میں سے سب سے پہلے ایسی بزرگ ہستی کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ جن کے علم اور کردار نے خاکسار کی کایا ہی پلٹ دی اور وہ حضرت میر محمد اسحاقؓ کے بیٹے اور مکرم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ہم نے آنمحترم سے حدیث، موازنہ مذاہب، منطق اور تصوف کا علم حاصل کیا۔ میں نے آپ کو اپنی زندگی میں کسی طالب علم سے ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ ہنسی کے ساتھ طالب علم کو ٹال دیتے۔ تدریس میں کبھی کسی طالب علم کی باتوں میں نہ آتے۔ بات سُن کر ہنس دیتے اور دوبارہ پڑھانے میں مشغول ہو جاتے۔ لیکچر باقاعدہ گھر سے تیار کر کے آتے۔ چونکہ آپ بعد جامعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ ہوتے تھے۔ اس لئے اگلے دن کی تدریس کے لئے تیاری نہ کی ہوتی تو کلاس میں آتے ہی کہہ دیتے کہ آج میں تیاری نہیں کر سکا لیکن وقت ضائع کیے بغیر کسی بات پر گفتگو شروع کر دیتے۔ اگر تدریس کے دوران باہر کسی ترکھان کے کام کرنے سے آنے والی آوازوں سے یا جلسہ سالانہ کے بعد گراؤنڈ میں پڑی پرالی کو آگ لگانے سے دھویں سے ہماری تدریس میں خلل آتا تو کوئی کھڑکی بند کرتا تو کوئی اٹھ کر دروازہ بند کرنے کی کوشش کرتا تو آپ کہا کرتے تھے۔ رہنے

دیں۔ دن کام کے لیے چڑھا ہے انہیں ان کا کام کرنے دیں۔ آپ اپنا کام کریں۔
ایک دفعہ انصار اللہ کے اجتماع کے آخری روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ ایوان محمود میں بڑا کھانا تھا۔ مکرم میر صاحب کھانے کے انچارج تھے۔ کھانے کے بعد جب حضور واپس تشریف لے گئے اور انصار بھی قریباً جا چکے تھے تو ہم میں سے بعض ڈیوٹی پر مامور طلبہ نے مٹی کے آب خورے اور دوسرے برتن اسٹیج سے نیچے پھینک کر توڑنے شروع کر دیئے۔ جبکہ خاکسار کی ڈیوٹی اسٹیج کے قریب ہی ایک بلاک پر تھی، میں کھڑا ان کے اس فعل پر ہنس رہا تھا۔ آپ باہر سے اندر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں باڑ کی ایک کین تھی۔ آپ نے مجھے دو تین لگائیں۔ جب مکرم میر صاحب کا غصہ جاتا رہا تو میں نے آپ کے سامنے حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے ایک بھی آب خورا نہیں توڑا۔ آپ نے مجھے بلا وجہ سزا دی۔ آپ نے معذرت کی اور کہا کہ آپ میرے گھر چائے پر آئیں۔ مکرم محمد زکریا صاحب جو آج کل امیر جماعت ڈنمارک ہیں وہ میرے بلاک کے انچارج تھے انہوں نے میر صاحب سے کہا کہ میں ان کا انچارج ہوں اس لئے میں بھی ساتھ آؤں گا۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد ہم مکرم میر محمود احمد صاحب کے گھر واقع احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حاضر ہوئے۔ آپ نے چائے کا انتظام کر رکھا تھا اور ہر چیز خود آگے بڑھ کر ہمیں پیش فرماتے اور بار بار کہتے کہ بی بی متین نے آپ کے لئے اسپیشل طور پر تیار کی ہے۔ جن میں گھر کی بنی آئس کریم مجھے آج بھی یاد ہے اور اس کا لاجواب ذائقہ آج بھی زبان پر محسوس ہوتا ہے۔

آپ کے ساتھ گزرے بے شمار واقعات سینۂ قرطاس پر اُبھر رہے ہیں۔ مگر ایک واقعہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ درجہ رابعہ کا واقعہ ہے جب اعلان ہوا کہ

کسی طالب علم کی ترقی کا انحصار چھ ماہ، سہ ماہی یا ماہانہ (اب مجھے یاد نہیں) امتحانات کے مارکس جمع کر کے ہو گا۔ آپ ہمیں موازنہ پڑھاتے تھے جو خاکسار کے پسندیدہ مضامین میں سے ایک تھا۔ ایک دفعہ موازنہ مذاہب میں، میں اپنی کلاس میں اوّل آ گیا۔ آپ نے مجھے بلوایا اور پوچھا کہ آپ فلاں طالب علم (نام لے کر) سے آگے کیسے گزر گئے۔ خاکسار نے فضل خداوندی ہی قرار دیا اور دل میں سوچا کہ کسی کے ناکام ہونے پر کمیشن بیٹھتے تو سنا تھا۔ آج خاکسار کی کامیابی پر بھی کمیشن بیٹھ گیا ہے۔

کمیشن کی بات چل نکلی ہے تو غالباً درجہ ثانیہ کی بات ہے کہ میں ماسوائے انشاء کے تمام مضامین میں اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہو گیا اور انشاء میں کمپارٹ آ گئی۔ جس کی وجہ سے مجھے ایک کمیشن کا سامنا کرنا پڑا۔ جس کے ایک رکن مکرم میر محمود احمد صاحب بھی تھے۔ جو مجھ سے یوں گویا ہوئے کہ کیا آپ نے دھوبی سے سفید لٹھے کی چادر دھلی دیکھی ہے۔ کیا دھلنے کے بعد اس پر کوئی داغ یا دھبہ نظر آتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ تو کہنے لگے کہ یہ نمبروں کی شیٹ دھوبی سے دُھل کر آئی ہے اور اس پر ایک سیاہی کا دھبہ بطور کمپارٹ انشاء لگا ہوا ہے۔ اسے فوراً دھوئیں۔ یہ بھی سمجھانے کا کیا ہی اچھا طریق تھا جو ہمارے بزرگ اساتذہ نے اپنایا۔

مکرم قاری محمد عاشق صاحب۔ سابق انچارج مدرسۃ الحفظ

آپ نے ممہدہ میں ہمیں قرأت اور تجوید سکھلائی۔ آپ غیر از جماعت سے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور بڑے اخلاص اور

محبت کے ساتھ آگے بڑھے اور جماعت میں اعلیٰ مقام تک رسائی پائی۔ مدرسۃ الحفظ کے سالہا سال تک انچارج رہے اور سینکڑوں طلبہ نے قرآن کریم حفظ کر کے نہ صرف آپ سے فیض پایا اور دنیا میں پھیل گئے بلکہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کی عملی تصویر بن کر دنیا بھر میں اس عظیم کتاب کے امین و محافظ بنے۔

آپ کے ساتھ خاکسار کا قریبی تعلق تب استوار ہوا جب آپ رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لئے پہلے لاہور اور پھر خاکسار کے اسلام آباد تبادلہ پر اسلام آباد آتے رہے۔ خاکسار نے آپ کو اللہ کے بہت قریب پایا۔ آپ کی بہت اچھی اور پیاری آواز میں قرآن کریم کی تلاوت سالہا سال تک ایم ٹی اے پر نشر ہوتی رہی اور آج کل قاعدہ یسر نا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ کی کلاسسز ایم ٹی اے پر سنائی دیتی ہیں۔ آپ ویسٹ کوٹ، شلوار قمیض اور ٹوپی پہنے دارالنصر سے جامعہ سائیکل پر آیا کرتے تھے۔ آج کل صاحب فراش ہیں۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب۔ مبلغ انگلستان

آپ سے ہم منطق اور موازنہ مذاہب کے مضامین سے مستفیض ہوئے۔ آپ دارالرحمت سے سائیکل پر جامعہ آیا کرتے تھے۔ کبھی پینٹ شرٹ اور کبھی شلوار قمیض کے اوپر ویسٹ کوٹ اور سر پر ٹوپی ضرور ہوتی تھی۔ آپ کے چہرے پر بھی ہلکی ہلکی مسکراہٹ ضرور رہتی تھی۔

آپ کے تدریس کا طریق بھی بہت اچھوتا تھا۔ محنت کر کے تیاری کے ساتھ جامعہ آیا کرتے تھے۔ چونکہ آپ لندن سے واپس گئے تھے۔ اس لئے انگریزی کے بعض غلط العام الفاظ بھی دوران تدریس تصحیح کروا دیا کرتے تھے۔ جیسے پاکستان میں اکثر دکانوں کے ساتھ "ورکس" جیسے سائیکل ورکس لکھا ہوتا ہے۔ جو غلط العام وَرکَس بولا جاتا تھا۔ جس کی تصحیح آپ نے کروائی۔

ایک دفعہ آپ نے موازنہ مذاہب کے سالانہ امتحان کے پرچہ میں 10 سوال ترتیب دیئے اور ہر سوال کے آگے 10 جزو تھے۔ گویا100 سوالات پر مشتمل100 نمبروں کا پرچہ تھا۔ چونکہ خاکسار کا موازنہ مذاہب کا مضمون بہت پسندیدہ تھا۔اس لئے خاکسار نے یہ تمام سوال حل کر لئے۔ اور ہر سوال کے 10 جزو حل کر کے خاکسار لکھتا۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔ اور آپ نے بھی مارکس دیتے وقت ہر سوال کے جواب پر10 نمبر دے کر لکھا: تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب، صدر، صدر انجمن احمدیہ

آپ آج کل ربوہ میں صدر انجمن کے اعلیٰ ترین عہدہ صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان پر فائز ہیں۔ آپ منجھے ہوئے ادیب ہیں اور تحریر آپ کی بہت پختہ ہے۔

غالباً ہم ثانیہ میں تھے جب یہ فیصلہ ہوا کہ جامعہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو بطور استاد لیا جائے تو اس فیصلہ کے تحت سب سے پہلے آپ ٹیچر بن کر جامعہ میں آئے اور مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب کے صرف و نحو کے پیریڈ میں کلاس

کے پیچھے آپ بیٹھا کرتے تھے اور پھر کچھ عرصہ آپ نے ہمیں پڑھایا بھی۔ آپ ایک اچھے مقرر رہیں اور ڈرافٹ تیار کرنے کے ماہر بھی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم اساتذہ کے درجات بلند کرتا رہے اور علم کے فیض کی تقسیم کرنے کے اجر سے نوازے اور جو اساتذہ بقید حیات ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر و صحت میں برکت دے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

بعض مرحوم افسران کا ذکرِ خیر

ان بزرگان سے کسب فیض اور راہنمائی حاصل کرنا، میری زندگی کا ماحصل ہے۔خاکسار نے جامعہ احمدیہ میں جن اساتذہ سے علمی فیض پایا۔ ان میں سے مرحوم اساتذہ کا ذکرِ خیر حدیث نبویؐ میں بیان ایک ہدایت اُذْکُرُوْ مَحَاسِنَ مَوْتَاکُم (بحارالانوار جلد72 صفحہ 239) کے تحت ایک طویل مضمون میں بیان کر چکا ہوں۔ جو روزنامہ الفضل آن لائن مؤرخہ 2 جولائی 2021ء میں طبع ہو چکا ہے۔ اس مضمون میں چار ایسے بزرگ اساتذہ کا بھی ذکر تھا جو الحمد للہ بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر و صحت میں برکت دے اور مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ آمین

آج میں ان چند ایسے مرحومین کا ذکرِ خیر کرنے جا رہا ہوں جن سے خاکسار نے علمی کسب فیض تو کمایا ہی لیکن انتظامی لحاظ سے بھی فائدہ حاصل کیا۔ جس حدیث نبوی ﷺ کا خاکسار نے اوپر ذکر کیا ہے اس کے مکمل الفاظ یوں ہیں۔

"اُذْكُرُوْ مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ" یعنی تم اپنے وفات یافتہ افراد کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے باز رہو۔ ان کے عیوب بیان نہ کیا کرو۔ یہ حدیث سنن ابو داؤد کتاب الادب میں بھی بیان ہوئی ہے۔ اس حدیث کے دو حصے ہیں۔ ایک مرحومین کا اچھے انداز میں ذکر اور دوم ان کے عیوب بیان کرنے سے رکنا۔ جس کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ باتوں باتوں میں بُرائی بیان کرنے کی بعض جگہوں پر عادت موجود ہے اور کسی کی وفات کے کچھ دن بعد ہی ہم بعض لوگوں کو یہ کہتے سنتے ہیں کہ "اچھا! ہُن تے او فوت ہو گیا اے ورنہ......" یہ کہتے کہتے پیٹھ پیچھے بات کرنے کے عادی ایک دو باتیں کر ہی جاتے ہیں۔

یہ تمہید باندھنے کی وجہ اپنے اس مضمون سے بھی متعلق ہے، وہ یہ کہ انتظامی لحاظ سے جن سے کچھ سیکھا جا رہا ہوتا ہے وہاں Administration wisely دورانِ سروس ایسی باتیں بھی ہو جاتی ہیں یا سننی پڑتی ہیں جو طبیعت کے منافی ہوتی اور گراں بھی گزرتی ہیں یا طبیعت پر ناگوار بوجھ بن جاتی ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ باتیں بھی اصلاح کے لئے ہی ہو رہی ہوتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ نے خربوزہ کاٹ کر اس کی قاشیں اپنے وزراء کو دیں تمام وزراء نے وہ قاشیں کڑوی ہونے کی وجہ سے تھو تھو کر کے پھینک دیں مگر ایک جہاندیدہ وزیر نے بڑے مزے لے کر اپنے حصے کی قاش کو کھالیا۔ بادشاہ کو دیگر وزراء کی طرف سے منہ بنانے اور قاشیں پھینکنے پر محسوس ہو گیا تھا کہ خربوزہ ٹھیک نہیں ہے اور بادشاہ نے جب قاش مزے سے لے کر کھانے والے وزیر سے اس کی وجہ پوچھی تو اس وفا شعار وزیر نے بادشاہ کو مخاطب ہو کر کہا کہ اے بادشاہ! روزانہ ہی آپ

کے دربار سے اَنگنت میٹھی اور لذیذ اشیاء کھانے کو ملتی ہیں اگر ایک روز کڑوی مل گئی تو کون سی اچنبھے کی بات ہے؟

اس لئے اگر یہ اساتذہ اور افسران کبھی ایسی کوئی بات کر جائیں یا کوئی ایسا فیصلہ کر دیں جو عارضی طور پر تلخ محسوس ہو تو اُسے بھی بخوشی قبول کر لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ ہماری تعلیم و تربیت اور اصلاح کے لئے ہی ہوتا ہے۔ انہوں نے ہمارا مثبت کردار تعمیر کرنے اور اخلاق حسنہ سکھانے پر بھی تو محنت کی ہوتی ہے اگر ایک بات مزاج کے برعکس ہو جائے تو تعجب کی بات نہیں۔

اب میں آتا ہوں انتظامی لحاظ سے ان مرحوم بزرگ افسران کے ذکر خیر کی طرف۔ جن سے خاکسار نے انتظامی لحاظ سے کسب فیض پایا اور ان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔

1۔ مکرم سید احمد علی شاہ، سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد

خاکسار نے جامعہ احمدیہ سے تعلیم مکمل کر کے جب میدانِ عمل میں قدم رکھا تو 1978ء میں میری خدمات کا آغاز نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کے تحت ہوا، جہاں مکرم سید احمد علی شاہ مرحوم دفتر کے افسر تھے۔ آپ کا عہدہ نائب ناظر کا تھا۔ آپ نے ایک دو دنوں میں ہی نئے آنے والے تمام مربیان کی تقرریوں کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے منظوری لی اور ایک اجتماعی میٹنگ کرنے کے بعد ہر مربی صاحب کی نئے اسٹیشن کے بارہ میں رہنمائی کی۔ یہ آپ کا ہی خاصہ تھا کہ آپ کو ہر مربی سینٹر کے بارے میں مکمل معلومات ہوتی تھیں۔ آپ مربیان کی چھوٹی سے چھوٹی بات میں رہنمائی فرماتے۔ حتٰی کہ کپڑے کس

طرح کے پہننے ہیں ،مربی کا کرداراور چال ڈھال کیسی ہونی چاہئے۔ جماعت کے اموال کی حفاظت کی طرف بہت توجہ دلاتے تھے۔ڈائری لکھنے کا کہتے تھے کیونکہ خود بھی اس کے عادی تھے۔چونکہ آپ عالم باعمل،اعلیٰ پائے کے مقرر اور مناظر تھے۔ اس لئے مربیان کی ملاقاتوں میں بعض اہم نکات اور علمی باتیں بتایا کرتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ کی ایک یہ نصیحت ہوتی تھی کہ میدان عمل میں کسی دوست کو نیچے گرانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ ہر ایک کو خلیفۃ المسیح سے محبت ہے۔ وہ اپنی استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے خلیفۃ المسیح کے حکم اورارشاد پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔اس لئے کبھی بھی پہلے کام کر کے جتایا نہ جائے کیونکہ بعض گاڑیاں نئی دہلی ریلوے اسٹیشن (یہ انڈیا کا سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن ہے، جہاں 16 پلیٹ فارمز سے ملک کے دیگر حصوں کی طرف روزانہ 350 ٹرینز چلتی ہیں) کے راستے لمبا سفر کر کے سنٹر میں آتی ہیں اور بعض بذریعہ لاہور جلدی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتی ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ آپ خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر کریں اور دوسرے ساتھی ابھی پیچھے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر صرف خدا کا شکر ادا کریں۔چونکہ شاہ صاحب ہمارے محلہ دار بھی تھے اس لئے مسجد محمود میں آپ کے درس اور تقاریر سننے کا موقع ملتا رہا۔ آپ اکثر پگڑی اور حضرت مصلح موعودؓ والا آدھا کوٹ زیب تن رکھتے اور سائیکل پر دفتر آتے اور بازاروں میں بھی سائیکل پر ہی نظر آتے۔ لوگوں سے اکثر سائیکل سے اتر کر ملتے اور حال احوال دریافت فرماتے نظر آتے تھے۔

میں جب 1990ء میں سیر الیون سے واپس پاکستان آیا تو مجھے نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ میں حاضر ہونے کو کہا گیا۔ تو محترم مولانا موصوف کو اب اس نظارت میں نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے طور پر دیکھا۔ خاکسار کی بدوملہی تقرری کے خط پر آپ کے نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی اور دارالذکر لاہور میں تقرری کے خط پر آنمحترم کے بطور نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے دستخط ہیں اور یہ دونوں خطوط آج بھی خاکسار کے پاس ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔

2۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور، سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

جن سے خاکسار نے انتظامی امور کے بارے میں فیض حاصل کیا یا یوں کہنا چاہئے کہ انتظامی امور میں بہت کچھ سیکھا وہ مولانا سلطان محمود انور مرحوم ہیں۔ سیر الیون سے واپس آنے کے بعد میں آپ کی شخصیت سے بالکل ناواقف تھا۔ صرف نام سن رکھا تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے 1990ء میں میری سیر الیون سے واپسی پر نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں خاکسار کی خدمات سپرد ہونے پر پہلا تعارف اس وقت ہوا جب رخصت کے روز سہ پہر کے قریب مکرم رفیق احمد جاوید (سابق مربی سلسلہ) کا کسی کے ہاتھ پیغام آیا (اس وقت فون عام نہ تھے) پیغام یہ تھا کہ مکرم ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے آپ کو یعنی مجھے اپنے دفتر میں یاد فرمایا ہے۔ میں ان کے دفتر چل دیا تو انہوں نے گھنٹہ بھر کے انٹرویو کو کمال مہارت سے انٹرویو کی بجائے ملاقات کا تأثر دیا۔ بہت کھلے ماحول میں میرے متعلق تمام معلومات بھی لے لیں۔ اس بالغ نظری کا خاکسار نے بعد میں متعدد

جگہوں پر معائنہ کیا۔ یہ انٹرویو دراصل لاہور دارالذکر میں تعیناتی کے لئے لیا جا رہا تھا۔

موصوف گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ بغیر نوٹس لئے تقریر بہت عمدہ کرتے تھے اس دوران جہاں بات پر زور دینا ہوتا وہاں مترادف الفاظ کا استعمال کرتے جس سے آپ کے انداز بیان میں چار چاند لگ جاتے اور سامعین متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے، مسجد اقصیٰ ربوہ میں آپ کا خطبہ سننے والے احباب اس بات کی گواہی دیں گے۔ تقریر کا فن خاکسار نے آپ ہی سے سیکھا۔ آپ اپنے ماتحت مربیان سے نہایت شفقت اور پیار سے پیش آتے۔ حتی الوسع ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ ہر مربی اور ان کے آباء و اجداد اور خاندان سے بخوبی واقفیت رکھتے، پاکستان بھر کے اضلاع اور مجالس کے دورہ جات میں مربیان سے لگاؤ اور محبت بڑھانے کے لئے ان کے خاندان کا اس طرح ذکر کرتے جیسے آپ انہی کی فیملی کا حصہ ہوں۔ دوروں کے دوران اور ربوہ مرکز میں آنے والے مربیان کی رپورٹس سن کر حوصلہ افزائی کرتے اور رہنمائی فرماتے۔

ایک خوبی جو میں نے آپ میں مشاہدہ کی (جس کی آج کے دور میں بہت ضرورت ہے) وہ یہ تھی کہ کسی کی کوئی برائی، کمی اور کمزوری کسی کے سامنے بیان نہ کرتے۔ ایک کان سے سنتے دوسرے کان سے نکال دیتے یا اپنے اندر دفن کر لیتے۔ چونکہ آپ اصلاحی کمیٹی کے بھی انچارج تھے اس لئے فریقین میں نہایت خوبی سے مصالحت کرواتے۔

آپ ایک منجھے ہوئے اچھے ایڈمنسٹریٹر تھے۔ ایک دفعہ میں نے آپ کے سپرد حضور کی طرف سے کاموں اور ڈیوٹیوں کی فہرست بنائی تو وہ 14 تھے۔

کسی کمیٹی کے صدر، کسی کے سیکرٹری اور کسی میں عام ممبر کے طور پر خدمات دینیہ پر مامور تھے۔

آپ ایک اچھے انشاء پرداز تھے جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں آپ بلا کے منجھے ہوئے مقرر تھے۔ دھیمے انداز میں سامعین کے دلوں میں اُتر جاتے۔ گہری سوچ کے حامل تھے۔ تقریر یا خطاب میں آپ کی اپروچ Intellectual ہوتی۔ قرآن و حدیث سے ہی نکات اخذ کر کے موجودہ حالات سے موازنہ کرتے ہوئے بات کرنے کا ملکہ رکھتے تھے۔ آپ کی تقاریر و خطابات کی سینکڑوں آڈیوز، وڈیوز کی کیسٹس آپ کے پاس موجود تھیں جن کو آپ نے مختلف مربیان سے ٹرانسکرائب بھی کروایا تا کہ ان کو شائع کروا سکیں مگر عمر نے ساتھ نہ دیا۔ اب اولاد کو کم از کم اس حصہ کو جو ٹرانسکرائب ہو چکا ہے مضامین کی صورت میں شائع کروا دینا چاہئے کیونکہ یہ ایک بہت بڑا علمی و تربیتی خزانہ ہے۔

موصوف اعلیٰ پائے کے منتظم تھے۔ میں نے آپ سے انتظامی لحاظ سے بہت سیکھا اور علمی معارف و نکات بھی کیونکہ یہ تمام نکات اور معارف خلافت کے تابع تھے۔

آپ اس حوالہ سے بھی نڈر تھے کہ بڑے سے بڑے جرنلسٹ سے مل لیتے اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نپی تلی بات کرتے۔ لاہور میں خاکسار نے کئی مرتبہ بعض اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان اور دیگر جرنلسٹوں سے ملاقات کا انتظام کروایا۔ آپ بلا خوف و خطر ان سے مل کر جماعت کا مؤقف بیان کرتے رہے۔ اس حوالہ سے آپ نے مجھے بھی جرأت دلائی۔ آغاز میں نیشنل اخبارات میں خطوط لکھوانے شروع کئے۔ پھر حوصلہ بڑھا کہ مضامین اور آرٹیکلز لکھواتے

رہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ خاکسار کی تحریر و تحقیق کو درست سمت کی طرف پھیرنے کا سہرا مولانا موصوف کے حصے میں جاتا ہے تو غلط نہ ہو گا۔

حوصلہ دینے اور بڑھانے کی بات چلی ہے تو ایک واقعہ درج کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور میں نو مبائعین کی آمد کا سلسلہ کثرت سے شروع ہوا۔ آپؒ نے جماعتوں کو نو مبائعین کے لئے تربیتی نصاب تیار کرنے کی ہدایت فرمائی تو خاکسار نے بھی ایک نصاب تیار کیا۔ ابھی وہ تکمیل کے آخری مراحل میں، ابواب کی صورت میں میرے مربی ضلع لاہور کے دفتر کی میز پر بکھرا پڑا تھا کہ اچانک آپ کی ربوہ سے آمد ہو گئی۔ آتے ہی آپ نے ان بکھرے کاغذات کی وجہ تسمیہ دریافت فرمائی اور کرسی پر بیٹھ کر ان تمام کاغذات پر جستہ جستہ نظر دوڑائی اور بعض جگہوں پر رہنمائی بھی فرمائی۔ خوشی کے آثار چہرے پر نمایاں تھے۔ بالخصوص اس باب پر جو جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل تھا جس میں جماعتی چندوں کا تعارف کروایا گیا تھا۔ اس کو پڑھ کر بہت محظوظ ہوئے اور فرمایا چندوں کا تعارف پہلی مرتبہ آپ اتنی تفصیل سے پبلک کے لئے منظرِ عام پر لائیں گے۔ یہ بہت اچھا کام کیا ہے۔ دو اڑھائی گھنٹہ کی اس سٹنگ میں اٹھتے وقت آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کو کیسے شائع کروائیں گے۔ میں نے عرض کی کہ اس کے بارے میں، میں نے ابھی نہیں سوچا۔ اللہ خود اس نیک کام کی تکمیل کا انتظام فرما دے گا۔ تو کہنے لگے کہ اچھا اگر کوئی بندوبست نہ ہوا تو مجھے بھجوا دینا۔ چنانچہ آپ نے نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے ایک شعبہ کے تحت ”تربیتی نصاب“ برائے نو مبائعین کے نام سے اسے شائع کروا دیا جس سے مجھے بہت حوصلہ ملا۔ اور مزید کتب لکھنے کی طرف رغبت ہوئی۔ لاہور کے قیام میں تین اہم

تاریخی موضوعات پر کتب تصنیف کرنے اور انہیں شائع کروانے کی توفیق ملی جیسے اسلامی اصول کی فلاسفی کے سو سال مکمل ہونے پر بعنوان "جلسہ اعظم مذاہب پر اجمالی نظر"، حضرت مسیح موعودؑ کی لیکھرام کی ہلاکت کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے سو سال مکمل ہونے پر بعنوان "تیغ دُعا" اور لاہور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قیام کے مبارک مقامات پر بعنوان "لاہور کی روحانی قدریں" شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اور یہ سلسلہ اسلام آباد اور بعد ازاں ربوہ میں بھی جاری رہا اور اب تک پاکستان اور ہندوستان سے شائع ہونے والی درجنوں کتب منظرِ عام پر آچکی ہیں الحمد للّٰہ رب العالمین۔ یہ تمام آپ کی خصوصی توجہ، خوشنودی، حوصلہ افزائی اور خاکسار کے ساتھ قریبی تعلق کی مرہونِ منت ہیں۔

ایک دفعہ آپ ربوہ میں رمضان میں ایک افطاری پر موجود تھے۔ میں آپ کے دائیں جانب بیٹھا تھا۔ کھانا تناول کر کے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ آنحضور ﷺ نے میزبان کے لئے اس کے اموال میں برکت کی یہ دُعا سکھائی ہے اور ساتھ اپنے خاص انداز میں ٹھہر ٹھہر کر ترجمہ بھی بتایا اور کچھ دیر کے بعد آپ نے یہ دُعا بلند آواز سے پڑھ کر میزبان کے لئے دُعا بھی کروائی۔ جو یہ تھی:

اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَم

(مسلم کتاب الاشربہ)

ترجمہ: اللہ برکت دے ان کی روزی میں، بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔

خاکسار نے یہ دُعا پہلی مرتبہ سُنی تھی۔ اور اس کے بعد اس دعا کو زندگی کا حصہ بنالیا۔

آپ کی طبیعت مرنجاں مرنج اور مثبت انداز میں بے تکلف تھی۔ ہلکا پھلکا مذاق بھی کر لیتے تھے اور دوسرے کے جواب میں کہی ہوئی مزاحیہ بات بخوشی برداشت بھی کر لیتے تھے۔ یہ بھی اعلیٰ اور نستعلیق شخصیت کا ایک انداز ہوتا ہے۔ بعض لوگ مذاق کر تو لیتے ہیں مگر دوسرے کے مذاق کو برداشت نہیں کرتے اور اس وقت ان لوگوں کو اپنا احترام یاد آ جاتا ہے۔ ایک دفعہ مجھے محسوس ہوا کہ آپ کچھ ناراض ہیں اور کھچے کھچے ہیں۔ میں نے آپ سے کہا کہ مولوی صاحب! مجھے حنیف محمود کہتے ہیں۔ میرے ان الفاظ سے آپ بہت محظوظ ہوئے اور بغیر توقف کے فرمایا۔ اچھا ہوا۔ آج مجھے بھی آپ کے نام کا پتہ چل گیا ہے۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ دو تین دن بعد آپ ٹہلتے ٹہلتے میرے دفتر میں تشریف لے آئے۔ میں نے بیٹھنے کو کہا تو فرمانے لگے۔ بس میں یہ بتانے آیا تھا کہ مجھے سلطان محمود کہتے ہیں۔ اس سے آپ کے تعلق اور محبت کا پتہ چلتا ہے۔

ایک دفعہ میں نے ربوہ میں آپ کے دفتر میں بیٹھے ایک درخواست کی کہ لاہور بہت بڑا شہر ہے اور مربّی ضلع ہونے کے ناطے ہر حلقہ اور بعض احباب سے رابطہ کرنا ہوتا ہے ویگنوں پر وقت بہت ضائع ہوتا ہے تو مجھے رکشہ استعمال کرنے کی اجازت دے دیں۔ تو برجستہ فرمانے لگے۔ ”ہن تہانوں فیر رکشہ لے دیئے“ کہ اب ہم آپ کو رکشہ لے دیں۔ آپ کے ان برجستہ الفاظ پر دفتر میں میرے ساتھ بیٹھے دیگر مربیان قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔ جس پر خاکسار کے چہرے پر سبکی کے آثار دیکھ اور پڑھ کر اکاؤنٹنٹ کے نام ایک سلپ پر اجازت لکھ کر اکاؤنٹنٹ کو بلوا کر دے دی اور دیگر موجود مربیان سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ اب آپ بھی مطالبہ نہ کر ڈالیں۔ ان کا کیس جینوائن ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین

3۔ مکرم راجہ نصیر احمد مرحوم، سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے جن افسران یا مختلف اضلاع میں امرائے کرام کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا وہ سب کے سب نہایت نرم مزاج اور اپنے ماتحتوں سے محبت و شفقت کا تعلق رکھنے والے اور خدمت دین بجالانے والوں کی قدر کرتے تھے۔ ان میں ایک مکرم راجہ نصیر احمد مرحوم بھی تھے۔ آپ بہت سادہ مزاج تھے اور گفتگو میں بھی سادگی تھی۔ دعاگو بزرگ تھے۔ خلافت سے عقیدت کی حد تک پیار تھا۔ خطوط میں حضور کے لئے ''آپ'' کا لفظ استعمال نہ کرنے دیتے بلکہ کہتے ''حضور'' لکھا کریں۔ میں نے ایک دن عرض کی کہ آنحضور ﷺ کے لیے بھی تو آپؐ کا لفظ لکھا بلکہ بولا بھی جاتا ہے تو کہنے لگے کہ وہ کتابوں میں لکھا جاتا ہو گا۔ دفتری خطوط میں خلیفۃ المسیح کے لئے ''حضور'' کا لفظ استعمال کیا کریں۔ ایک دفعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کو اپنی شلوار قمیض اور شیروانی تحفے میں دی۔ جس پر آپ بہت خوش تھے اور ہر ملنے والے سے کافی دنوں تک اس محبت بھرے تحفہ کا ذکر کرتے رہے۔

طبیعت میں مزاح تھا۔ باتوں باتوں میں لطیفے کی بات سے بات نکالنا ان کا خاصہ تھا۔ جیسے ایک بار اسلام آباد آئے۔ اطفال کے ورزشی مقابلہ جات تھے، جہاں بعض خواتین بھی آئی ہوئی تھیں۔ تو دیکھ کر کہنے لگے یہ تو تین سے زیادہ خواتین ہیں۔ اسی طرح ایک دن دفتر میں بیٹھے تھے ایک مربی صاحب ربوہ سے

باہر جانے کی اجازت لینے دفتر آئے اور کہنے لگے کہ ڈسکے (ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ) جانا ہے کل آ جاؤں گا۔ تو اس پر مربی صاحب کو مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ضرور جائیں لیکن ڈس کے نہ جائیں۔

قرآن کریم سے بہت پیار تھا۔ گاڑی میں قرآن کریم رکھا ہوتا۔ سفر میں بھی تلاوت فرماتے۔ آپ کہا کرتے کہ میں نے زمین پر بھی قرآن مکمل ختم کیا ہے، گاڑی یا بس کے سفر میں بھی، ہوائی جہاز یعنی ہواؤں میں بھی اور بحری جہاز یعنی سمندر میں بھی، اب space کا اللہ تعالیٰ موقع دے دے تو وہاں قرآن کریم ختم کرنے کو دل کرتا ہے۔خطبہ، تقریر اور نمازوں کے لئے امامت کے لئے نوجوان مربیان اور علمائے دین کو تیار کرتے ۔مسجد مبارک میں حق رکھنے کے باوجود خود نماز نہ پڑھاتے بلکہ کسی ایک کو آگے کرتے۔بیرون ملک سے اگر کوئی مبلغ آئے ہوئے ہوتے تو ان کو نماز پڑھانے کا موقع دیتے۔بلکہ کہتے تھے کہ ایک تو ان مبلغین کی خواہش اس مبارک محراب میں نماز پڑھانے کی پوری ہو جائے گی جہاں تین خلفاء سلسلہ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اور ایک خلیفہ نے خلافت سے قبل نمازیں پڑھائیں اور دوم یہ کہ ہم نمازیوں کو ایک نئے امام کی تلاوت سے حظ اٹھانے کا موقع ملے گا۔

نظارت اصلاح وارشاد کے تحت ایک اصلاحی کمیٹی بھی ہوتی ہے، خانگی اور لین دین کے جھگڑے بھی اس کمیٹی میں طے پاتے ہیں۔ان کے لیے آپ پہلے دعا کرتے بلکہ ان اوقات میں صدقہ بھی دیتے۔ اور اپنی بہوؤں کی مثال بہت دیتے کہ ہمارا ان کے ساتھ تعلق مثالی ہے اور بہوئیں بھی ہمیں یعنی ساس سسر کو

عزت کا مقام دیتی ہیں۔ اس بات کے تو ہم بھی محلہ دار ہونے کی وجہ سے گواہ ہیں۔

اپنے دفتر کے کارکنان کے ساتھ بیٹھنے میں خوشی محسوس کرتے تھے بلکہ 11 بجے والی چائے کے لیے بڑے ہال میں تشریف لے آتے۔ جہاں چائے بھی پیتے، اخبار بھی پڑھتے اور تعمیری گپ شپ بھی ہو جاتی۔

میرے ساتھ ایک خاص قسم کا اُنس رکھتے تھے۔ اس کا اظہار بھی ان کے عمل و فعل سے ہوتا۔ انتظامیہ نے میرا تبادلہ لاہور سے پشاور بطور مربی ضلع کر دیا۔ جہاں فیملی مربی ہاؤس نہ تھا اور بچیاں college going تھیں۔ ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں شفٹ ہو کر ان کی تعلیم جاری رکھنے کے لئے کئی قسم کے سرکاری روکیں بھی تھیں۔ میں نے اپنی فیملی لاہور میں کسی کے گھر (اللہ تعالی جزا دے مکرم محمد شریف احمد اور ان کی اہلیہ محترمہ مسز امتہ الرشید کو جنہوں نے ہمیں مشکل میں دیکھ کر اپنے گھر کا اَپر پورشن رہائش کے لئے مفت دے دیا) چھوڑ کر اور بچیوں کے لئے کالج آنے جانے کی ٹرانسپورٹ کا انتظام کر کے پشاور خدمت دین کے لئے حاضری دے دی۔ اس اثناء میں مکرم راجہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے عہدے پر فائز ہو گئے۔ آپ میری مشکل سے آگاہ تھے۔ اپنے دفتر کا قلم سنبھالتے ہی چند مہینوں کے اندر اندر میرے سامنے پاکستان کے بڑے بڑے سینٹرز کے نام لے ڈالے اور کہا بتائیں؟ ان میں سے کسی کا نام لیں۔ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ میں بہت شرمندہ ہوا کہ ایک واقف زندگی تو اس حوالے سے بے زبان ہوتا ہے، اس کی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔ میں بار بار عرض کروں کہ راجہ صاحب! آپ خود فیصلہ کر دیں میں کوئی

جواب دینے سے قاصر ہوں۔ آپ پشاور میرے پاس آئے ہوئے تھے۔ رات بسر کی۔ اگلے روز صبح سویرے پھر اسی ٹاپک کو چھیڑ کر کہنے لگے کہ اچھا! اسلام آباد کا سنٹر بھی ہے وہاں بھجوا دیں آپ کو۔ خاکسار پھر خاموش ہو گیا مگر آپ نے مرکز جا کر مکرم ناظر اعلیٰ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے مشورہ اور رہنمائی لے کر میرا اسلام آباد تقرر کروا دیا۔ خاکسار کچھ دنوں بعد مجلس شوریٰ پر مرکز آیا ہوا تھا تو مجھے اسلام آباد تقرر کی خبر سنا کر کہنے لگے کہ وہاں دو مربی ہاؤسز ہیں جن میں سے ایک مربی ہاؤس میں مقیم مربّی صاحب مسجد کو deal کرتے ہیں۔ کون سا مربی ہاؤس پسند ہے۔ میں نے سر جھکائے عرض کی کہ راجہ صاحب! پہلے آپ نے پاکستان کے بڑے بڑے سینٹرز کے نام میرے سامنے رکھے اور اب مربی ہاؤسز کے بارے میں چناؤ پر شرمندہ نہ کریں پلیز۔ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کسی کی حق تلفی ہو۔ کہنے لگے۔ نہیں! ہم نے تبادلے کرنے ہیں۔ آپ مجھے اپنی رائے دے دیں۔ میرے خاموش رہنے پر آپ نے میری مرکزی مربی ہاؤس میں تقرری فرما دی۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ خیراً۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آمین

میں جیسے اوپر لکھ آیا ہوں کہ مزاح آپ کی طبیعت کا حصہ تھا۔ ایک دفعہ میں پشاور سے آپ کو ملنے آیا۔ دفتر میں دیکھا کہ آپ بعض امرائے جماعت سے محو گفتگو تھے۔ میں دفتر کے بڑے ہال میں جا کر بیٹھ گیا۔ امراء سے گفتگو کے بعد جب آپ فارغ ہوئے تو وہاں تشریف لے آئے اور مجھے دیکھ کر پوچھنے لگے کہ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ اندر امراء بیٹھے ہوئے تھے۔ تو فرمانے لگے اب دوسرے امراء اندر تشریف لے آئیں۔

پشاور میں فیملی مربی ہاؤس نہ ہونے کا ذکر اوپر کر آیا ہوں۔ اس حوالہ سے مکرم مولانا سلطان محمود انور مرحوم کی بھی شفقتیں شامل حال ہیں۔ آپ نے مربی ہاؤسز کی تعمیر کے بجٹ ختم ہونے کے باوجود انجمن سے مربی ہاؤس کی از سرِ نو تعمیر کے لئے بجٹ منظور کروایا تا خاکسار کی فیملی وہاں رہ سکے۔ ابھی مربی ہاؤس کے از سر نو تعمیر کا کام شروع ہوا ہی تھا کہ خاکسار کا تبادلہ اسلام آباد ہو گیا۔

4۔ مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری، سابق امیر و مشنری انچارج سیرالیون

آپ امریکہ اور سیر الیون جنوبی افریقہ میں کامیاب ترین امیر و مشنری انچارج رہے۔ میں جب 1983ء میں سیر الیون گیا تو آپ وہاں نیشنل امیر تھے۔ کچھ عرصہ کے لئے رخصت پر ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کا گھر بھی ہمارے محلہ میں ہی تھا اس لئے آپ سے پہلی ملاقات مسجد محمود میں ہوئی۔ جہاں یہ معلوم ہونے پر کہ خاکسار کا تقرر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے سیر الیون کے لئے کیا ہے تو فرمانے لگے کہ کامیاب مربی کے لئے ٹائپنگ اور ڈرائیونگ بہت ضروری ہے۔ یہ نصیحت آج کے دور میں شاید کوئی معنی نہ رکھتی ہو مگر 1983ء کی دہائی یا اس سے پہلے بہت اہمیت کی حامل تھی جب موبائل نہ تھے۔ گاڑی کا تصور بھی نہ تھا۔

آپ اکثر پگڑی اور اچکن میں نظر آتے۔ آپ کا لباس آپ کی پہچان تھی۔ میں آپ کی شخصیت سے سیر الیون کے شہر فری ٹاؤن آمد پر پہلے دن ہی قائل ہو گیا کہ جب آپ نے ہم تینوں (ہم تین مبلغ اکٹھے سیر الیون گئے تھے) کو پہلے کھانے پر ہی ڈائننگ ٹیبل پر ان کے اسٹیشنز کا اعلان کر دیا تھا اور مجھے ایسٹرن پراونس کے ہیڈ کوارٹر کینیما (Kenema) جانے کو کہا جو سیر الیون کا تیسرا بڑا

شہر ہے۔ کھانا وغیرہ تناول کرنے کے بعد آپ اپنے دفتر میں تشریف لے گئے جہاں ہم تینوں نے اپنی تعیناتی کے کاغذات پیش کئے۔ میری تعیناتی پر لکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (ایدہ اللہ) نے خاکسار کا تقرر بو (Bo) سیر الیون میں فرمایا ہے جو سیر الیون کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ جبکہ باقی دونوں کے تعیناتی کے خطوط پر صرف سیر الیون لکھا تھا۔ عموماً! ہوتا بھی یہی تھا کہ ملک کے نام کے ساتھ تقرری ہو جاتی تھی۔ آگے وہاں کے امیر صاحب اسٹیشن کی تعیناتی کرتے تھے۔ میں نے جب اپنی تقرری کا خط آنمحترم کو پیش کیا تو اس پر Bo کا نام پڑھ کر فوراً اس slip کو پھاڑ کر Dustbin میں پھینک دیا جس پر آپ نے ہماری تقرریاں لکھ رکھی تھیں اور فرمایا خلیفۃ المسیح نے آپ کا تقرر ساؤتھرن پراونس کے ہیڈ کوارٹر Bo کیا ہے۔ آپ Bo تشریف لے جائیں۔ میں کون ہوتا ہوں آپ کو کینیما بھجوانے والا۔ یہ تھی خلافت کی اطاعت جو میں نے آپ کے اندر دیکھی اور جس سے خاکسار بہت متاثر ہوا۔ پھر جتنا عرصہ آپ سیر الیون میں مقیم رہے میں نے آپ کو کام میں دیانت دار اور امین پایا۔ بالخصوص انسان کی شخصیت جماعت / قوم کے پیسوں کی حفاظت سے ہوتی ہے کہ وہ کس حد تک اپنی قوم سے دیانت دار ہے۔ اس معاملہ میں بھی میں نے آپ کو دیانت دار اور دوسروں کے لئے نمونہ پایا۔ مثلاً وہ دَور بہت غربت کا دور تھا۔ مشن کے پاس مبلغین کو Facilitate کرنے کے لئے رقم میسر نہ ہوتی تھی۔ اُدھر افریقہ کا زہریلا مچھر جو دوائیوں سے بھی مشکل مرتا تھا اس کے لئے اور باتھ رومز کی صفائی کے لئے مشن مبلغین کو محدود سپورٹ کرتا تھا کیونکہ مربی کی اپنے الاؤنس سے ان اشیاء کی قوت خرید پہنچ سے باہر تھی۔ جب مشن کے حالات بہت ٹائٹ ہو جاتے تو یہ محدود امداد بھی بند

کرنی پڑتی تو سب سے پہلے اپنے معاون مبلغ کو بلا کر کہتے کہ میں ملک بھر کے مبلغین پر کچھ ماہ کے لئے ان چیزوں پر پابندی لگانے لگا ہوں۔ آئندہ سے یہ چیزیں ہمارے مشن میں بھی نہیں آئیں گی۔

دیانت داری کا یہ عالم تھا کہ پاکستان واپسی پر احبابِ جماعت نے تحفے تحائف آنجناب کو دیئے۔ ان میں جو پسند آئے ان کی قیمت لگوا کر رقم مشن کے اکاؤنٹ میں جمع کروائی اور باقی چیزیں ویسے ہی مشن کے حوالہ یہ کہتے ہوئے کر دیں کہ "اگر میں محمد صدیق کی حیثیت سے یہاں آیا ہوتا تو کس نے مجھے پوچھنا تھا؟ یہ سب تحائف جماعت اور خلیفۃ المسیح کے نمائندہ کی حیثیت سے مجھے ملے ہیں جو جماعت کا حصہ ہیں۔"

آپ بہت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ کھانے اور ضرورت کی اشیاء کے لئے جو ملتا اس میں ہنسی خوشی گزارہ کرتے۔ ایک دفعہ بعض مربیان نے آپ سے درخواست کی کہ الاؤنس کے اضافہ کے لئے حضور کی خدمت میں درخواست کی جائے۔ مہنگائی بہت ہو گئی ہے تو آپ نے یہ کہتے ہوئے صاف انکار کر دیا کہ ہم نے وقف کا فارم پُر کرتے وقت لکھا تھا کہ جماعت جو الاؤنس دے گی اسے انعام سمجھ کر قبول کروں گا اور کسی قسم کے حق الخدمت کا مطالبہ نہیں کروں گا۔

آپ منجھے ہوئے ایڈمنسٹریٹر تھے۔ مبلغین سے نہایت شفقت اور محبت سے پیش آتے۔ بزرگ تھے۔ تمام نوجوان مبلغین سے باپ کی طرح شفقت کرتے۔ ایک دفعہ ہم میں سے ایک مبلغ نے ایک شکایت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے کر دی۔ اس کی انکوائری جب ہوئی تو ہماری میٹنگ میں پوچھنے لگے کہ

اس کا اب کیا جواب دوں؟ آپ نے نہایت حکمت سے رپورٹ کرتے ہوئے اُس مبلغ سلسلہ پر آنچ نہ آنے دی۔

آپ منجھے ہوئے مقرر بھی تھے۔ انگلش اور اردو کی تحریر و تقریر میں خوب مہارت تھی۔ بغیر نوٹس کے بولتے بلکہ میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ آپ کسی جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے قرآن کریم کھول کر کوئی آیت ڈھونڈتے اور اس پر سیر حاصل بحث کرتے۔ مشن کے کام کرنے میں عار نہ سمجھتے۔ خود کمپیوٹر چلاتے۔ اس زمانہ میں فوٹو اسٹیٹ مشین کا تو زیادہ رواج نہ تھا اور نہ ہی پریس مشینیں عام تھیں۔ اس لئے سائیکلو اسٹائل کر کے مختلف کاغذات اور جماعتی فولڈرز کی کاپیاں بنالی جاتی تھیں۔ اس سارے عمل کے آپ ماہر تھے۔ خاص قسم کے کاغذ پر پہلے خوشخط لکھتے اور پھر اس کاغذ کو مشین میں سیٹ کرتے اور مشین کو ہاتھ سے چلا چلا کر اس کی کئی کاپیاں بنالیتے۔ مشن ہاؤس کی گاڑی خود ڈرائیو کرتے۔

سیرالیون سے واپسی پر پہلے آپ جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمت کرتے رہے۔ بعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا تقرر بطور نائب وکیل التبشیر تحریک جدید فرما دیا۔ جامعہ احمدیہ میں ہر دلعزیز استاد تھے۔ طلبہ آپ سے دینی امور میں کسب فیض کے ساتھ ساتھ بہت کچھ مثبت باتیں سیکھتے۔ اپنی باریک اور مسحور کن آواز میں کلاس کے سارے وقت میں لیکچر دیتے اور اپنے شاگردوں کی کسی بھی بات کا غصہ نہ کرتے۔ جب نائب وکیل التبشیر کا قلمدان آپ کے سپرد ہوا تو وقت کی پابندی کے ساتھ دفتر تشریف لے جاتے اور پورا وقت خدمت کرنے کے بعد گھر واپس آتے۔ آپ

اپنے محلہ دارالرحمت وسطی کے سالہا سال تک صدر بھی رہے۔ پنج وقتہ نمازیں مسجد میں ادا کرنے کا عالم یہ تھا کہ جب گھٹنوں میں تکلیف زیادہ ہوگئی تو کسی کے سہارے کے ساتھ چل کر نماز کے لئے تشریف لاتے، کمزوری بڑھی تو پہلے سٹک یعنی چھڑی پھر چار ٹانگوں والی واکر کے سہارے چل کر مسجد میں آکر نماز پڑھتے۔ اور جب بیماری نے زور مارا تو وہیل چیئر پر مسجد آتے۔ اکثر آپ کے بیٹے یا کوئی خادم آپ کو لانے کی خدمت پر معمور ہوتا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب تک ہمت رہی مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کرتے رہے۔

چند امرائے جماعت کا ذکر خیر

خاکسار نے ارشاد نبویؐ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ (بحارالانوار جلد72 صفحہ239) کے تحت اپنے بزرگ مرحومین کے ذکر خیر کی اشاعت کا سلسلہ روزنامہ الفضل میں عنوان وائز شروع کیا ہے۔ روزنامہ 2 جولائی 2021ء کے شمارہ میں ان مرحوم بزرگ اساتذہ کا ذکر خیر ہے جن سے خاکسار نے جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران کسب علم حاصل کیا۔ اس کی دوسری قسط مورخہ 6 نومبر 2021ء کو بعنوان ”بعض مرحوم افسران کا ذکر خیر“ کے نام سے شائع ہوئی۔ جن میں ان بزرگ ناظران کا ذکر تھا۔ جن سے علمی و انتظامی فیض سے اپنی زندگی کو خاکسار نے آراستہ کیا۔ آج اس سیریز کی تیسری قسط بعنوان ”چند امرائے جماعت کا ذکر خیر“ پیش ہے۔ جن میں پاکستان میں مختلف مقامات پر خدمت دین بجالاتے ہوئے ان شہروں کے امرائے جماعت سے واسطہ پڑا۔ ان سے روابط ہوئے اور ان کے ساتھ مل بیٹھ کر خدمت کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار قسط 2 میں اپنے ان

جذبات تشکر کا اظہار کر آیا ہے کہ خاکسار کو اپنے 44 سالہ دور خدمات دینیہ میں جن افسران، اساتذہ اور ایسے امراء جن کے ساتھ مل کر خدمت بجالانے کی توفیق ملی سے واسطہ پڑا وہ ہمدرد، شفیق اور محبت کرنے والے اور ایک مربی کی عزت کرنے والے تھے۔فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

پاکستان میں فیلڈ کے دوران صرف پانچ مقامات بدوملہی، پیر محل، لاہور، پشاور اور اسلام آباد میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آخری تین جگہوں پر تو مربی ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں خاکسار کا آٹھ امراء سے تعلق رہا۔

مکرم خواجہ عبدالغنی
امیر جماعت ہائے حلقہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

خاکسار کی پہلی تقرری جون 1978 میں ضلع سیالکوٹ کی ایک بہت بڑی جماعت بدوملہی میں ہوئی۔ مجھے اس بڑی جماعت میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اس جماعت کے امیر جہاں لوکل جماعت کے امیر ہوتے تھے وہاں بدوملہی جس میں اس وقت 20،22 جماعتیں ہوتی تھی اور امیر حلقہ بھی کہلاتے تھے۔ میری جس دن بدوملہی حاضری تھی۔ ظہر کا وقت تھا۔ نماز کے لئے ایک چھوٹے قد کے سادہ طبیعت کے مالک، تہمند پہنی ہوئی ایک رعب دار شخصیت جن کے چہرے پر ایک مخصوص طرز کی مسکراہٹ نمایاں تھی۔ نماز کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ اپنی دکان سے اٹھ کر مین بازار سے گزر کر نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد احمدیہ تشریف لاتے تھے۔ بازار سے احمدی احباب سے آپ میری آمد کی

اطلاع پا چکے تھے۔ آتے ہی وضو کر کے صحن میں قدم رکھتے ہی بلند آواز سے السلام علیکم مربی صاحب کہہ کر ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ اھلاً وسہلا و مرحبا کہا اور فوری طور پر خدام کو مربی ہاؤس (جو مسجد سے ایک ملحقہ کمرہ تھا) کو صاف کرنے اور سامان رکھنے کا حکم فرمایا اور نماز کے بعد خاندانی تعارف حاصل کیا۔ یہ تھا خاکسار کے ساتھ موصوف کا پہلا تعارف۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تعلق مضبوط ہوتا گیا۔ میرے ایک کلاس فیلو آپ کے داماد بن گئے جن کی وجہ سے یہ تعلق مزید مربوط ہو گیا۔ آپ طبیعت کے گو غصیلے تھے۔ آواز بہت رعب دار تھی۔ مگر غصے کا اظہار کر کے جلد ہی نارمل طبیعت میں آجاتے اور چہرے پر ہنسی کے آثار نمایاں ہوتے۔ تہجد گزار، دعا گو وجود تھے۔ نماز بھی گریہ وزاری سے ادا کرتے۔ مربی کے کام سے خوش ہوتے اور حوصلہ بڑھاتے۔ مربّی کی عزت و وقار کا بہت خیال رکھتے۔ غیبت کی عادت نہ تھی۔ کسی کی بات دوسرے سے نہ کرتے اور جماعتی رقوم بہت احتیاط سے خرچ کرتے۔

اپنی دکان پر فارغ اوقات میں الفضل کا مطالعہ کرتے اور اپنے گاہکوں کو پڑھ کر بھی سنایا کرتے۔ ہر وقت آپ کے ہونٹ تسبیح و تحمید، استغفار اور درود شریف پڑھنے سے ہلتے رہتے تھے۔ آپ کو بعض سچی خوابوں بھی آیا کرتیں تھیں۔

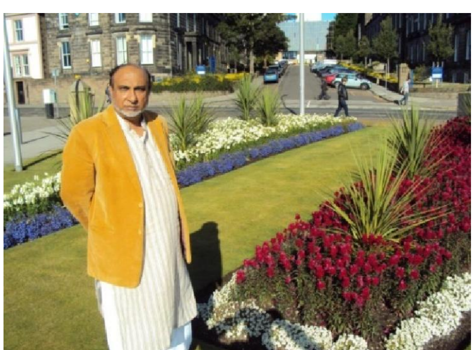
متفرق تصاویر



درجہ خامسہ میں اپنی کلاس کے ساتھ مری کا ٹرپ



سیر کے دوران



سیر کے دوران خوبصورت پھولوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے



ڈیرہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ پر پکنک کرتے ہوئے





سوات پاکستان ایک ٹرپ پر



سوات کے بازار میں



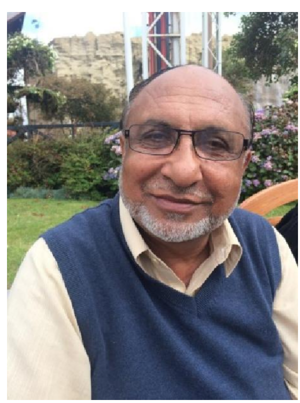
اسلام آباد ٹلفورڈ میں 1990ء میں



حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت سیدہ آصفہ بیگم کے مزار پر دعا کرتے ہوئے



پشاور مربی ضلع کے طور پر پروگرام کا جائزہ لیتے ہوئے



ایک جگہ سیر کے دوران



دفتر میں



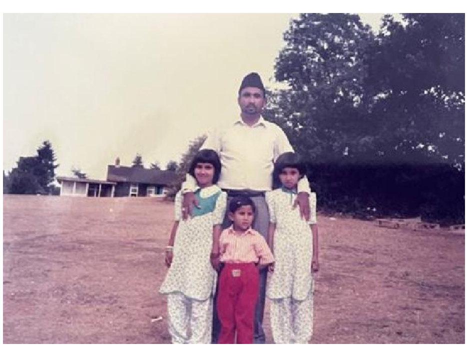
ایک شادی کی تقریب میں



ایک تقریب میں



سعید الدین کی آمین۔ دائیں جانب سے مکرم مجیب الرحمٰن مرحوم ایڈووکیٹ۔ اباجان مرحوم۔ سعید۔ مولانا سلطان محمود انور مرحوم اور خاکسار



خاکسار اپنے بچوں کے ہمراہ 1990ء میں



عزیزم سعید الدین احمد





خاکسار کے چاروں بیٹے سلمہم اللہ

دائیں سے بائیں سعید الدین احمد (بیٹا)، کاشف محمود، لندن (داماد)،

عامر محمود، شیفیلڈ یو کے (داماد)، انیل عمران، جرمنی (داماد)



مسجد فضل لندن کے باہر بیٹے کے ساتھ



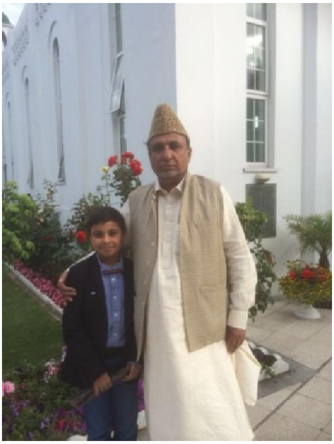
نواسہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ
سے انعام لیتے ہوئے



نواسے کے جرمنی میں نیشنل لیول پر حاصل کردہ انعامات



نواسہ حضور انور کی کلاس میں شریک





اپنے بڑے نواسے عزیزم عاطف کے ساتھ
احاطہ بیت الفضل لندن میں

نواسہ ایم ٹی اے کو انٹرویو دیتے ہوئے



اپنی بھتیجی سدرۃ المنتہیٰ کی آمین کے موقع پر



ناظر صاحب اعلیٰ، چھوٹے بھائی ڈاکٹر مبارک احمد کے گھر ایک تقریب میں آتے ہوئے،
خاکسار استقبال کرتے ہوئے



ناظر اعلیٰ صاحب، وکیل اعلیٰ صاحب اور ڈاکٹر نوری کی عزیزم ڈاکٹر مبارک احمد کے گھر آمد



عزیزم ڈاکٹر مبارک احمد کے گھر مکرم سید میر محمود احمد ناصر پرانے قصر خلافت کی عمارت کی جگہ کی نشاندہی کرتے ہوئے، ناظر اعلیٰ صاحب، وکیل اعلیٰ صاحب اور ڈاکٹر نوری بھی موجود



اسی موقع کی ایک اور تصویر



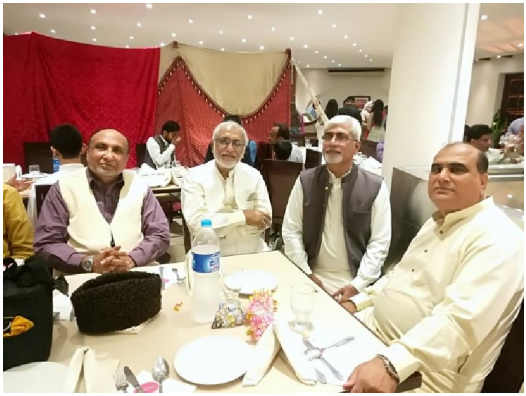
ایک شادی میں بھائیوں کے ساتھ



عید قربان پر بھائیوں کے ساتھ



بھائیوں اور فیملی ممبرز کے ساتھ



تین بھائی اور بہنوئی



مکرم منیر احمد جاوید، پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ



بھانجے عزیزم راشد کی شادی کی تقریب



اپنی نواسی کے ساتھ



اپنی شادی کے موقع پر۔ دو چھوٹے بھائیوں کے ساتھ



خاکسار کی شادی میں حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب دعا کروا رہے ہیں
حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اور ابا جان بھی موجود ہیں



ابا جان خاکسار کے بہنوئی عزیزم مبشر احمد کے ساتھ



اباجان خاکسار کے چھوٹے بھائی کی شادی میں شریک



اباجان عزیزم مجید احمد بشیر کی شادی میں



عزیزم مظفر احمد مبشر کی شادی کے موقع پر اباجان مرحوم بھی تصویر میں نظر آرہے ہیں



چھوٹے بھائی فہیم احمد فاروق کی شادی خانہ آبادی کے موقع پر لی گئی ایک یادگار تصویر



خاکسار کے تمام بھائی بیٹی کی شادی کے موقع پر



بیٹی کی شادی کے موقع پر مکرم عبد المنان ناہید مرحوم کے ساتھ



بیٹی کی شادی کے موقع پر



عزیزہ قرۃ العین کا اعلان نکاح



عزیزہ نمود سحر اور عزیزہ بقعۃ النور کا اعلان نکاح



عزیزم سعید الدین احمد کی نکاح کے بعد سمدھی صاحب کے ساتھ



نکاح کے موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد کے ساتھ ایک یادگار فوٹو



بھانجے عزیزم فرخ کی شادی کی تقریب

مکرم رفیع الدین بٹ

امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ بدوملہی

مکرم خواجہ عبدالغنی صاحب کی وفات کے بعد بدوملہی جماعت کے امیر مکرم رفیع الدین بٹ مقرر ہوئے۔ آپ CMA میں ملازم تھے اور ریل گاڑی پر روزانہ لاہور JOB پر جاتے تھے۔ بہت نرم مزاج، صاحبِ علم تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کررکھا تھا اور ان کتب سے حوالے بھی دیا کرتے تھے۔ ایک بہت بڑی جماعت ہونے کے ناطے آپکی کوشش ہوتی کہ ہر احمدی سے رابطہ رکھا جائے۔ شام دفتر سے واپسی پر سیدھے مسجد میں آکر نماز مغرب ادا کرتے اور احباب سے رابطہ کرتے۔ جن کے گھروں میں جاتے دھیمی آواز سے بات کرتے اور دھیمی طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک بات تحمل سے سنا کرتے۔ مربیان کی بہت عزت کرتے ان کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے چونکہ اس وقت مربی ہاؤس Proper تو تھا نہیں۔ مربی ہاؤس کرایہ پر تھا جس میں آپ نے ضرورت کی اشیاء ڈلوائیں۔ جماعت کی رقوم کا اس حد تک خیال رکھتے تھے کہ گرمیوں کے دنوں میں مربی ہاؤس میں پنکھے کی ضرورت تھی۔ بدوملہی کا بازار بہت بڑا ہے اور ضرورت کی ہر چیز میسر ہوتی ہے۔ مگر آپ چند روپوں کی رقم بچانے کی خاطر لاہور سے پیڈسٹل پنکھا بڑھاپے کی عمر میں خود اٹھا کر لائے اور مربی ہاؤس میں پہنچایا۔ خاکسار کے ابا جان بھی محکمہ CMA میں افسر تھے۔ مکرم بٹ صاحب موصوف ابا جان کے کولیگ بھی رہے۔ آپ سے محبت کا تعلق اس ناطے بڑھا۔ آپ جماعتی رقوم کے امین رہے۔

مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان مرحوم
امیر جماعت لاہور و ضلع

خاکسار جب 1990 میں سیر الیون مغربی افریقہ میں خدمات بجا لا کر پاکستان واپس آیا تو میرا تقرر لاہور دارالذکر گڑھی شاہو میں ہوا۔ اس وقت آپ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر تھے۔ میں نے اپنی تقرری کا خط انچارج دفتر امارت لاہور مکرم نذیر احمد راجوری کو دیا تو تھوڑی دیر بعد امیر صاحب مرحوم کا پیغام ملا۔ وہ یہ تھا کہ

"خوش آمدید۔ خطبہ دینا مربی کا کام ہے۔ میں نے جب خطبہ دینا ہو گا بتا دیا کروں گا"

پھر میں نے ساڑھے سات سالہ عرصہ میں دیکھا کہ مربی کے کام میں ذرا بھر مداخلت نہیں۔ آپ بہت کم خطبہ دیا کرتے تھے اور مسجد دارالذکر کے محراب میں بیٹھ کر خطبہ سنتے تھے۔ جب کبھی آپ کا خطبہ دینے کا ارادہ ہوتا تو مکرم میجر عبد اللطیف صاحب مرحوم نائب امیر کی طرف سے پیغام ملتا کہ "آج امیر صاحب آ رہے ہیں" گویا کہ خطبہ دیں گے۔ حالانکہ وہ دارالذکر میں ہر جمعہ پڑھتے تھے۔ آپ قادر الکلام شخصیت تھے۔ فی البدیہہ نپا تلا مختصر کلام کرتے۔ ذرا ٹھہر ٹھہر کر بولتے گویا کہ سامعین کو مضمون ساتھ کے ساتھ سمجھا کر آگے بڑھتے۔ آپ کی تقریر دلوں پر اثر کر رہی ہوتی۔ آپ بہت بارعب شخصیت تھے۔ بہت مدبر، فراست رکھنے والے، دور اندیشی سے کام لینے والے، زیرک، معاملہ فہم اور سمجھدار تھے۔ آپ سامنے کم آتے مگر جماعت پر پورا ہولڈ رکھنے

والے تھے اور باخبر رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے تمام حلقوں کا دورہ شروع کیا تا احباب سے روابط بڑھیں اور ان کی مشکلات کا علم ہو۔ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ ایک خوبی جس کی آج کے دور میں بہت ضرورت ہے اور میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب کے ذکر خیر میں بھی لکھ آیا ہوں۔ زندگی میں مجھے ان دو آدمیوں نے اس خوبی کے حوالے سے خوب متاثر کیا اور وہ غیبت اور چغلی سے پرہیز تھا۔ آپ کسی کی کمی، کمزوری کو یا کسی نے کوئی بات کی ہو کسی دوسرے سے نہ کرتے۔ اس خوبی کی آج بہت پرچار کی ضرورت ہے۔

مکرم میجر (ر) عبد اللطیف۔ نائب امیر لاہور

آپ فوج سے ریٹائرڈ ہونے کی وجہ سے مزاجاً سخت طبیعت کے مالک تھے مگر کام کو منظم طریق سے کرنے کی مہارت رکھتے تھے اور ایک ڈسپلنڈ آدمی تھے۔ آپ سے جو پہلی دفعہ ملتا اسے سخت طبیعت کا ہی پیغام جاتا مگر دل کے نرم تھے اور مہمانوں کی دیکھ بھال کی طرف خصوصی توجہ دیتے اور بار بار سیکرٹری صاحب ضیافت سے پوچھتے رہتے۔ قادیان جلسہ سالانہ پر جانے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت اور رہائش بہت بڑا مرحلہ ہوتا تھا جس کی نگرانی فرماتے آپ روزانہ اپنی گاڑی پر باقاعدگی سے بلاناغہ دفتر دارالذکر آتے۔ آپ صبح 9 بجے دارالذکر پہنچ جاتے اور ظہر کی نماز، باجماعت ادا کر کے جاتے۔ عمر کے اس حصہ میں جب آپ کے لئے ڈرائیونگ کرنا مشکل ہو گیا تب جماعت کی گاڑی پر آپ آتے۔ آپ کی اولاد نہ تھی۔ آپ نے اپنی کوٹھی واقع شمالی چھاؤنی جماعت کے لئے وقف کر دی تھی۔ جہاں نمازیں ہوتی رہیں اور

کچھ حصہ میں مہمان خانہ بھی بنا دیا گیا۔ آپ نے بے شمار دفعہ قائمقام امیر کے فرائض بھی ادا کئے۔ دیانت دار افسر تھے۔ جماعت کی رقوم کی بہت حفاظت فرماتے اور احتیاط سے خرچ کرتے۔

مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان۔ نائب امیر لاہور

آپ ایک معزز فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بھتیجے تھے آپ بیرسٹر تھے اور صاحب الرائے تھے۔ خاموش رہتے تھے مگر جب مشورہ مانگا جاتا تو بہت Solid مشورہ دیتے۔ آپ صاحب علم تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی کتب کا مطالعہ آپ کا خاص شغف تھا تاریخ لاہور کا خاص علم رکھتے تھے۔ وکالت کے شعبہ سے منسلک ہونے کی وجہ سے جماعت میں میاں بیوی کے درمیان ناچاقیوں کے کیسز آپ ڈیل کرتے تھے۔ چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی۔ دفتر میں روزانہ تشریف لاتے اور ظہر کی نماز باجماعت ادا کر کے واپس جاتے۔ آپ نائب امیر دوم تھے۔ نائب امیر اول سے بعض اوقات اختلاف ہو جاتا مگر جب نائب امیر اول کوئی فیصلہ کر دیتے تو بخوشی قبول فرماتے۔ آپ 28 مئی 2010ء کے واقعہ میں جام شہادت نوش فرما گئے۔

مکرم ارشاد احمد خان۔ امیر ضلع پشاور

مجھے آپ کے ساتھ بہت مختصر عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ یعنی صرف 7 ماہ مگر خاکسار نے آپ کو بہت سی خوبیوں اور صلاحیتوں کا مالک پایا۔ آپ پیشہ

کے اعتبار سے انجینئر تھے مگر قادر الکلام تھے۔ اپنا مافی الضمیر بہت خوبصورتی سے اردو اور پشتو زبان میں یکساں طور پر ادا کرتے تھے۔ سوال وجواب کی محفلوں میں خوشی سے شامل ہو کر جوابات دیتے۔ گویا علمی شخصیت تھے آپ کے ہاتھ میں ہمیشہ چمڑے کا بیگ ہوتا جس میں کوئی نہ کوئی کتاب جس میں زیادہ تر روحانی خزائن ہوتی، ہمیشہ رہتی اور اس کا مطالعہ کرتے رہتے۔ سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ شلوار قمیض اور ویسٹ کوٹ کے ساتھ نظر آتے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ مسجد کے اندر دریوں میں بیٹھ کر کام کرنے میں خوشی محسوس کرتے حتی کہ عاملہ میٹنگز بھی دریوں پر ہی ہو جاتیں۔ چونکہ پشاور ضلع کا امیر خیبر پختونخواہ کی دور دور کی جماعتوں کی بھی نمائندگی کرتا تھا۔ اس لئے آپ ان سے بھی روابط رکھتے۔ دورے کرتے مجھے بھی دور کے علاقوں میں انکے ساتھ دورے کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم منیر احمد فرخ۔ امیر جماعت اسلام آباد

خاکسار کو اپنی پوری سروس میں میدان عمل میں مکرم منیر احمد فرخ صاحب مرحوم کے ساتھ کام کرنے کا بہت مزا آیا۔ خاکسار نے آپ سے بہت کچھ سیکھا بھی۔ آپ پیشہ کے اعتبار سے انجینئر تھے اور PTCL کے ساتھ منسلک تھے۔ آپ کو تربیتی نکتہ نگاہ سے نت نئے خیال اور زاویے سوچنے کا ملکہ حاصل تھا۔ ذہن بہت زرخیز تھا۔ قوت فیصلہ بھی بہت تھی۔ جو کام کرنا ہوتا ایک دو سے مشورہ کر کے فوراً شروع کروا دیتے اور بعد میں مجلس عاملہ میں رکھ کر منظوری لیتے۔ جہاں آپ کے دور میں مختلف جماعتی کاموں کو وسعت ملی وہاں اللہ

تعالیٰ نے بھی ان کے کاموں کی تکمیل کے لئے رقوم بھی عطا کیں اور آپ کا بنایا ہوا کوئی پروگرام مالی دشواریوں کے باوجود نہیں رکا۔

خاکسار نے 1999 میں جب مربی ہاؤس کا چارج سنبھالا۔ تو آپ اس وقت حاضر سروس تھے اور شام کو دفتر بیت الذکر حاضر ہو کر ڈاک دیکھا کرتے تھے اور جماعتی امور نپٹاتے۔ مگر جب سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ لے لی تو پھر ہمہ وقت اپنے آپ کو جماعتی کاموں کے لئے وقف کر دیا۔ صبح تو باقاعدگی سے دفتر آنا شروع کر دیا اور کبھی کبھار شام کو بھی آجاتے۔ آپ چونکہ انجینئر تھے اس لئے تعمیراتی کاموں کی طرف آپ کی بہت توجہ رہی۔ اتنی بڑی اور پرانی جماعت ہونے کے باوجود مرکزی مسجد میں مربی ہاؤس نہیں تھا چونکہ خاکسار کو بھی روزانہ دفتری امور کے لئے G-8 سے مسجد آنا پڑتا تھا۔ میں نے بھی مربی ہاؤس کی تعمیر کی درخواست کی تو مجھے کہنے لگے کہ ہاں ہاں دو مربی ہاؤسز کے نقشے بنے ہوئے ہیں۔ ذرا نکلوائیں دیکھتے ہیں۔ میں نے اس وقت کے محرر محمد اقبال صاحب سے نقشے طلب کئے تو انہوں نے مجھے دیتے ہوئے کہا کہ مربی صاحب!۔ ”اے نقشے کئی واری نکلے اور کئی واری اندر گئے“

میں نے انہیں مخاطب ہو کر کہا کہ ان شاء اللہ اب واپس اندر نہیں جائیں گے۔ میں نے سب سے پہلے خود غور سے نقشے دیکھے۔ جو فلیٹ نما چھوٹے چھوٹے دو گھروں پر مشتمل تھے۔ میں نے آپ کو نقشے دیتے ہوئے درخواست کی کہ دو کی بجائے ایک ہی مربی ہاؤس بن جائے تو بہتر رہے گا۔ ممکن ہے کہ کوئی بڑی فیملی والے مربی صاحب کا بھی تقرر ہو جائے۔ آپ نے میری اس گذارش سے اتفاق کرتے ہوئے نائب امیر مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب کو بڑے اور

وسیع مربی ہاؤس کے نقشہ کی تیاری کی ہدایت فرمادی اور احاطہ بیت الذکر میں تعمیراتی کاموں کا آغاز بھی مربی ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس سے ہوا اور اب عالی شان مربی ہاؤس موجود ہے جس کا پہلا مکین خاکسار تھا۔ بعد ازاں غسل خانے اور ان کی بالائی منزل میں دفاتر بشمول مربی دفتر، پھر دفتر امیر و نائب امیر اور میٹنگ رومز اور پھر مسجد کی توسیع یہ آپ کے کارہائے نمایاں میں شامل ہیں۔ آپ اسلام آباد کے پانچویں امیر تھے اور پندرہ سالہ دور امارت میں ایسے ایسے کام کر گئے کہ اپنا نام امر کر گئے۔

علمی و تربیتی کاموں کی طرف آنے سے قبل تعمیراتی کاموں کے حوالہ سے ایک تربیتی نکتہ کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب کے اکلوتے بیٹے سید منور مجتبیٰ مرحوم کی امریکہ میں کار حادثہ میں وفات کے بعد آپ نے اپنے اس بیٹے کے نام سے منور کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر کے نام سے ایک انسٹی ٹیوٹ بنانے کا ارادہ کیا تو مکرم امیر صاحب نے اس کے لئے الگ سے عمارت کا ایک حصہ الاٹ فرما کر افتتاحی تقریب کے لئے اس وقت کے ناظر اعلیٰ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو دعوت دی۔ آپ جب پورا معائنہ کرنے کے بعد فنکشن کی جگہ (یعنی مسجد کے مین ہال کی طرف بڑھے) تو برآمدہ میں ناظر صاحب اعلیٰ (حضور) نے پہنا جوتا اتارنے کی کوشش فرمائی تو امیر صاحب نے عرض کی کہ میاں صاحب! ہم اس برآمدہ کو مسجد کا حصہ نہیں سمجھتے تو ناظر صاحب اعلیٰ (حضور) نے فرمایا!

”میں تو سمجھتا ہوں اس لئے جوتا اتار کر جاؤں گا آپ نہ سمجھیں تو الگ بات ہے“

آپ کے ذہن کی ایک خوبی یہ تھی کہ احاطہ مسجد کے اندر تعمیراتی کاموں میں کوئی جگہ خالی نہیں چھوڑی۔ اس کو درست مصرف میں لائے اور گیسٹ ہاؤسز اور مہمان خانے اور رہائش گاہیں بنا دیں۔ آپ کہا کرتے تھے کہ یہ دارالخلافہ ہے احمدی احباب ویزہ اور سیر وسیاحت کے لئے جبکہ طلبہ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ انکے لئے رہائش کا وسیع انتظام ہونا ضروری ہے۔ اس کے لئے آپ نے G-10 گیسٹ ہاؤس میں بھی وسعت کروائی۔ جیسا کہ میں اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ جماعت کے ہر سیکرٹری، ذیلی تنظیموں کے تمام پروگرامز میں اپنی طاقت سے بڑھ کر تعاون فرماتے۔ میں نے بے شمار تربیتی پروگرام بنا کر آپ کو پیش کیے ہمیشہ Go ahead کا ہی اشارہ ملا۔ مشورہ بھی دیا اور مالی معاونت بھی فرمائی۔ مثلاً مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کے تعاون سے خاکسار نے تبرکات کی نمائش کا اظہار فرمایا تو دل کھول کر تعاون فرمایا۔ مکرم سید تنویر مجتبیٰ صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن کی معاونت سے قرآن نمائش کے اظہار پر نہ صرف خوشنودی کا اظہار کیا بلکہ ہر قسم کا تعاون فرمایا۔ علمی محافل کے انعقاد کے پروگرام پر بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مہمانوں کے لئے کھانوں کا انتظام بھی کرتے رہے۔

لائبریری کا منصوبہ یہ کہہ کر پیش کیا کہ دارالخلافہ ہے یہاں جماعت کی بڑی لائبریری ہونی چاہیے۔ تو اسے خوشی سے قبول کیا اور زیر تعمیر عمارت میں نقشے میں معمولی تبدیلی کر کے ایک وسیع ہال لائبریری کے لئے مختص کر دیا۔ بعد ازاں کتب کی دستیابی کے لئے وسیع رقم مختص کر دی ہے۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لئے مرکز سے حفاظ بلانے کی بات کی تو کہنے لگے منگوالیں اور خود

ان کی رہائش مختص کرنے کے لئے مسجد کی مختلف جگہوں کا معائنہ کیا تا ہر طرح کی سہولت میسر آسکے۔

G-10 گیسٹ ہاؤس میں دوسرے حافظ قرآن کی رہائش دیکھنے کے لئے خاکسار کو ساتھ لے کر گئے۔ جماعتی نیوز لیٹر ہر ماہ شائع کرنے کی بات کی تو اسے قبول کر لیا۔ ایک دفعہ اطفال و ناصرات میں علمی مقابلہ جات کروانے کا پروگرام بنام بمپر پرائز پیش کیا کہ یوں احمدی بچوں اور بچیوں کی علمی استعدادوں میں اضافہ ہو گا تو اسے نہ صرف منظور فرمایا بلکہ کہا کہ اگر بائیک اور سونے کے بُندے خریدنے میں مشکل پیش آئے تو مجھے بتا دیں۔ گھٹیالیاں اور تخت ہزارہ میں جب شہادتیں ہوئیں تو دو گروپس جماعتی نمائندگی میں تعزیت کے لئے تشکیل دے کر خاکسار کو گھٹیالیاں اور مکرم رانا رفیق احمد صاحب کو تخت ہزارہ کے گروپس کا انچارج مقرر فرما کر کہنے لگے کہ راستے میں بھوکا نہیں رہنا۔ کھانا وغیرہ کھا لیں۔ آپ کے دور میں کتب کی اشاعت بھی بہت ہوئی۔ خاکسار کی 7 کے قریب کتب لجنہ اماء اللہ کے تحت شائع ہوئیں جن میں 700 احکام خداوندی بھی شامل ہے۔ اس سلسلہ میں مکرمہ آپا ذاکرہ ناصر، صدر لجنہ ضلع نے بہت تعاون فرمایا۔ اس کے علاوہ میں نے جماعتی سطح پر جب بعض کتب کے منصوبے پیش کئے تو فوراً منظور فرما کر آگے بڑھنے کو کہا جن میں تجہیز و تکفین کے متعلق ایک کتاب تھی۔ اس کے دو ایڈیشن منظر عام پر آئے۔ بعد ازاں سویڈن جماعت نے اس کا سویڈش ترجمہ کر کے کچھ تبدیلیوں کے ساتھ اپنے ہاں بھی شائع کر دیا۔

الغرض لکھنے کو تو اور بھی بہت کچھ ہے مگر طوالت کے ڈر سے بچتے ہوئے صرف اتنا عرض کروں گا کہ ایک دیانت دار افسر تھے۔ کام اور اپنی ذمہ

داری کا بھی پورا حق ادا کرتے۔ سرکاری دفاتر میں ایک احمدی دیانت دار افسر کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ دعا گو، ہر ایک سے محبت کرنے والے تھے۔ رقت بہت جلد آپ کے چہرہ پر نمایاں ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مکرم ظفر اقبال قریشی۔نائب امیر اسلام آباد

ربع صدی کے قریب آپ کو جماعت کی خدمت کی توفیق ملی جس میں بطور نائب امیر نمایاں ہے۔ آپ مسلسل روزانہ ہی بیت الذکر میں اپنے دفتر تشریف لاتے نہ سردی دیکھی نہ گرمی نہ آندھی اور نہ طوفان۔ میں جب 1998 میں اسلام آباد آیا تو میں نے اپنے دفتر آنا شروع کیا تو آپ کو میں نے روز ہی وہاں پایا۔ اس وقت مکرم امیر صاحب سرکاری ملازمت کی وجہ سے صبح نہ آسکتے تھے اس لئے آپ حاضر ہو کر احباب جماعت سے ملاقات کرتے اور ان کے مسائل کا حل فرماتے۔ میں نے بارہا دیکھا کہ اگر کوئی کام نہیں تو دھوپ میں کرسی بچھا کر بیٹھ جاتے نیشنل اخبار، الفضل اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے اور ظہر کی نماز پڑھ کر جاتے۔

آپ پنجاب گورنمنٹ سے چیف انجینئر ریٹائرڈ تھے اور بیوروکریٹ تھے طبیعت میں معمولی سختی تھی مگر احباب جماعت کے لئے نرم گوشہ رکھتے۔ بہت زیرک، ذہین، مردم شناس تھے اور صاحب الرائے تھے۔ انگریزی میں ڈرافٹ بہت اچھا تیار کرتے تھے ایمبیسیز و دیگر سرکاری دفاتر میں ڈاک کی جو آمد و رفت ہوتی وہ آپ ہی کی ڈرافٹڈ ہوتی تھی۔ موصی تھے حصہ جائیداد اپنی زندگی

میں ہی ادا کر چکے تھے خاموش طبع تھے۔ مربیان کی بہت عزت کرتے چونکہ مہمان نوازی کا شعبہ آپ خود دیکھتے تھے تو مہمانوں کی طرف نظر رہتی ان کی دیکھ بھال کرتے جماعتی رقوم کے محافظ تھے۔ جماعتی رقوم کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر کرتے مکرم امیر صاحب ان سے مشورہ بھی کرتے تھے آپ کو خاکسار نے کئی دفعہ امیر صاحب سے اختلاف کرتے دیکھا مگر جب امیر صاحب کوئی فیصلہ کر لیتے تو پھر خاموشی کے ساتھ سمعنا واطعنا کی تصویر بن جاتے۔ آپ کسی سے مشورہ کرنے بھی عار محسوس نہ کرتے۔ خاکسار سے بارہا مختلف امور میں مشورہ کیا۔ آخری بیماری تک دفتر آتے رہے۔ گھر میں بیگم بیمار ہو گئیں تو اُن کو دفتر ساتھ لے آتے مگر دفتر آنا نہ چھوڑا۔ بیگم کی بیماری میں مکرمہ اہلیہ صاحبہ، مکرم مبارک احمد بھٹی نے ان کی خوب خدمت کی۔فجزاھم اللہ تعالیٰ

چونکہ مکرم امیر صاحب ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ پر سمعی و بصری کی ڈیوٹی کی خاطر جاتے تو آپ کو قائمقام کا شرف ملتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات پر آپ نے بطور قائمقام جو انتظامات کئے وہ روشن تاریخ سے لکھے جائیں گے۔

جو کچھ خلاصۃً خاکسار مکرم منیر احمد فرخ صاحب کے حوالے سے لکھ آیا ہے ان تمام خدمات میں آپ کا بھی ہاتھ ہے۔فجزاہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرتا رہے۔

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مرحوم، مورخ احمدیت

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد دور و نزدیک سے ہمارے رشتہ داروں میں سے تھے۔ آپ ہمارے پورے خاندان کو بہت قدر کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ بالخصوص جب میری تاریخی اعتبار سے تصانیف نظارت اشاعت کی طرف سے تبصرے کی غرض سے آپ کو بھجوائی جاتیں تو پھر ان کو دیکھ اور پڑھ کر خاکسار کے ساتھ بحیثیت مربی قربت کا تعلق رکھا۔ "میرے محسن والدین" کو پڑھ کر کہنے لگے۔ میں نے اس کو اس سال کی فائل میں رکھ دیا ہے تا مؤرخ جب اس سال کی تاریخ لکھے تو آپ کی اس کتاب کا ذکر ضرور کرے۔

جامعہ احمدیہ میں خاکسار کے مقالے بعنوان "سراپا" کے نگران بھی تھے اور انٹرویو لینے جامعہ بھی تشریف لائے تھے۔ انٹرویو کے بعد ریمارکس دیتے ہوئے فرمایا: "مقالہ میں بہت تحقیق سے کام لیا گیا ہے۔"

مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، قادیان

آپ ابا جان کے کلاس فیلو تھے۔ اس ناطے کا اظہار بھی کیا کرتے اور پیار بھی۔ آپ کو علم الانساب پر بھرپور عبور تھا۔ خاندانوں کے بڑوں کا فوراً اظہار کرتے تھے۔ بہت ہمدرد، پیار کرنے والا وجود تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے اندر سے ہمیں یہ کہہ کر سیر کروائی کہ اپ میرے کلاس فیلو کے بیٹے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ و اغفر لہ

مکرم سید میر مسعود احمد صاحب

آپ حضرت سید میر محمد اسحاقؓ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے ساتھ گو مجھے کام کرنے کا موقع تو نہیں ملا۔ تاہم آپ خاکسار کے والد محترم کے کلاس فیلو تھے۔ اس ناطے آپ خاکسار سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ بہت قابل اور باعلم شخصیت تھے۔ جس کا اندازہ مجھے اس وقت ہوا جب خاکسار نے 1990ء میں مربیان کے ریفریشر کورس پر بطور لیکچرار بلوایا۔ آپ مربیان کرام کو اپنے بچوں کی طرح ڈیل کرتے۔ آپ علم الانساب پر بھرپور عبور رکھتے تھے۔ معمولی سا تعارف کروانے پر دودھیال، ننھیال تک تعارف کروادیتے تھے۔

مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب

مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق الشرکۃ الاسلامیہ پاکستان ربوہ میں خدمات کے ساتھ ساتھ احمدیہ بکڈپو کے پہلے انچارج بھی مقرر ہوئے۔ ایک اچھے منتظم اور اجل عالم تھے۔ آپ کو خاکسار الشرکۃ الاسلامیہ کے حوالہ سے جانتا تھا مگر احمدیہ بکڈپو میں آپ کے ساتھ کام کرنے کا پہلا تجربہ ہوا جو کامیاب رہا۔ ہنس مکھ، کارکنان کے ساتھ دوستوں کی طرح رہنے والے دوست تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں و خوبیاں ہمارے اندر سرایت کرے۔ آمین

اختتامیہ

یہ مختصر داستان خاکسار نے اپنے حوالہ سے سپرد قلم کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ یہ بیان دراصل اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال کے اس عاجز پر نازل ہونے کا ذکر ہے اور اس کی تحریر کا ایک محرک قرآنی حکم وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ: 11) بھی ہے۔

مئی 1978ء سے شروع ہونے والا بطور مربی سفر آج مورخہ 27 مئی 2022ء (جو الحمد للہ ثم الحمد للہ 43 سالوں پر محیط ہے) جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت کے ساتھ چلتے پھرتے خلافت کے سائے تلے خاتمہ بالخیر کرے اور خدمات کو اپنے حضور شرف قبولیت بخشے۔ آمین

تحدیثِ نعمت

الفضل آن لائن پر بعض آراء و تبصرے

مکرمہ امتہ السلام، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے فرمایا:

- میں آپ اور آپ کی تمام ٹیم الفضل کے لئے دعا تو کرتی رہتی ہوں۔ میں آپ کے امی ابا کے لئے بھی دعا گو رہتی ہوں جنہوں ایک بچے کو جنم دے کر، پال پوس کر اور تعلیم و تربیت کر کے اس مقام تک پہنچایا کہ آج وہ دنیائے صحافت پر دنیا بھر میں حکومت کر رہا ہے۔

مکرمہ قدسیہ محمود سردار لکھتی ہیں:

- اب تو صبح کا آغاز اس جماعتی نامہ بر ''روزنامہ الفضل لندن آن لائن'' سے ہوتا ہے جس کا ہر شمارہ روحانی علوم بڑھانے کے ساتھ ساتھ دُنیاوی علم وادب بھی مہیا کر رہا ہے۔

مکرمہ نصرت قدسیہ وسیم، فرانس لکھتی ہیں:

- سارا الفضل ہمیشہ ہی علم و حکمت سے بھرا ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ الفضل کو ایک استاد کی حیثیت حاصل ہے۔

مکرمہ کوثر ضیاء لکھتی ہیں:

- یہ ایک مہکتے پھولوں کا گلدستہ ہے جس کی مہک بلاشبہ دل و روح کو معطر کرنے والی ہے۔

مکرمہ عطیۃ العلیم، ہالینڈ لکھتی ہیں:

- الفضل کا ہر دن کا شمارہ اپنے اندر نئی شان رکھتا ہے۔

مکرمہ منزہ خالد، جرمنی لکھتی ہیں:

- ”آن لائن الفضل“ کے علمی مضامین سے ذہن کو ایسی جلا ملی ہے کہ اب اللہ کے فضل سے الفضل میں مضامین لکھ کر اس قلمی جہاد میں حصہ لینے کے توفیق پارہی ہوں۔
- روزنامہ الفضل لندن آن لائن مختلف، خوبصورت اور خوشنما رنگوں پر مشتمل اخبار ہے۔ جو دینی علم کے اعتبار سے، خلیفۂ وقت سے لازوال محبت اور اطاعت کے جذبات کا اظہار، معلوماتی مضامین اور زبان وادب کی خوش ذائقہ چاشنی کے ساتھ ہمیں گھر بیٹھے مختصر، منتخب اور مستند حالات حاضرہ سے باخبر اور یک جہتی کا ماحول میسر کر رہا ہے۔

مکرمہ درثمین خان لکھتی ہیں:

- الفضل آن لائن وہ روحانی نہر ہے جو تمام دنیا کو سیراب کرتی ہے اور یہ دنیا کا واحد اردو اخبار ہے جو مختصر جبری تعطل کے سوا نہایت باقاعدگی اور آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔

میں نے اپنے لیپ ٹاپ میں الفضل اخبار کے نام کا ایک فولڈر بنایا ہوا ہے پیارا الفضل بہت ساری مفید اچھی مختلف انفارمیشن کا مجموعہ ہے۔ as a chief librarian اپنے users کو مختلف موضوعات پر انفارمیشن دینے کے لیے میرا پیارا الفضل میرے لیے assistant librarian کا کام کرتا ہے۔

مکرم آر آر قریشی لکھتے ہیں:

- تمام لکھاری بہت بہترین اور ایمان افروز باتوں سے الفضل کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں جہاں نظام جماعت کو بہت سے ذرائع اشاعت اسلام احمدیت کے مہیا ہو چکے۔ وہاں الفضل آن لائن بہت نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔

مکرم شبیر احمد ثاقب لکھتے ہیں:

- روزنامہ الفضل لندن آن لائن ماشاء اللہ آپ کی ادارت میں روز بروز ترقی کی نئی منازل طے کر رہا ہے۔ بہت مفید، دلچسپ، علمی و روحانی مضامین نے الفضل کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ آپ ہر روز ایک خوبصورت خوشنما دلآویز پھولوں کا گلدستہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔

مکرمہ سدرۃ المنتہٰی، کینیڈا لکھتی ہیں:

- اس رسالہ میں علمی مضامین کو پڑھنے اور ان پر تحقیق کرنے پر مجبور کر دیا ہے اور مسیحِ دوراں اور خلیفۂ وقت سے جڑے تمام روحانی مائدہ کی اشاعت کا بھی ایک خوبصورت سلسلہ پڑھنے کو ملتا ہے۔

مکرمہ امۃ القیوم انجم، کینیڈا لکھتی ہیں:

- الفضل ایک فیض رساں جریدہ ہے۔

مکرم وسیم احمد جنجوعہ، ہائیڈل برگ، جرمنی سے لکھتے ہیں:

- الفضل آن لائن، الفضل ربوہ کا بہترین نعم البدل ہے۔

مکرم محمد انور شہزاد لکھتے ہیں:

- میرے پسندیدہ اخبار ''الفضل'' کی آن لائن دستیابی نعمتِ مترقبہ سے کم نہیں۔ خلافت کی برکت سے ہماری روحانی سیرگی کا مزید سامان ہو گیا۔

مکرمہ نعیمہ طاہر، جرمنی لکھتی ہیں:

- روزنامہ الفضل ہم احمدیوں کے لیے ایک بہت بڑا روحانی مائدہ ہے ایک جاری چشمہ ہے جو روحانی پیاس بجھانے کے لیے روزانہ تازہ اور میٹھا مشروب مہیا کرتا ہے۔

مکرمہ زاہدہ یاسمین طارق، واقف زندگی لکھتی ہیں:

- پیارا الفضل ہمارے ازدیاد ایمان اور دنیا بھر کے احمدیوں کے ساتھ ازدیاد تعلق کا ذریعہ بنا رہے اور پیارے آقا کا دل ہماری طرف سے ٹھنڈا رہے۔

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف لکھتے ہیں:

- روزنامہ الفضل ہمارے پیارے امام کی رہنمائی اور بابرکت قیادت میں ترقیات کا سفر نہایت سرعت سے طے کر رہا ہے اور دلچسپ سے دلچسپ تر ہوتا جا رہا ہے۔

مکرم چوہدری منیر احمد، مبلغ امریکہ لکھتے ہیں:

- ماشا اللہ بہت دلچسپ، مفید اور تاریخی نوعیت کے مضامین روزنامہ الفضل آن لائن میں شامل ہوتے ہیں۔

مکرم ناصر الدین، کیلیگری، کینیڈا سے لکھتے ہیں:

- جب سے یہ اخبار آن لائن آیا ہے باقاعدگی سے دیکھتا اور پڑھتا ہوں۔ الفضل پڑھنے کا ایک شوق ہے بلکہ چسکا کہہ لیں۔ الفضل سے پیار بچپن سے ہی ہے۔ میں روزانہ اس کا قاری ہوں۔ اللہ الفضل کو ترقیات سے نوازے۔ آمین

مکرم ونگ کمانڈر زکریا داؤد، کینیڈا سے لکھتے ہیں:

- یہ اخبار بہت دلچسپ اور روحانیت بڑھانے نیز جماعتی لٹریچر سے تعلق بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے آن لائن الفضل کی صورت میں گمشدہ ساتھی ہم سے ملا دیا ہے۔

مکرم افضل طاہر لکھتے ہیں:

- میں الفضل کا بہت بڑا پرستار ہوں۔ اعلیٰ مضامین ہوتے ہیں۔ یہ ہمارا قومی اخبار ہے۔

مکرم خالد ملک لکھتے ہیں:

- الفضل کا احمدیوں کی تعلیم و تربیت میں بہت حصہ رہا ہے۔ جس کو الفضل آن لائن خوب نبھا رہا ہے۔

مکرمہ ناصرہ احمد، بریمٹن، کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

- اب الفضل آن لائن بہت مزے دار ہوتا جارہا ہے۔ نت نئے علمی و تربیتی مضامین کے اضافے نے الفضل میں دلچسپی بڑھا دی ہے۔ ہمارے ہاں 7 بجے الفضل لانچ کر جاتا ہے اس کے بعد سب سے پہلا کام الفضل کا مطالعہ ہوتا ہے۔

- ماشاءاللہ الفضل دن بدن نکھرتا جارہا ہے، مضامین انتہائی دلچسپ اور معلوماتی ہیں۔

مکرم تنویر احمد ناصر، قادیان تحریر کرتے ہیں:

- ماشاءاللہ اب تو اخبار الفضل کا انتظار رہنے لگا ہے، بہت علمی مضامین اور معیاری نظمیں اخبار کی زینت کو چار چاند لگارہی ہیں۔ اداریہ بھی ماشاء اللہ بہت باموقع اور علوم سے بھرپور ہوتا ہے۔

مکرم محمود احمد ناصر، برسلز، بیلجیم سے لکھتے ہیں:

- الفضل علم و عرفان کا ایسا سمندر ہے کہ اس کے مضامین کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ ہر مضمون ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد طاہر، ویلز، یوکے لکھتے ہیں:

- الفضل ہم سب کیلئے مناسب حال مضامین کے ساتھ ہماری تربیت (جو ہماری ہوگی تو بچوں کی کرپائیں گے) کا منظم بندوبست کرتا ہے، لائق صد تحسین ہے۔
- الفضل کے تمام مضامین انتہائی خوبصورتی اور موقع اور مناسبت سے شائع ہوتے ہیں۔

مکرم محمد ادریس شاہد، فرانس سے لکھتے ہیں:

- جلسہ سالانہ برطانیہ پر الفضل آن لائن کا "تاریخ جلسہ ہائے سالانہ نمبر" فرانس میں بہت پسند کیا جارہا ہے اور اسکی اشاعت کی بھی خوب توفیق ملی۔

مکرم خالد محمود شرما، کینیڈا تحریر کرتے ہیں:

- الفضل کا روحانی اور علمی مائدہ ہم سب کے لئے ازیاد ایمان کا باعث ہے۔الفضل کی تاریخ اداریہ میں پڑھی اس سے الفضل اخبار کی قدر و قیمت کا احساس مزید واضح ہو گیا ہے۔ جس رات الفضل نہ پڑھا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کوئی اہم کام ہونے سے رہ گیا ہے۔ گویا اپنے آپ کو الفضل کی لوری دے کر سلایا جاتا ہے۔

مکرم ایم۔ایم۔طاہر لکھتے ہیں:

- جلسہ سالانہ کے روحانی پروگرام کے آغاز سے اب تک یعنی ایک سو تیس سالہ تاریخ کا احاطہ کئی زاویوں سے اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

مکرمہ فوزیہ گل، انڈیا سے تحریر کرتی ہیں:

- اللہ تعالیٰ کا خاص طور پر شکر اور احسان ہے کہ روز ہمیں اخبار الفضل کے ذریعہ اپنی تربیت کا موقع ملتا ہے۔

مکرم آصف محمود باسط، لندن سے لکھتے ہیں:

- بہت معلومات افزا۔ اس پرچہ پر ہونے والی محنت قابل ستائش ہے۔

مکرمہ امتہ الباری ناصر، امریکہ سے لکھتی ہیں:

- اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ الفضل آن لائن کو چار چاند لگائے رکھے اور ہم سب کو اسلام و احمدیت کی آواز کو بلند سے بلند کرنے کے لئے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور اس کی ترقی و ترویج میں تمام کارکنان، خدمتگار، مددگار اور قارئین کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مکرم سمیع اللہ زاہد، کینیڈا لکھتے ہیں:

- میں روزانہ الفضل پڑھ لیتا ہوں۔ اخبار بہت ترقی کر رہا ہے اور بہترین انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔

مکرم اے وائی منیب لکھتے ہیں:

- بہت علمی اور بالخصوص تاریخی مضامین شامل اشاعت ہوتے ہیں۔

مکرمہ بشریٰ شاہ، کینیڈا لکھتی ہیں:

- شروع سے لے کر آخر تک سارا الفضل بہت ہی مفید، معلوماتی اور دلچسپ مضامین سے مزیّن ہوتا ہے۔

مکرمہ بشریٰ نذیر آفتاب، سسکاٹون، کینیڈا تحریر کرتی ہیں:

- روزنامہ الفضل آن لائن کی ہمارے گھروں میں آمد کی برکت سے ہر روز ہم قرآنِ کریم کی ایک آیت اور ایک حدیث یاد کر لیتے ہیں اور بعض اوقات تو ایسی احادیث مبارکہ الفضل کی زینت بنتی ہیں جو پہلی دفعہ الفضل کی وساطت سے پڑھنے کو ملتی ہیں۔
- اسلامی اصطلاحات کے بارے میں روزنامہ الفضل آن لائن میں قسط وار شائع ہونے والے غذائیت سے بھرپور مضامین اور جاندار اداریے ازدیاد علم کا باعث بن رہے ہیں۔
- جلسہ ہائے سالانہ سے متعلق تمام مضامین ازدیاد علم کے ساتھ ساتھ ایمان وایقان میں بھی اضافہ کا باعث بن رہے ہیں۔
- ہمارے روزنامہ الفضل کی کیا بات ہے! ہر شمارے میں ایک سے بڑھ کر ایک مضمون پڑھنے کو ملتا ہے۔ یوم مسیح موعودؑ کی بابت نہایت ایمان

افروز مضامین مارچ کے شماروں میں پڑھنے کو ملے۔ اسی طرح مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کے ساری دنیا میں پورے ہونے کے نظارے اور ان کا آنکھوں دیکھا حال، دنیا بھر میں ہونے والے جلسہ سالانہ اور ان کی تاریخ، ہمیں روزنامہ الفضل آن لائن ہی کے ذریعے سے پڑھنے کو مل رہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اسی مؤقر جریدے میں شائع ہونے والے درجنوں علمی و ادبی مضامین جن میں جماعت احمدیہ مسلمہ کا دنیا بھر میں نفوذ، ترقی، تبلیغی مساعی وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔ یہ مضامین نہ صرف ہمارے ایمان میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں بلکہ ہم روزنامہ الفضل کی وساطت سے ان خطوں کی سیر بھی کر لیتے ہیں جہاں ہمارا پہنچنا نہ صرف محال ہے بلکہ ناممکن بھی ہے۔

مکرم طاہر احمد، فن لینڈ سے لکھتے ہیں:

- الفضل کا ایک شاندار شمارہ ”تاریخ ہائے جلسہ سالانہ نمبر“ کو جلسہ سالانہ یوکے کے ماحول میں پڑھا اور اتنا مزا آیا جس کا صحیح بیان ممکن نہیں۔ اتنی تاریخ کو ایک جگہ اکھٹا کر کے آپ نے قارئین کے لئے مسیح کا ایک ایسا لنگر (مائدہ) تیار کر دیا ہے کہ جس سے بار بار مستفیض ہونے کو دل کرتا ہے۔
- مصلح موعود نمبر پڑھا۔ ماشاء اللہ اداریے سے لے کر ہر ہر مضمون بہت عمدہ اور معلوماتی تھا۔ الفضل کے خاص نمبر شماروں کا تو ہمیشہ سے بے تابی سے انتظار رہتا ہے اور جب تک مکمل پڑھ نہ لوں چین نہیں ملتا۔

مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناگی، اوہائیو، امریکہ سے لکھتے ہیں:

- اخبار بہت مزیدار ہے اور خوبصورت رسالہ بن گیا ہے۔ بہت علمی مضامین کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اب یہ اخبار آن لائن ہونے کی وجہ سے دشمنوں کے دستبرد سے باہر ہو چکا ہے۔

مکرم ابوالحسن عابد، انڈیا سے لکھتے ہیں:

- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے الفضل اخبار نہایت عمدہ مضمون اور مفید علمی معلومات سے آراستہ ہے۔

مکرم محمد اشرف کاہلوں تحریر کرتے ہیں:

- موقر روزنامہ الفضل آن لائن علمی و ادبی اور روحانی مائدہ کے لحاظ سے رفعتوں کی منازل طے کر رہا ہے۔

مکرم طاہر سعید لکھتے ہیں:

- ماشاء اللہ ایک مدت بعد الفضل پڑھنے کا موقعہ ملا۔ ماشاء اللہ پہلے سے کہیں زیادہ دیدہ زیب اور معلوماتی ہے۔

مکرمہ سعیدہ خانم، سسکاٹون، کینیڈا لکھتی ہیں:

- اب اللہ کے فضل سے یہ روحانی مائدہ ہمیں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے میسر ہے۔ الفضل میں بہت عمدہ مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں۔

مکرم آصف احمد ظفر بلوچ، برطانیہ لکھتے ہیں:

- الفضل جس گھر میں آتا ہے تو یہ اللہ کا فضل ہے۔

مکرم محمد عمر تماپوری، کو آڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ،انڈیا لکھتے ہیں:

- اہم بات جو میں نے صرف آپ کے اخبار میں دیکھی وہ یہ کہ بانیٔ الفضل حضرت مصلح موعودؓ نے صحافت اور اخبار کے رہنما خطوط اور اصول مرتب کئے ہیں ماشاء اللہ آپ اس کا پورا پورا خیال رکھ رہے ہیں۔ یہ بڑی اہم بات ہے اور آپ کے اخبار کی کامیابی کی ضامن ہے۔
- الفضل میں اردو ادب کا وقار اور دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ اس اخبار کے ذریعہ مغربی دنیا میں اردو زبان کے پھیلاؤ کے امکانات روشن ہوئے ہیں اور اس کی خوشبو سرحدوں کو مضبوط کرتی جارہی ہے۔
- الفضل روشنی کا وہ بلند مینار ہے جس کی شعاعیں چاروں طرف اکناف عالم میں پھیل رہی ہیں۔ میں تلاوت قرآن کے بعد الفضل کا مطالعہ کرتا ہوں اور اپنے کولیگز جن میں علی گڑھ یونیورسٹی کے غیر از جماعت پروفیسرز شامل ہیں کو الفضل بھجواتا ہوں۔ وہ تمام پروفیسر اس اخبار کی بہت قدر کرتے ہیں اور اچھے جذبات رکھتے ہیں۔
- الفضل کی بات اب گھر گھر ہو رہی ہے۔ الفضل کا کمال یہ ہے کہ اس اخبار میں ہر ذائقہ کی تخلیق پڑھنے کو ملتی ہے۔ معلومات میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ کئی ملکوں کی سیر ہوتی ہے۔ ایک طرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت، دوسری طرف اردو زبان کی خدمت بہترین سنگم ہے۔ یہ صرف اور صرف الفضل آن لائن کا عظیم کارنامہ ہے۔ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایسے نازک دور میں

الفضل آن لائن کا اجراء فرما کر ایک عظیم کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ جہاں ایک طرف حقیقی اسلام کا تعارف ہو رہا ہے وہیں دوسری طرف احمدی معاشرہ کی اصلاح اور تربیت بھی ہو رہی ہے اور دیگر اقوام بھی مستفید ہو رہی ہیں۔

- مغربی دنیا اور ممالک میں اسلامی تہذیب، تمدن، ثقافت اور اقدار کی بھرپور نمائندگی الفضل آن لائن سے مخصوص ہو گئی ہے۔ اس قدر کم عرصہ میں الفضل آن لائن نے حقیقی اسلامی تعلیمات کو عام فہم رنگ میں بیان کرتے ہوئے اُردو ادب کی جو گراں قدر خدمت جاری رکھی ہوئی ہے وہ اپنے آپ میں ایک ریکارڈ ہے۔ نہ صرف قابلِ رشک ہے بلکہ قابل فخر بھی۔ اس طرح کے معیاری اخبار کا لانچ ہونا وقت کا اہم ترین تقاضا تھا ان مضامین اور معلومات کے ذریعہ اردو زبان نے دنیا کو اپنی مُٹھی میں سمیٹ لیا ہے۔ اُردو زبان کا تحفظ، بقا، فروغ اس کی ترقی اور ترویج بہت ضروری ہے۔ اس فریضہ کو آن لائن لندن کمال خوبی سے نبھا رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

مکرم ظہیر احمد طاہر، نائب صدر مجلس انصاراللہ، جرمنی لکھتے ہیں:

- اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزنامہ الفضل کا ہر شمارہ ہی روحانی مائدہ سے لبریز اور نت نئی معلومات سے مزین ہوتا ہے۔
- گزشتہ ماہ ربیع الاوّل کی مناسبت سے روزنامہ الفضل آن لائن میں ''اسلامی اصطلاحات کا برمحل استعمال'' سے متعلق شائع ہونے والے 18 تا 23/ اکتوبر 2021ء کے چھ شمارے بطور خاص پڑھنے کی توفیق

ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تجویز پر مختلف اسلامی اصطلاحات کے بر محل استعمال سے متعلق بہت مفید اور معلوماتی مواد ایک جگہ اکٹھا ہو گیا ہے۔ جسے پڑھ کر مختلف اصطلاحات کے متعلق بے شمار نئی باتیں معلوم ہوئیں۔

مکرم عبد الستار خان، مبلغ سلسلہ، کولمبیا و کیوبا لکھتے ہیں:

- اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزنامہ الفضل کا ہر شمارہ علمی وروحانی مضامین پر مشتمل دلکش اور خوبصورت گلدستہ کی صورت میں موصول ہوتا ہے۔ قارئین کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ بھی دیکھنے میں آیا ہے۔

مکرم بشارت احمد شاہد، مبلغ سلسلہ، لٹویا تحریر کرتے ہیں:

- الفضل کا معیار بہت اچھا اور معیاری ہے۔ معلومات سے بھرپور۔ ربوہ کی کمی دور ہو گئی ہے۔ اسے دیکھ کر ربوہ کا سابقہ دور یاد آجاتا ہے جب ہر روز اخبار گھر میں آتا تھا۔ میں روزانہ ہی تقریباً الفضل کے کسی ایک آرٹیکل کا قرغیز اور ازبک زبان میں ترجمہ کر کے اپنی ویب (web) پر ڈال دیتا ہوں۔
- اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل عالم میں ”محبّان الفضل“ کی تعداد میں روزبروز اضافہ ہو رہا ہے اور یہ مخلصین اپنے اپنے طریق و انداز میں اپنے ”پیارے الفضل“ سے اپنی والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ پھر اس اظہارِ عقیدت کا دوسروں پر بھی مثبت اثر پڑتا ہے اور وہ بھی مطالعہ الفضل کی طرف متوجّہ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح الفضل کے ذریعہ ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتا چلا جارہا ہے

...اکثر دوست بڑی خوشی سے اِس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم باقاعدہ الفضل کا مطالعہ کرتے ہیں اور ہمیں اس سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔

مکرم اے آر بھٹی، برسبن، آسٹریلیا سے لکھتے ہیں:

- ہماری روحانی پیاس روزنامہ الفضل لندن آن لائن سے بجھنے لگی ہے۔
- اچھے اور ایمان افروز مضامین ہر پڑھنے والے کے ایمان کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے اور توکل میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں جہاں نظام جماعت کو بہت سے ذرائع اشاعت اسلام احمدیت کو مہیا ہو چکے۔ وہاں الفضل بہت نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ روزنامہ کے مختلف مضامین سچ پوچھیں تو علمی خزانہ بانٹتے ہیں۔
- روزنامہ الفضل آن لائن لندن مورخہ 9 مئی 2022ء میرے سامنے ہے آپ کی تحریر ''میرا مضمون کب چھپے گا'' سے ہمیں الفضل کے بارے میں مکمل گائیڈ لائن ملی۔ اس میں شک نہیں کہ بڑی محنت اور جانفشانی سے کارکنان اسے پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ ہم تو بنی بنائی الفضل پڑھ لیتے ہیں اور جو اسے اخبار بناتے ہیں انہیں اللہ پاک اس کا اجر دے آمین۔ اس کی بدولت دنیا میں جماعت کی ترقی کے بارے میں آگاہی ملتی ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب دنیا کا ہر ملک اس روحانی پانی کو پی سکے۔ آمین

مکرم فرحان حمزہ قریشی، استاد جامعہ احمدیہ، کینیڈا سے لکھتے ہیں:

- الفضل ہر احمدی کے دل کی آواز ہے اور روزانہ کی بنیاد پر ہر احمدی کا تعلق الفضل سے بڑھ رہا ہے۔

مکرمہ خالدہ نزہت، آسٹریلیا لکھتی ہیں:

- ماشاء اللہ! الفضل دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ آج کل جو نمبر "اسلامی اصطلاحات کا بر محل استعمال" شائع ہو رہا ہے بے مثال ہے۔

مکرمہ مبارکہ شاہین، جرمنی تحریر کرتی ہیں:

- الفضل واقعی ہمارا بہت پیارا اخبار ہے۔ روزانہ ہی اس میں ایمان افروز واقعات پڑھنے کو ملتے ہیں۔
- روزنامہ الفضل پڑھ کر ویسے تو روز ہی دل چاہتا ہے کہ اسکے مضامین کے بارہ میں تبصرہ لکھا جائے۔ اتنے خوبصورت اور بے مثال مضامین ہوتے ہیں کہ پڑھ کر قاری داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن بس اپنی ہی کم مائیگی آڑے آتی ہے۔ بلاشبہ اس میں آپ کی ذاتی محنت کا بھی بہت حصہ ہے۔

مکرم مظفر احمد شہزاد لکھتے ہیں:

- الفضل آن لائن کا ہر شمارہ معلومات میں اضافہ کرتا ہے۔ روزانہ کے اداریے جس محنت شاقہ، توجہ اور معروضی تربیتی حالات کے عین مطابق ہوتے ہیں وہ سراہنے، اور مبارکباد کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ ہر

روز ترقی دیتا چلا جائے۔ آپ کی کامیاب ادارت میں الفضل کو چار چاند لگ گئے ہیں۔

- روز نامہ الفضل آن لائن آپ کی ادارت میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے نئی جہات کے ساتھ ترقی کی نئی منازل طے کر رہا ہے۔ انتہائی خوشی ہے کہ ہر شمارہ کے اداریے و دیگر مضامین کا چناؤ بہتر سے بہتر ہوتا جا رہا ہے۔

مکرم ماہد ناصر، متعلم جامعہ احمدیہ، کینیڈا لکھتے ہیں:

- روزنامہ الفضل آن لائن ہم سب کے لئے ازدیاد علم و ایمان کا باعث بن رہا ہے۔ جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہونے کی حیثیت سے خاکسار تو بہت باقاعدگی سے اس مؤقر جریدہ کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے بہت استفادہ بھی کر رہا ہے۔

مکرم نعمان احمد رحیم لکھتے ہیں:

- میں اکثر صبح سورج نکلنے کے ساتھ سورج کی کرنوں میں الفضل پڑھتا ہوں۔ سورج کی ہلکی تپش اور الفضل کا نور بڑا حسین منظر پیش کرتا ہے۔ سارے مضامین بہت ہی اچھے ہوتے ہیں علم و عرفان بڑھتا ہے۔

مکرم مرزا نصیر احمد، مربی سلسلہ و استاد جامعہ، یوکے تحریر کرتے ہیں:

- ماشاء اللہ! اخبار الفضل آن لائن سے بہت ہی پیارے اور چُھپے ہوئے خزانے آشکار ہو رہے ہیں۔

مکرمہ رضیہ بیگم، نیویارک، امریکہ سے لکھتی ہیں:

- ’’الفضل‘‘ میری علمی اور روحانی سیری کا باعث ہے۔ اس کے سارے مضامین بہت اچھے، معلوماتی اور روح پرور ہوتے ہیں۔

مکرمہ نبیلہ رفیق فوزی، ناروے لکھتی ہیں:

- آج الفضل آن لائن کو مختلف رنگوں سے آراستہ آن لائن کی صورت میں اپنے Gadgets پر روزانہ نمودار ہوتا دیکھتے ہیں تو دل اللہ کے شکر سے بھر جاتا ہے کہ کہاں ایک اخبار کو پکڑنے کے لئے ہم دوڑتے تھے اور آج گھر کے ہر فرد کے فون پر روزانہ پوری شان کے ساتھ روحانی مائدہ لئے نازل ہوتا ہے۔ الحمد للہ

مکرم ظریف احمد، میری لینڈ جماعت سلور سپرنگ، امریکہ تحریر کرتے ہیں:

- روزنامہ الفضل روحانی مائدہ تو ہے ہی اسکے ساتھ ساتھ ماشاءاللہ دیدہ زیب رنگ برنگے پھولوں سے بھی مزین ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اللہ تعالیٰ اسکی افادیت میں اضافہ کرتا چلا جائے، آمین۔

مکرم ڈاکٹر ساجد احمد، نمائندہ الفضل آن لائن، کینیڈا تحریر کرتے ہیں:

- ماشاءاللہ۔ روزنامہ الفضل آن لائن بفضل خدا دن بہ دن ترقی پذیر ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ خلیفہ وقت کی راہ نمائی اور دعاؤں سے الفضل آن لائن میں ایسے متنوع مواد کی اشاعت اسے روز بروز مقبول بناتی جارہی ہے اور قارئین اسے اپنا اخبار سمجھ کر اپنے اپنے رنگ میں شامل ہوتے جارہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

مکرمہ زاہدہ راحت، بریمٹن، کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

- الفضل آن لائن کا معیار اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دن بدن عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ ترین ہوتا جارہا ہے۔ اور الفضل کے قارئین کی دلی محبت اس بابرکت اور پسندیدہ اخبار میں بڑھتی جارہی ہے۔

مکرمہ نورالنساء تحریر کرتی ہیں:

- میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ بیان کر سکوں کہ اس بابرکت اخبار کے مطالعہ سے خدا کس طرح میری علمی اور عملی اصلاح فرمارہا ہے۔ ہر مضمون، عنوان بہترین اور ایمان میں اضافے کا باعث ہے۔

مکرمہ نغمانہ سلیم، جرمنی سے تحریر کرتی ہیں:

- الفضل آن لائن خدا کے فضل و کرم سے اور آپ اور آپ کی ٹیم کی کاوشوں سے بہت شاندار ہوتا جارہا ہے مجھے یہ آسمان پر ''قوس قزح'' کی طرح لگتا ہے۔

مکرمہ زاہدہ باسط، کینیڈا لکھتی ہیں:

- الفضل میں شامل علمی اور معلوماتی مضامین پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے اور اکثر اوقات وہ مضامین جن کی تلاش ہوتی ہے وہ اس دن کے شمارے میں ہی مل جاتے ہیں۔

مکرم مرزا منور احمد اشرف، کینیڈا سے تحریر کرتے ہیں:

- اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفضل ایک ایسا اخبار ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہی فضل ہوتا ہے۔

- جب الفضل کے صفحہ اوّل پر شائع ہونے والی حدیثِ رسول اللہؐ اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کو پڑھتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث یا ملفوظات بالکل آج کے مسائل کے بارہ میں ہی تھی اور یہی آج کی ضرورت ہے۔

مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری، ایڈیٹر ہفت روزہ بدر، قادیان سے تحریر کرتے ہیں:

- روزنامہ الفضل روز بروز خوبصورت سے خوبصورت ہوتا جارہا ہے۔ یہ خوبصورتی ظاہری طور پر بھی بڑھ رہی ہے اور مضامین میں تنوع کے حوالے سے بھی اس کی چمک میں اضافہ ہو رہا ہے۔ قارئین کے شعور میں بھی اضافہ ہورہا ہے۔
- الفضل میں اردو ادب کا وقار اور دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ اس اخبار کے ذریعہ مغربی دنیا میں اردو زبان کے پھیلاؤ کا مستقبل روشن ہوا ہے اور اس کی خوشبو سرحدوں کو مضبوط کرتی جارہی ہے۔

مکرم چوہدری محمد امجد جمیل، لندن سے تحریر کرتے ہیں:

- لندن آکر خاص کر کووڈ اور گھروں میں بیٹھنے کی وجہ سے نئی زندگی، تازگی اور تنہائی کا احساس نہ ہونے کا سبب "روزنامہ الفضل" بنا ہے۔ جس کی بدولت روزانہ روحانی ماحول گھر بیٹھے باقاعدگی سے ملتا ہے۔

مکرم رحمان احمد رحیم تحریر کرتے ہیں:

- الفضل آن لائن کے اجراء سے مدتوں کے روحانی پیاسوں کی تسکین کے سامان ہو گئے ہیں۔ اس میں مضامین کا ایک گلدستہ ہوتا ہے۔ جس سے روحانی ترقی میں مدد ملتی ہے۔

مکرم رانا عبد الرزاق خاں، ایڈیٹر قندیل، لندن تحریر کرتے ہیں:

- کچھ عرصہ سے الفضل آن لائن حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ سے ترقی کی منازل طے کرتا نظر آتا ہے۔ تمام مضامین ہی دلچسپ اور معلوماتی ہوتے ہیں جنہیں پڑھ کر خوشی ہوتی ہے اور بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ الفضل نے ماشاء اللہ بہت ترقی کر لی ہے اور کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔ دنیا بھر کے اردو قارئین کے پاس الفضل کے سوا ہے ہی کیا، پڑھنے کو۔ جس میں خبریں، اطلاعات ملتی ہے۔ اور حضرت خلیفہ وقت کا خطبہ جلد پڑھنے کو مل جاتا ہے۔

مکرمہ امتہ الشافی رومی، جنرل سیکرٹری، لجنہ اماء اللہ، بھارت تحریر کرتی ہیں:

- اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل آن لائن کی برکت ہے کہ اس کے دلچسپ مضامین ہر روز آسمان سے ”روحانی دودھ کی بارش“ برساتے ہوئے جہاں ہماری تربیت کا بہترین ذریعہ بنتے ہیں وہاں جماعت کی تاریخ سے آگاہی کے سامان بھی کرتے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

مکرمہ بشریٰ ارشد والدہ مکرم کامران ارشد شہید، کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

- جس طرح کسی دعوت پر کھانے سے قبل مزیدار Appetiser مل جائے تو وہ اتنا کھا لیا جاتا ہے کہ بعد میں مزید کھانے کی ضرورت کم ہی رہتی ہے یہی کیفیت الفضل کی ہے۔ الفضل کے مطالعہ سے طبیعت سیر ہو جاتی ہے۔

مکرمہ طیبہ منصور چیمہ ،لندن سے تحریر کرتی ہیں:

- اس میں بچوں کا جو پروگرام شروع کیا گیا ہے بہت دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ بچوں میں چھوٹی عمر سے مضامین لکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے اچھی کاوش ہے۔

مکرمہ شمیم اختر، مسی ساگا، کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

- الفضل اخبار میں اردو کے اسباق کا سلسلہ بہت ہی فائدہ مند ہے۔ ہم اردو بولنے والے بھی جو اردو کے قواعد و ضوابط سے نا آشنا تھے بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ خدا اس زبان سے محبت اور اسکو سیکھنے کا شوق ہماری نئی نسلوں میں بھی پیدا کرے۔

مکرم امان اللہ امجد تحریر کرتے ہیں:

- صرف الفضل اخبار کی ترقیات کی منازل طے کرنے کی ایک مثال لے لیں تو اللہ کی قدرت کے نظارے نظر آتے ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ ایک وہ وقت تھا جب تحریک جدید کے آغاز پر دشمن نے دعویٰ کیا کہ ہم اس آواز کو قادیان سے باہر نہیں نکلنے دیں گے۔ لیکن ہمارے قادر خدا نے دشمن کو ناکام ونامراد کیا، پھر روزنامہ الفضل کو دبانے کی ناکام کوشش ہوئی، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل ورحم سے الفضل کو اکناف عالم میں پھیلا دیا اور آج ہم گھر بیٹھے الفضل کی روحانی نہر سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ

مکرم در عجم لکھتے ہیں:

- ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کی جو سیریل آپ نے شروع کی ہوئی ہے بہت شاندار ہے۔ ماشاء اللہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

مکرم خالد احمد لکھتے ہیں:

- تاریخ کو سنبھالنے کی بہت عمدہ کاوش ہے، میں اس سے ضرور استفادہ کرتا ہوں۔

مکرم ابن زاہد شیخ تحریر کرتے ہیں:

- ہمارے گھر اخبار روزنامہ الفضل تقریباً دو دہائیوں تک آتا رہا جو کہ تین یا چار اخبارات پر مشتمل ایک بنڈل کی صورت میں موصول ہوتا تھا۔ والد صاحب مرحوم کی الفضل اخبار سے اس محبت کے سبب ہمارے اندر بھی بچپن سے ہی الفضل اخبار کی محبت گھر کر چکی تھی۔ اسی لئے خاکسار کو جب اخبار الفضل کے لئے مضامین لکھتے ہوئے قلمی نام کی ضرورت پڑی تو والد مرحوم کے نام کو ہی اپنے تعارفی نام کے طور پر استعمال کیا۔

- ہمارے گھر اخبار روزنامہ الفضل تقریباً دو دہائیوں تک آتا رہا جو کہ تین یا چار اخبارات پر مشتمل ایک بنڈل کی صورت میں موصول ہوتا تھا۔ عموماً ڈاکیہ آتا اور الفضل گھر دے جاتا تھا لیکن کچھ تاخیر ہوتی تو والد صاحب بے چین نظر آتے اور خود ڈاک خانے جا کر اخبار وصول کر لیتے۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ ”الفضل، خدا کا فضل“ ہے اور یہ فضل آج اس اخبار کی صورت میں بھی ہمارے گھروں میں آرہا ہے۔

خاکسار نے ہمیشہ والد صاحب الفضل اخبار ملنے پر خوش ہوتے اور اسی وقت مطالعہ میں مصروف ہوتے دیکھا۔ الفضل کے مطالعہ کے بعد آپ بزرگان سلسلہ کو مضامین کے حوالہ سے خطوط لکھتے اور اہم معلومات، اعلانات، اطلاعات، مضامین کا خلاصہ اہل خانہ کو بتاتے۔ خاص طور پر خاکسار کو ان مضامین کا مطالعہ کرواتے۔ پھر ان مضامین پر خاکسار کے ساتھ گفتگو کرتے۔ آپ کا طریق تھا کہ ایک ماہ کی اخبار کو ترتیب وار جمع کرتے اور مہینہ کے اختتام پر ان کو ٹیگ لگا کر اپنی لائبریری میں رکھتے تھے۔والد صاحب مرحوم کی الفضل اخبار سے اس محبت کے سبب ہمارے اندر بھی بچپن سے ہی الفضل اخبار کی محبت گھر کر چکی تھی۔ اسی لئے خاکسار کو جب اخبار الفضل کے لئے مضامین لکھتے ہوئے قلمی نام کی ضرورت پڑی تو والد مرحوم کے نام کو ہی اپنے تعارفی نام کے طور پر استعمال کیا۔

الفضل اخبار کا قاری جہاں اصلاح نفس کرتا ہے، وہیں پر وہ ایک بہترین داعی الیٰ اللہ بھی بن جاتا ہے۔

مکرمہ منصورہ فضل من، قادیان سے لکھتی ہیں:

- اتنے اچھے اچھے مضمون روز صبح صبح پڑھنے کو ملتے ہیں۔ صبح اٹھ کر الفضل دیکھنا تو اب روٹین بن گیا ہے۔

مکرم ایم ایم محمود لکھتے ہیں:

- الفضل آن لائن کے تمام شمارے تنوع سے بھرپور علم و تاریخ کی متفرق سمتوں کا احاطہ کیے ہوئے ہوتے ہیں۔

مکرم محمد انیس دیالگڑھی۔ سابق مدیر اخبار احمدیہ، جرمنی سے لکھتے ہیں:

- یوم مسیح موعود کے موقع پر آپ نے یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے شائع ہونے والے مضامین کو پورے ہفتہ پر پھیلا دیا اور روزانہ کی بنیاد پر آن لائن شائع کر کے میرے جیسے بہانہ جو کے لئے بھی کوئی حیلہ نہ چھوڑا۔
- ہمارے ہاں خصوصی نمبر شائع کرنے کا رواج اور سلسلہ ہے جو عمدہ اور قابل تعریف امر ہے کہ ایک ہی شمارے میں پوری تاریخ جمع ہو جاتی ہے۔ مگر اس میں سقم یہ رہ جاتا ہے کہ ایک ضخیم نمبر کو دیکھ کر میرے جیسا سست انسان ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک جاتا ہے اور سرسری نظر ڈال کر کہتا ہے کہ اچھا ہے وقت ملنے پر پڑھوں گا۔ یوم مسیح موعود کے موقع پر اب کی بار آپ نے یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے شائع ہونے والے مضامین کو پورے ہفتہ پر پھیلا دیا اور روزانہ کی بنیاد پر آن لائن شائع کر کے میرے جیسے بہانہ جو کے لئے بھی کوئی حیلہ نہ چھوڑا۔ الفضل آن لائن کو مبارک ہو جس نے یہ روحانی مائدہ میسر کر کے ہمارے لئے آسودگی کے سامان مہیا فرمائے اور مسلسل فرماتا جا رہا ہے۔ الفضل روز بروز خوب سے خوب تر ہوتا جا رہا ہے۔

مکرمہ صادقہ چوہدری، کینیڈا سے لکھتی ہیں:

- الفضل کا یہ روحانی مائدہ اس قدر موثر ہے کہ دل و دماغ میں اترتا جا رہا ہے۔ جزاك اللّٰه احسن الجزاء۔

مکرم ابن ایف آر بسمل لکھتے ہیں:

- الفضل آن لائن شمارہ جات 21 تا26مارچ 2022ء بابت مسیح موعود نمبر ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کے مضامین کو ایک ہفتے پر پھیلا کر شائع کرنے کا idea بہت پسند آیا۔ بڑے unique اور ایمان افروز مضامین پڑھنے کو مل رہے ہیں۔
- 13اپریل 2022ء کے شمارہ الفضل میں ’’حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا وصف شعر و سخن‘‘(قسط اول) پڑھ کر بہت لطف آیا اور آپؒ کی حسین یادیں ابھر کر سامنے آنے لگیں۔
- الفضل کا اجراء خلافت اولیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت سے ہوا اور اس اخبار کا نام بھی (فضل اور پھر الفضل) حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے عطا فرمایا۔

روزنامہ الفضل ربوہ پر پابندی اور الفضل آن لائن لندن کے دوران interim period میں stop gap arrangement کے طور پر ’’گلدستہ علم و ادب‘‘ جاری ہوا۔ اس کا ذکر بھی ہونا چاہئے تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ الفضل آن لائن لندن کو خوب سے خوب تر کرتا چلا جائے اور نئے نئے علوم و معارف سامنے آتے رہیں۔

مکرم مبشر احمد تحریر کرتے ہیں:

- الفضل آن لائن شاندار اور لاجواب مضامین سے پر ہوتا ہے۔ دینی و دنیاوی علوم کے حصول میں لاجواب ہے۔ تمام لکھنے والوں اور انتظامی امور سر انجام دینے والوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

مکرم منور علی شاہد، جرمنی سے لکھتے ہیں:

- 21مارچ2022ء کے اخبار الفضل آن لائن میں ’’یوم مسیح موعود نمبر 2022ء کا شاہکار موضوع‘‘ کے حوالے سے آپ کی تحریر پڑھی۔ اس بابرکت نمبر کے موقع پر 6 دن متواتر مضامین کی اشاعت ایک منفرد اور بہترین فیصلہ اور کاوش ہے۔

مکرمہ صدف علیم صدیقی، ریجائنا، کینیڈا سے لکھتی ہیں:

- جس طرح سے آپ نے دنیا بھر کے احمدیوں کے دلوں میں روزنامہ الفضل کی محبت پیدا کی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز وہ محبت بڑھتی اور توانا ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے وہ آپ کی طرف سے ایک صدقہ جاریہ ہے۔

بہت عمدہ مضامین آرہے ہیں ماشاء اللہ۔ بہت مزا آرہا ہے پڑھنے کا کہ کیسے کیسے دور دراز کے جزائر میں احمدیت کیسے پھیلی اور ترقیات اور وہاں کے عمومی حالات اور دیگر واقعات بہت ہی زبردست ہیں۔

مکرمہ عفت وہاب بٹ، ڈنمارک سے لکھتی ہیں:

- خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت سے الفضل آن لائن تیزی سے ترقیات کی منازل طے کرتا نظر آرہا ہے خلیفہ وقت کی خاص دعاؤں اور توجہ کے ساتھ تمام ٹیم کی انتھک محنت رنگ لارہی ہے اور آن لائن اخبار کی مقبولیت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ الحمد للہ

مکرم عبد القدیر قمر لکھتے ہیں:

- آج 22مارچ 2022ء کا اخبار پڑھا اور آپ اور ان تمام مجاہدین کے لیے دعا کی توفیق ملی جو سچائی کا پیغام پہنچانے کے لیے اپنے گھروں سے دور دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔ اللہ ہمیں اور ہماری اولادوں کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نعیم احمد بٹ لکھتے ہیں:

- الحمد للہ! الفضل بیشمار نئی معلومات فراہم کرتا روزانہ طلوع ہوتا ہے لیکن الفضل کے اس تعارف نے مزید معلومات میں اضافہ کر دیا ہے۔ الفضل کا نام بھی رویاء میں بتایا گیا۔ اس کے تعارف میں کئی معلومات کا خزانہ ہے اور ہر مضمون پڑھنے کے لائق ہے۔

مکرم خواجہ عبد الجلیل عباد، جرمنی سے لکھتے ہیں:

- الفضل کا تعارف ابھی پڑھا ہے میری معلومات میں اضافہ ہوا۔ ماشاءاللہ بہت مفید اور روح پرور حقائق پر مبنی باتیں ہیں۔ میں بھی ان شاء اللہ اب باقاعدگی سے الفضل کے لئے نظمیں لکھوں گا تاکہ اس جاری ثواب کا حصہ بن سکوں۔

مکرمہ لبنیٰ بشارت، جرمنی تحریر کرتی ہیں:

- آن لائن الفضل پڑھنے کا ایک الگ سے مزا ہے۔ ہر روز ایک موضوع پر مختلف پیرائے میں لکھے گئے بہترین مضامین تربیت اور اصلاح کے ساتھ ساتھ ذہنی تروتازگی کا باعث بنتے ہیں۔

مکرمہ امتہ الشافی، برطانیہ سے لکھتی ہیں:

- الفضل آن لائن نے جہاں میرے روحانی سفر میں بہت اہم کردار ادا کیا وہاں باقی افراد خانہ نے بھی اپنی اپنی استعداد کے مُطابق فائدہ اُٹھایا۔

مکرمہ سعدیہ طارق، ملتان سے لکھتی ہیں:

- الفضل نے ہمارے دینی علم کے ساتھ ساتھ دنیاوی معلومات میں بھی اضافہ کیا اور اخبار بینی اور مطالعہ کی عادت ڈال دی اس کا فائدہ آج تک ہم اٹھا رہے ہیں۔ الفضل کی حیثیت ہمارے لئے منی گوگل کی سی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس منی گوگل کو ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین
- الفضل نے ہمارے دینی علم کے ساتھ ساتھ دنیاوی معلومات میں بھی اضافہ کیا اور ہمیں اخبار بینی اور مطالعہ کی عادت ڈال دی اس کا فائدہ آج تک ہم اٹھا رہے ہیں۔ الفضل کی حیثیت ہمارے لئے منی گوگل کی سی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس منی گوگل کو ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین

مکرمہ بریرہ محمود اہلیہ ڈاکٹر محمود احمد عاطف لکھتی ہیں:

- الفضل اخبار اللہ کے فضل سے اور آپ سب کی کوششوں سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ ہمیشہ کی طرح ہر شمارہ میں کچھ نئ معلومات ضرور ہوتی ہیں۔ حضور انور کا خطبہ جب بھی پڑھیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ کچھ باتیں سننے اور سمجھنے میں رہ گئی تھیں۔ ملفوظات میں سے منتخب اقتباسات ہمارے لیے اثاثہ ہیں۔ بہت برمحل ہوتے ہیں۔ ”میں تیری

تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پر متواتر شمارہ جات کی اشاعت بہت ایمان افروز، معلوماتی اور تاریخی نوعیت کی تھی۔

مکرمہ امتہ الحفیظ، قادیان سے تحریر کرتی ہیں:

- الفضل اخبار ایک بہت اعلیٰ معیار کا اخبار ہے۔

ہو تجھے نصیب ایسا عروج دنیا میں
کہ آسمان بھی تیری رفعتوں پر ناز کرے

مکرمہ ثمرہ خالد، جرمنی سے لکھتی ہیں:

- روزنامہ الفضل تو ایک گلدستہ کی مانند ہے۔ جس کا ہر پھول (تحریر) اپنی نوعیت میں ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ یوں تو محنت کے اعتبار سے ہر تحریر اپنا مقام اور تاثیر رکھتی ہے لیکن میرے نزدیک الفضل کے صفحۂ اول کو روزانہ نئے اور ایک ہی عنوان کے تحت ترتیب دینا یقیناً گرانقدر تحقیقی کام ہے جو بلاشبہ تحسین کا متقاضی ہے۔
- روزنامہ الفضل تو ایک گلدستہ کی مانند ہے۔ جس کا ہر پھول (تحریر) اپنی نوعیت میں ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ یوں تو محنت کے اعتبار سے ہر تحریر اپنا مقام اور تاثیر رکھتی ہے لیکن میرے نزدیک الفضل کے صفحۂ اول کو روزانہ نئے اور ایک ہی عنوان کے تحت ترتیب دینا یقیناً گرانقدر تحقیقی کام ہے جو بلاشبہ تحسین کا متقاضی ہے۔

الفضل کے اداریوں پر قارئین کی آراء و تبصرے

مکرمہ زاہدہ یاسمین لکھتی ہیں:

- آج کل کے پرآشوب دور میں الفضل کی آمد بفضل خدا روز ہی تازہ ہوا کی صورت میں پورے وجود کو معطر کر دیتی ہے، خصوصاً اداریہ تو ہمیں تربیتی لحاظ سے اس قدر مہمیز کرتا ہے کہ انسان سستی، کاہلی اور غفلت کی گرد جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

مکرمہ مبارکہ شاہین، جرمنی سے لکھتی ہیں:

- لوہے کی قلم والا اداریہ بہت اچھا، خوبصورت اور دل کو چھو جانے والا ہے۔ آپ ماشاء اللہ بہت آسان، عام فہم اور گہرائی میں جا کر لکھتے ہیں۔ جو ہر کسی کو سمجھ میں آجاتے ہیں۔
- ربوہ کے بارہ میں معلوماتی خوبصورت مضمون بہت ہی خوبصورت اور جامع تحریر ہے۔ نیز یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے آپ کا اداریہ ماشاءاللہ بہت عمدہ تحریر تھی۔

مکرم چوہدری لئیق احمد، سڈنی، آسٹریلیا لکھتے ہیں:

- اداریہ ”لوہے کی قلم“ پڑھا اس میں یہ فقرہ پڑھ کر تحریر کی گہرائی کا احساس ہوا کہ ”اگر انسانی ترقی میں سے تحریر کو نکال دیا جائے تو انسان جہالتوں کی طرف لوٹ جائے۔“

مکرم خالد محمود شرما، کینیڈا سے تحریر کرتے ہیں:

- الفضل کی تاریخ اداریہ میں پڑھی اس سے الفضل اخبار کی قدر و قیمت کا احساس مزید واضح ہو گیا ہے۔
- آپ کا یہ اداریہ اُولِی الْاَیْدِیْ والا آرٹیکل ایسے وقت میں آیا ہے جب سچ پوچھئے تو واقعی ہاتھ اور قلم کچھ عرصہ سے رک سے گئے تھے اور خیالات پر ایک جمود کی سی کیفیت طاری تھی۔ آج اس اداریہ کے پڑھنے سے خیالات کو پھر سے متحرک کرنے میں مدد ملی ہے۔ آپ نے اپنے لکھاریوں کے لئے ایک نئی سمت کا تعین کر دیا ہے۔

مکرمہ امۃ الباری ناصر، امریکہ تحریر کرتی ہیں:

- اداریہ ''لوہے کی قلم'' پڑھ کر حضرت مفتی محمد صادقؓ کے تحفے یاد آ گئے۔
- ''ربوہ ربوہ ای اے'' رات کو ہی پورا پڑھ لیا تھا بہت اچھا لگا۔ اس بستی سے بہت پیار ہے۔ آپ نے بہت عمدگی سے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔
- الفضل 23 دسمبر میں آرٹیکل بعنوان ''جماعت احمدیہ کے عظیم الشان جلسہ سالانہ کی بنیادی اینٹ اور سَو منزلہ خوب صورت و دلکش عمارت'' بہت ایمان افروز ہے۔ موضوع اور تحریر کی دلکشی نے اسیر کئے رکھا۔
- بہت خوب! مورخہ 4 جون کی اشاعت میں شائع ہونے والے اداریے ''دامن تہذیب پر دھبہ نہ لگ جائے کہیں'' میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا اقتباس انتہائی شاندار ہے مضمون کو اٹھا کر کہاں سے کہاں لے

گیا۔ اللہ پاک آپ کی ہر تحریر کو اپنی خوشنودی عطا فرمائے اور وہ نافع الناس ہو۔ آمین

مکرم ابو سدید بیان کرتے ہیں:

- آپ جب اداریہ کے لئے عنوان کا چناؤ کرتے ہیں تو مواد آپ کے سامنے باآدب کھڑا ہو جاتا ہے کہ مجھے لیں، مجھے شامل کریں۔

مکرمہ بشریٰ نذیر آفتاب، سسکاٹون کینیڈا سے لکھتی ہیں:

- اداریہ ''18۔ جون اور روزنامہ الفضل'' میں آپ نے الفضل کی تاریخ کیا بیان کی ہے گویا کہ دریا کو کوزے میں بند کر ڈالا۔
- اداریہ ''عشق و مشک را نتواں نہفتن'' پڑھا۔ آپ کے اس مفید و معلوماتی اور ایمان افروز اداریے نے اور بھی بہت سی خوبصورت باتیں یاد کرا دیں۔
- ''ربوہ، ربوہ ای اے'' ربوہ میں بیتے ہوئے ایام اور ربوہ سے دوری، ربوہ سے انسیت، ربوہ اوائل عمری میں اور ربوہ کا جوبن، کمال خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ بہار اندر بہار پیدا کر دینے والا مضمون ہے۔ اختصار سے مگر جامع انداز میں ربوہ سے جڑی ہر چیز کا تذکرہ کر ڈالا ہے۔
- برصغیر کے مسلسل شائع ہونے والے قدیم ترین روزنامہ کی لازوال داستان اور انقلابی روئداد پر 15 جنوری 2022ء کے شمارے میں جامع اور زور دار اداریہ بعنوان ''روزنامہ الفضل آن لائن کا تعارف'' پڑھ کر بہت حظ اٹھایا۔

- 28مارچ 2022ء کے روز نامہ الفضل آن لائن لندن میں آپ کا اداریہ بعنوان ”پہلے حجاب پھر کتاب“ پڑھا۔ ہمیشہ کی طرح معلوماتی، علمی اور متاثر کر دینے والا اداریہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ہم عورتوں کا ترجمان اداریہ بھی تھا۔
- ”بھانڈے قلعی کرالو“ کیا خوب عنوان باندھا ہے آپ نے۔ آپ کا یہ اداریہ میں نے اپنی بیسیوں غیر احمدی پاکستانی سہیلیوں کے ساتھ بھی شیئر کیا تھا۔ کہنے لگیں کہ بھانڈے قلعی کرالو کا روحانیت میں ترقی اور بشری کمزوریوں کو دور کرنے پر اتنی خوبصورتی سے استعمال پہلی دفعہ پڑھا ہے۔
- ”رمضان المبارک انسانی کثافتوں کو صاف کرنے کا روحانی چھٹہ“ بہت ہی ایمان افروز اداریہ ہے۔ مجھے تو بہت ہی لطف آیا۔ اس عاجزہ نے اس سارے عمل کا بارہا مشاہدہ کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہماری روحانی زندگیوں میں بھی اسی طرح نکھار پیدا فرمائے۔ آمین

مکرم م م محمود لکھتے ہیں:

- آج کا اداریہ ”شادی بیاہ پر بیوٹی پارلر سے تیاری اور بے پردگی“ پڑھا۔ جزاکم اللہ خیراً واحسن الجزاء کہ آپ نے اس اہم امر بابت خامہ فرسائی فرمائی جس کے متعلق ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بھی متعدد مرتبہ توجہ دلا چکے ہیں اور جو آج کے وقت میں انتہائی اہم مسئلہ بلکہ متعدد مسائل کا باعث ہے۔ جس سے اجتناب کے نتیجہ میں بہت سی قباحتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

مکرمہ غزالہ بھٹی، کیل، جرمنی ایک اداریہ کے متعلق تحریر کرتی ہیں:

- جزاک اللہ بہت ہی مفید مضمون ہے اور معاشرے کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ رہا -میں نے کیل جماعت کے گروپ میں ڈال دیا ہزاروں لوگ مستفید ہونگے ان شاءاللہ ۔ تحریر لاجواب اور حالات حاضرہ کی عکاس ہے بس اللہ تعالیٰ فَاعْتَبِرُوْا يَآ اُولِي الْاَبْصَارِ کے مصداق قارئین کو بنائے۔ آمین

مکرم عبد الستار خان، مبلغ سلسلہ کمبوڈیا لکھتے ہیں:

- آپکا اداریہ "ہمارے شفیق اساتذہ" پڑھ کر اپنے قابل صد احترام اور بزرگ اساتذہ کی یاد تازہ ہوگئی ۔ آنمکرم نے نہایت احسن انداز میں بزرگ اساتذہ کی شفقتوں، حسن اخلاق اور انکے حسن تربیت کے مختلف پہلوؤں کو جس سادہ اور مؤثر انداز میں بیان کیا ہے اسے پڑھ کر آپ کے لئے بھی دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی کہ خدا کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔

مکرم راناصباحت احمد، مبلغِ سلسلہ یوگنڈالکھتے ہیں:

- آپکا مضمون "میرے شفیق اساتذہ" پڑھ کر بہت خوشی ہوئی اور ساتھ ہی اپنے جامعہ دور کی خوشگوار یادیں بھی تازہ ہو گئیں ۔ماشاءاللہ بہت دلچسپ اور معلوماتی مضمون ہے۔

مکرم زاہد محمود لکھتے ہیں:

- سارا اخبار ہی مزے دار تھا لیکن اساتذہ کے متعلق آپ کی تحریر کی بات الگ تھی۔ میں تو ہمیشہ سے آپ کی تحریر پڑھنے کا مشتاق ہوں۔

مکرم طاہر احمد، فن لینڈ سے لکھتے ہیں:

- آپ کی تحریر بعنوان "ماں کی جائے نماز" پڑھی۔ اس تحریر کو پڑھ کر ایک وہ بچپن کا زمانہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا جب اپنے بزرگوں کو اکثر جائے نماز پر دیکھا۔ ہمیں چھوٹے ہونے کے باوجود ان سے ایک انس اور لگاؤ تھا اور ایک احترام کا احساس ہوتا تھا کہ یہ تو ان بزرگ کا جائے نماز ہے۔
- الفضل میں آپ کا اداراتی مضمون ربوہ سے متعلق پڑھا ہے۔ اس کا عنوان اور پھر حضور انور کے الفاظ "لوگ کہتے ہیں کہ لاہور، لاہور اے۔ پر ربوہ، ربوہ ای اے" پڑھ کر بہت مزہ آیا اور جس طرح آپ نے ربوہ کا تذکرہ جذباتی انداز میں شروع کر کے پھر تاریخی حوالہ جات سے ربوہ کی تاریخ بیان کی ہے وہ بہت اثر انگیز ہے۔

مسز صفیہ بشیر سامی، لندن سے لکھتی ہیں:

- آپ کا علمی، روحانی اور اخلاقی مائدہ کی تیاری پڑھا بہت مزا آیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ساتھ تمام مخلصین کو جو آپ کے ساتھ دن رات لگ کر یہ مائدہ تیار کرتے ہیں سب کو جزائے خیر سے نوازے آپ سب ہمارے لئے اتنی محنت سے یہ مائدہ تیار کرتے ہیں جو ہماری روح کو تازہ کر دیتا ہے۔ الحمد للہ
- "ربوہ، ربوہ ای اے" آپ نے لکھ کر دل و دماغ کے تار ہلا دئے۔ ربوہ کا نام ہی لکھا جائے تو یادوں کے چراغ جل جاتے ہیں، جس طرح آپ

نے نقشہ کشی فرمائی ہے وہ ہم سب ربوہ والوں کی ایک ہی کہانی ہے۔

اور آپ نے سب کے دل کی کہانی خود ہی لکھ دی ہے۔

مکرم در عجم نے لکھا کہ:

- آپ کے اداریوں کو پڑھ کر جماعت میں جن علماء کے نام ذہن میں آتے ہیں ان میں سے ایک آپ ہیں۔

مکرمہ خالدہ نزہت، آسٹریلیا سے لکھتی ہیں:

- آپ کے سبھی اداریے لاجواب اور قابل ستائش ہوتے ہیں مگر 14 مئی کی الفضل میں شائع ہونے والا اداریہ ''پھول یونہی کھلا نہیں کرتے بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے'' بہت ہی اچھا تھا اور '' Help you Help us'' چھوٹی سی بات سے اتنے گہرے مضمون نکالنا بلاشبہ آپ کا ہی خاصا ہے۔ ماشاء اللہ

مکرم آصف محمود باسط۔ لندن لکھتے ہیں:

- جزاکم اللہ !الفضل کے 15 اپریل 2022ء کو شائع کردہ اداریے ''چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں'' کا لطف آیا اور توجہ ہوئی۔

مکرم حسن محمود لکھتے ہیں:

- الفضل کے 15 اپریل 2022ء کو شائع کردہ مضمون ''چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں'' میں آپ نے چالیس پر بہت عمدہ تحقیق ہے جو فرداً فرداً تو پڑھی ہوئی ہے مگر اس کو اداریہ ہذا میں بہت خوبصورت انداز میں لڑی میں پرویا گیا ہے۔ ماشاء اللہ

مکرم محمد عمر تماپوری، کو آرڈینٹر علی گڑھ یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا لکھتے ہیں:

- آپ کا انداز تحریر دلوں کو گرما دیتا ہے۔ سوچنے اور ان پر عمل کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ مغربی دنیا میں آپ کے اخبار کا ادبی معیار یقیناً قابل فخر ہے جو کبھی متحدہ ہندوستان کا خاصہ ہوا کرتا تھا۔
- آپ کے اداریے بہت ہی جاندار اور انقلابی ہوتے ہیں جو دلوں میں ہلچل پیدا کرتے ہیں۔
- تربیت پر مبنی اداریے جن کے عناوین کا چناؤ آج کی ضرورت کے عین مطابق ہوتا ہے وہ صرف آپ کے اخبار کا خاصہ اور حصہ ہے۔ ”صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا“ کی دونوں اقساط ایمان و علم میں اضافہ کا موٴجب ہوئیں۔
- ماشاء اللہ آپ کے اداریے بھی بہت خوب ہیں۔ کس کس پر تبصرہ کیا جائے۔ کسی پر کرنا اور کسی پر نہ کرنا ناانصافی ہوگی۔ تبلیغی، تربیتی اور تنظیمی نکتہ نگاہ سے حالات حاضرہ، ضرورت اور عین وقت کے تقاضے کے مطابق اس اخبار کے لیڈر اور سپہ سالار کے طور پر اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔
- آپ کا تازہ اداریہ Help us help you سونے پر سہاگہ ہے۔ قبل ازیں بھی کئی بار آپ کی طرف سے اس مضمون پر کوشش ہوتی رہی۔ ماہِ رواں 19 مئی 2022ء ”حقوق و فرائض“ آپ کا اداریہ پڑھنے کو ملا۔ اس مضمون کو آپ نے بڑی عمدگی سے بیان کیا ہے۔

مثالیں دے کر سمجھانے کی کوشش کی ہیں اور اس میں آپ کامیاب بھی ہیں۔

مکرم ظہیر احمد طاہر، جرمنی سے لکھتے ہیں:

- 23 ستمبر کے روزنامہ الفضل آن لائن میں ”صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا“ کے موضوع پر آپ کے مضمون کی چوتھی قسط پڑھنے کو ملی۔ الحمدللہ۔ اس مضمون میں آپ نے اطاعت خلافت سے متعلق نہایت ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا ہے۔

مکرمہ مریم رحمان لکھتی ہیں:

- آپ کا اداریہ ”کرونا وائرس سے حفاظت اور سادگی اپنانے کی ضرورت“ آج کل کے حالات کے عین مطابق تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی بھی توفیق دے۔
- ”ربوہ، ربوہ ای اے“ پڑھ کر بہت اچھا لگا۔ پیارے امام عالی مقام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ارشاد ”لوگ کہتے ہیں کہ لاہور، لاہور اے۔ پر ربوہ، ربوہ ای اے“ نے اہلِ ربوہ کو ایک اعزاز، رتبہ بخش دیا۔

مکرمہ مدیحہ مصور کاہلوں، کینیڈا تحریر کرتی ہیں:

- آپ کا اداریہ ”عشق و مشک را نتواں نہفتن“ بہت اچھا لگا۔ ہمارے اندر سے بھی رسولِ کریم ﷺ کے حسین اعمال کی خوشبوئیں پھوٹیں۔

ڈاکٹر نصیر احمد طاہر، ویلز سے لکھتے ہیں:

- 12 اگست کے الفضل آن لائن کے اداریہ میں آپ نے اپنے پہلے سے شائع شدہ، ’’لوہے کے قلم‘‘ کے تسلسل میں ، سورۃ صٓ کی آیت 46 یعنی اُولِی الۡاَیۡدِیۡ وَالۡاَبۡصَارِ سے جو استنباط کیا ہے۔ بہت اعلیٰ پائے کا استدلال ہے، ایک یاددہانی ہے ۔ ایک ترغیب ہے جو دراصل نبی کریم ﷺ کی امت کیلئے بدرجہ اتم مقدر کی گئی ہے۔

مکرمہ فوزیہ گل، انڈیا سے تحریر کرتی ہیں:

- اخبار کا اداریہ ’’اے میرے درخت وجود کی سرسبز شاخوں‘‘ بہت خاص ہے اور یہ مضمون ہمیں خود پر غور وفکر کرنے پر مجبور کرتا ہے۔
- الفضل 4 دسمبر 2021ء کا اداریہ ’’اللہ تعالیٰ سے کبھی بے وفائی نہ کرنا ‘‘ آپ نے قارئین کی رہنمائی کے لیے بہت اعلی طریق سے قلم بند کیا ہے۔

مکرمہ طیبہ منصور چیمہ، لندن سے تحریر کرتی ہیں:

- ربوہ، ربوہ ای اے مضمون بہت ہی اچھا تھا جس میں ربوہ کی تاریخ کو پوری طرح تفصیل سے اجاگر کیا گیا ہے اور پیارے آقا کے بابرکت الفاظ تو ہر ربوہ کے باسی کے دل کی آواز ہے اور دلی جذبات کو اجاگر کرنے والے ہیں ۔اس سے قبل آپ کا مضمون اپنی زندگی کے ہر زاویے میں اعتدال بہت ضروری بہت اچھا تھا۔

مکرمہ سعیدہ خانم، سسکاٹون کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

- مورخہ 4 ستمبر 2021ء کا اداریہ "کرونا وائرس سے حفاظت اور سادگی اپنانے کی ضرورت" بہت ہی مفید ہدایات پر مبنی ہے۔

مکرمہ عائشہ چوہدری، جرمنی لکھتی ہیں:

- "ربوہ، ربوہ ای اے" جتنا مزا مجھے اس مضمون کو کمپوز کرتے ہوئے آیا تھا آج اس کو دوبارہ سے پڑھ کر مزید لطف آیا۔ ہم جیسے لوگ جو کبھی ربوہ میں نہیں رہے مگر ربوہ سے ہمیشہ ایک روحانی تعلق رہا اس مضمون کو پڑھتے ہوئے ایسا لگا جیسے ہم بھی اس دور سے گزر رہے ہوں اور پرانے اور نئے ربوہ کی ایک خوبصورت سی تصویر آنکھوں کے سامنے بن رہی ہے۔
- بہترین اداریہ پڑھ کر آنکھوں میں آنسو ہیں اور ماں کی یاد میں اور شدت آگئی۔ واقعی ہم ان کا قرض کبھی نہیں اتار سکتے۔ پہاڑوں کی اونچائی اور سمندروں کی گہرائی تو شائد کبھی کوئی ناپ ہی لے مگر ماں کی محبت کو ناپنے کا کوئی پیمانہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ان کی محبت کا کچھ تھوڑا سا بھی قرضہ اتار سکیں۔

مکرم قمر احمد ظفر، جرمنی تحریر کرتے ہیں:

- ماشاءاللہ! بہت ہی علمی مضمون ہے۔ اللھم زد فزد! خاکسار نے اپنے حلقہ احباب میں استفادہ کے لیئے شیئر کر دیا ہے۔

مکرمہ در ثمین احمد، جرمنی لکھتی ہیں:

- آرٹیکل ''اعتدال ضروری ہے'' کو بہت پسند کیا جارہا ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جس پر وقت کا امام خوشنودی کا اظہار کر دے اس سے زیادہ ہماری طرف سے لکھنا بے معنی ہے۔ بہر حال انداز بیان و تحریر ہمیشہ سے دل کے قریب رہا ہے کیونکہ قاری کی نفسیات کو جان کر اس کے دل کی بات کو الفاظ کا روپ دیتے ہیں، بسا اوقات یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات تو ہمارے دل میں تھی بس اس کو اظہار کا جامہ آپ نے پہنا دیا۔
- ''ربوہ، ربوہ ای اے'' کے الفاظ میں محبوب آقا کی جس دلی محبت اور ربوہ سے اپنائیت کا اظہار ہوتا ہے وہ تو حقیقت میں وہی محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کے اکثر و پیشتر لمحات اس مبارک بستی میں گزارے ہیں۔ ہم جیسے تو بس ان ایمان افروز یادوں کی وادی میں آپ کے اس مضمون کی انگلی تھامے چلتے چلے گئے۔
- جس دن اداریہ آتا ہے مجھے بے تابی سے اخبار کا انتظار ہوتا ہے۔ آج کے روحانی مائدے میں جس طرح آپ نے تمام کارکنان کا محبت سے ذکر کیا اس نے دل پر عجیب اثر کیا۔
- اداریہ ''رمضان المبارک انسانی کثافتوں کو صاف کرنے کا روحانی چھٹہ'' بہت ہی شاندار رہے ہر ہر جملے کا لطف آگیا۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

- ”چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں“ ایک نہایت عمدہ اور ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلانے والا مضمون ہے جسے آپ نے بہت خوبصورت مثالوں سے مزین کیا۔
- مورخہ 25 تا 28 مئی کے الفضل آن لائن کی اشاعتوں میں شائع ہونے والے اداریے انتہائی جاندار اور سوچ کو جھنجھوڑنے والے تھے۔ ”پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ“ میں جس خوبصورت انداز میں خلافت کی شجر سے وابستگی میں ہماری بقا کو بیان کیا گیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے“ (ملفوظات جلد4 صفحہ 233) اس فقرے میں روحانی طور پر خلافت سے وابستگی کی جانب توجہ دلائی گئی ہے۔ اسی طرح ”اس بجلی کو اپنے اندر سے نکلنے نہ دو“ (حضرت مصلح موعودؓ) میں بھی خلافت سے پختہ تعلق کا وہ نکتہ بیان ہوا ہے جس کی بدولت ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا کی ضمانت ہے کیونکہ مومنوں کے اندر یہ روحانی کرنٹ اس حد تک تیز ہوتا ہے کہ کوئی دشمن جب بھی اس مومن کو چھوئے گا اسے یا جھٹکا لگے گا یا منہ کے بل گر کر دور جا پڑے گا۔ اور یہی حقیقت ہے جس پر تقریباً سوا سو سال پہ محیط خلافت احمدیہ کی تاریخ بطور ثبوت و گواہ کے ہے۔ پھر اداریہ ”اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو دارالعمل اور اُخروی زندگی کو دارالجزاء قرار دیا“ عنوان میں ہی مضمون کا لب لباب بیان کر دیا گیا ہے۔ 28 مئی 2022ء کا اداریہ ”اعلیٰ اخلاق وعادات“ بھی

بہت عمدہ تھا مجھ جیسی ناقص معلومات والی کے لئے اسمیں بہت سی نئی معلومات تھیں۔فجزاکم اللہ احسن الجزاء

مکرم سید عمار احمد لکھتے ہیں:

- ماشاءاللہ بہت ہی زبردست آرٹیکل ہے۔مجھے اپنی بہت سی کمزوریاں اس کو پڑھتے ہی سمجھ آگئی ہیں۔

مکرم حامد کریم،ہالینڈ سے تحریر کرتے ہیں:

- آپ کا مضمون ''ربوہ،ربوہ ای اے'' پڑھ کر پرانی یادیں تازہ ہو گئی۔ تزئین کمیٹی کا خاکسار بھی ممبر تھا۔ آپ نے ماشاء اللہ خوب تحقیق کرکے مضمون تیار کیاہے۔

مکرم محمود ناصر ثاقب،امیر برکینافاسو تحریر کرتے ہیں:

- بہت ہی زبردست ، معلوماتی اور راہنما مضمون ہے اللہ تعالیٰ مجھے عمل کرنے کی توفیق عطافرمائے آمین۔

مکرمہ نبیلہ رفیق فوزی،ناروے سے لکھتی ہیں:

- 14 مئی کے اداریہ ''پھول یوں ہی نہیں کھلا کرتے بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے''عنوان اور مضمون دونوں بہترین ہیں۔

مکرم زکریاداؤد،ونگ کمانڈر،کینیڈالکھتے ہیں:

- ''ربوہ،ربوہ ای اے''بہت معلوماتی اور دلچسپ تحریر ہے۔میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے اس لمبے مضمون کی تیاری میں بہت تحقیق سے کام کیا ہے۔آپ نے ربوہ کی تعمیر سے وابستہ بہت ساری یادیں نکالی ہیں۔

مکرمہ صدف علیم صدیقی، کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

- مورخہ 16 ستمبر کے الفضل میں ”عشق و مشک را نتواں نہفتن“ کے عنوان پر آرٹیکل پڑھا۔ بے حد خوبصورت عنوان کا حق ادا ہو گیا ہے۔ اس موضوع کو آپ نے جس طرح مثالوں سے مزین کر کے پیش کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔
- آپکاماں کی بابت اداریہ پڑھا۔ ہمیشہ کی طرح آپ نے بہت خوبصورت موضوع کا انتخاب کیا۔ اور ایک تصویر کو جس خوبصورتی سے بیان کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ بلاشبہ بعض قرض کبھی ادا نہیں کیے جاسکتے ہیں۔
- ”جیڑی مہندی رنگ نہ دیوے کی فیر او دالانا“ پڑھا۔ کیا کمال تشبیہ دی ہے مہندی جیسی ایک دنیاوی سامان آرائش کو جس طرح دینی رنگ سے جوڑا ہے یقیناً ہر قاری نے میری طرح اس سے حظ اٹھایا ہو گا۔
- ”پیشہ ہے رونا ہمارا“ بہت خوبصورت تحریر ماشاء اللہ! بے شک ہمیں ہی رونے کا سلیقہ نہیں ہوتا ”ورنہ بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی“۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ بینا آنکھیں عطاء کرے جن سے نکلنے والے آنسو عرش کے پائے کو ہلا دیں اور رحمت خداوندی کو جوش میں لا کر اپنی مناجات کو درجہ قبولیت بخشوالیں۔ آمین اللھم آمین
- مورخہ 2 جون کی اشاعت میں ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت اداریہ پڑھا اور یہ موضوع اس وقت کی ضرورت بھی ہے۔ بالکل یہی بات ہے کہ ”بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے“

اللہ نہ کرے کہ ہم دوسروں کی ساری اچھائیوں کو چھوڑ کر ان میں چُن چُن کر بدیاں تلاش کریں اور پھر انہیں آگے بھی بیان کریں۔ بلکہ ہر حقیقی احمدی مسلمان شہد کی مکھی بن جائے۔ جس کی فطرت سعید ہو جو گندگی کے قریب بھی نہ پھٹکے بلکہ پھولوں سے رس جمع کرے۔ لوگوں میں صرف اچھائیاں تلاش کریں اور وہی آگے بیان کریں۔ کہتے ہیں کہ کسی میں کوئی خوبی دیکھو تو اسے آگے بیان کرو اور اگر برائی دیکھو تو یہاں تمہارا امتحان ہے۔ لیکن ہوتا اس کے برعکس ہے نیکی اور خوبی کو چھپا لیا جاتا ہے اور معمولی سی برائی کو بھی بڑھا چڑھا کر بتلایا جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم نحل بنیں اور خوبیوں کا رس جمع کر کے خالص عسل بنانے والے بنیں۔ آمین اللھم آمین

مکرم ماہد ناصر، متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا لکھتے ہیں:

- آپ نے 23 اکتوبر کے اداریے میں ”اسلامی اصطلاح جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْراً کا استعمال“ پر روشنی ڈالی ہے جس سے میں نے بہت حظ اٹھایا۔

مکرم چوہدری محمد امجد جمیل، لندن سے لکھتے ہیں:

- ربوہ والے مضمون سے ذہن، روح اور ایمان کو تازگی ملی۔ ربوہ کی پرانی تاریخ کی یاددہانی ہوئی۔ اس قدر ترغیب ہوئی کہ ربوہ میں اپنا مکان ہونا چاہیے۔ تا ربوہ کی تعمیر و ترقی میں حصہ پڑ جائے۔

مکرم ڈاکٹر محمد اسلم ناصر، نیوزی لینڈ لکھتے ہیں:

- واقعتاً ربوہ، ربوہ ای اے۔ مجھے اپنا بچپن یاد آگیا۔ مضمون بہت اچھا ایمان افروز بھولی بسری یادوں کو تازہ کرنے والا تھا۔

مکرم افتخار احمد، تحریر کرتے ہیں:

- بہت ہی خوبصورت مضمون تاریخ کے اوراق کو عمیق طریقے سے کھنگالا گیا ہے اور دور حاضر کی ترقیات کا مختصر مگر جامع تذکرہ اور سب سے بڑھ کر حضور انور کی خواہش مبارک کا احترام۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

مکرم محمود احمد ملک، یوکے لکھتے ہیں:

- میں نے آپ کا ربوہ بارے بہت عمدہ، طویل اور تحقیقی مضمون پڑھا جو انتہائی دلچسپ اور معلوماتی ہے۔ تمام تر تاریخی معلومات آپ کے ذاتی علم اور مشاہدے پر مبنی ہیں جو کہ مضمون کی ویلیو کو اور بھی بڑھا دیتی ہے۔ بہت خوب۔

مکرم جاوید اقبال ناصر، جرمنی تحریر کرتے ہیں:

- خاکسار نے ابھی آپ کے لکھے ربوہ بارے مضمون کو پڑھا ہے۔ پردیس میں بیٹھے ایسے لگ رہا تھا کہ ہم ربوہ میں موجود ہیں۔ اور تمام نظاروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ۔ خاص طور پر چناب نگر اور چنیوٹ کے ناموں کا مطلب جو آپ نے پیش کیا ہے کیا ہی خوب ہے۔

مکرم تنویر احمد، قادیان سے لکھتے ہیں:

- ابھی تک تو ”لاہور، لاہور اے“ سنتے تھے۔ لیکن اب اردو ادب میں نئے محاورے کا اضافہ ہو گیا ہے اور لوگ کہا کریں گے کہ ”ربوہ، ربوہ ہی اے“ اللہ ربوہ کو شاد باد رکھے۔

مکرم حفیظ احمد تحریر کرتے ہیں:

- بہت خوب ربوہ بارے مضمون پڑھ کر سارے حسین نظارے آنکھوں کے سامنے آگئے ہیں۔

مکرم محمد افضل بٹ، امریکہ تحریر کرتے ہیں:

- آپ نے ”ربوہ، ربوہ ای اے“ پر انمول یادوں پر بہت گہرائی میں جاکر ہجرت سے لے کر آج تک کے حالات اور یادوں کا بہت عمدہ اور پیارے انداز میں ذکر کیا ہے۔ میں نے پورے مزے سے پڑھا ہے۔ ماشاء اللہ آپ نے ربوہ کی یادوں کو تازہ کر دیا ہے۔

مکرم حافظ اعجاز احمد، یو کے تحریر کرتے ہیں:

- ماشاء اللہ آج آپ نے ہمیں خوب ربوہ کی سیر کروائی اور کافی جذباتی بھی ہوئے۔

مکرم عبد الجلیل عباد، جرمنی سے تحریر کرتے ہیں:

- آج آپ نے ربوہ کی سیر کرا دی ہے۔ میں نے ایک طویل نظم ربوہ کی یاد میں لکھی تھی جسے حضور انور نے پڑھ کر فرمایا تھا کہ تم نے تو مجھے پُرانے ربوے کی یاد تازہ کرا دی ہے۔

مکرم مجید احمد سیالکوٹی، لندن سے لکھتے ہیں:

- بہت معلوماتی، ایمان افروز اور دلچسپ مضمون باندھا ہے۔ وہاں بہشتی مقبرے میں میرے کئی عزیزوں کے مدفن ہیں۔ اللہ پاک اپنی آغوش میں رکھے اور ہمارا انجام بخیر کرے۔ آمین

مکرمہ ناصرہ احمد، بریمپٹن، کینیڈا سے لکھتی ہیں:

- آپ کا مضمون ''ربوہ ربوہ ای اے'' پڑھ کر اس بستی میں گزرے شب و روز کی یادیں تازہ ہو گئیں۔ آپ نے اعلیٰ پیرائے میں ربوہ کی تاریخ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ان بے شمار افضال کا ذکر کیا ہے جو اس شہر کے باسیوں کو حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کے مطابق عطا ہوئے۔
- بہت اعلیٰ، خوبصورت تحریر ماں کی عظمت پر پڑھنے کو ملی۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی سب سے بڑی دُنیا کی نعمت ماں ہے اور اپنی ماؤں کی قربانیوں اور جانثاریوں کے ہم ہمیشہ قرض دار رہیں گے۔

مکرم رحمت اللہ بندیشہ، جرمنی سے تحریر کرتے ہیں:

- ربوہ والی تحریر کا لفظ لفظ حقیقت پر مبنی ہے۔ اس کو پڑھ کر سارا عرصہ قیام ربوہ نظروں کے سامنے گھوم گیا ہے۔

مکرمہ امۃ القیوم انجم۔ کیلگری، کینیڈا تحریر کرتی ہیں:

- 30 اکتوبر کے شمارے میں ''ربوہ، ربوہ ای اے'' کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانِ مبارک سے نکلنے والے بابرکت الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے جس خوبصورتی کے ساتھ ربوہ کی تاریخ، وہاں کے گلی کوچوں کا پس منظر اور خلیفۂ وقت کی اہالیانِ ربوہ سے توقعات کا ذکر کیا ہے اس نے یادوں کی لَو کو بھڑکا دیا ہے۔

مکرم وقار احمد اٹھوال لکھتے ہیں:

- بہت مزا آیا۔ بہت سی نئی باتوں کا علم ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین

مکرمہ صادقہ منورہ۔ سسکاٹون، کینیڈا سے تحریر کرتی ہیں:

- ''ربوہ، ربوہ ای اے'' کے بابرکت الفاظ جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ربوہ سے دلی محبت اور انسیت کو ظاہر کرتے ہیں، پر آپ کا تفصیلی اور معلوماتی مضمون بے حد پسند آیا۔ اس مضمون کے ذریعے آپ نے ربوہ میں گزرے خوبصورت لمحات یاد کروا دیے۔ ربوہ کے تمام اہم مقامات کی سیر آپ نے کیا کروائی گویا ربوہ کی پرانی تاریخ کی یاد دہانی کروادی۔ الحمدللہ

مکرم امان اللہ امجد تحریر کرتے ہیں:

- حضور انور کے ارشاد مبارک ''اللہ تعالیٰ سے کبھی بے وفائی نہ کرنا'' کے حوالے سے تحریر کیا گیا اداریہ پڑھ کر بے اختیار دل خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا سے بھر گیا۔

مکرم شیخ مجاہد شاستری۔ قادیان لکھتے ہیں:

- اداریہ کے عنوان کے لئے آپ حضرت مسیح موعودؑ یا حضرت خلیفۃ المسیح کے اقتباسات میں سے کسی ایک ایسے فقرہ کا چناؤ کرتے ہیں جس کی طرف بالعموم توجہ نہیں ہوتی۔ ہم اسے پڑھتے ہیں مگر اتنی تفصیل سے مضمون اُجاگر نہیں ہو رہا ہوتا۔ جتنا آپ کر دیتے ہیں جو دلوں میں اُتر کر روحانی ماحول پیدا کر دیتا ہے۔

مکرم ابن ایف آر بسمل لکھتے ہیں:

- 5 مارچ 2022ء کے الفضل میں پیشگوئی لیکھرام کے پورا ہونے پر آپ کا اداریہ ''کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا'' کا مضمون بھی بڑا comprehensive معلوماتی اور ایمان افروز ہے۔
- آپ کا اداریہ ''رمضان المبارک انسانی کثافتوں کو صاف کرنے کا روحانی چھٹہ'' بہت پسند آیا۔ اچھی تشبیہات سے مزین سارے اداریے قابل ستائش ہیں۔

مکرم مبشر احمد عابد لکھتے ہیں:

- 12 مارچ کے شمارے میں آپ نے موجودہ حالات کے پیش نظر کمال کا اداریہ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ شعر تھا:

سرخ رو ہوتا ہے انسان ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ پس جانے کے بعد

پورا اداریہ پڑھ کر بہت ایمان تازہ ہوا، اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر تمام احمدیوں کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ عفت وہاب بٹ۔ ڈنمارک سے لکھتی ہیں:

- ''چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں'' سبحان اللہ! کیا باکمال مضمون ہے۔ اتنی جامع معلومات اور آنکھیں کھولنے والی روایات اکٹھی کیں ہیں آپ نے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور کامل صحت عطا فرمائے، آمین۔

مکرمہ صادقہ چوہدری، کینیڈا سے لکھتی ہیں:

- مہندی یا حنا کے تعارف و وضاحت کی اس اچھوتے انداز سے ایک تصویر بنا کر ہمارے سامنے لا رکھی ہے جس میں رنگا رنگ کے پھول اور بیل بوٹے جیسے کھلتے اور رنگ دیتے جا رہے ہیں کسی میں کسی خدا کے پیارے کی خوشبو آ رہی ہے تو دوسرے میں اللہ کے حبیب نبی پاکؐ کی مسحور کن ہستی جھلک رہی ہے۔ کیا خوش نصیب ہے یہ حنا کہ تصور کے جہاں میں کہاں کہاں تک پہنچی ہے۔
- الفضل کا یہ روحانی مائدہ اس قدر موثر ہے کہ دل و دماغ میں اترتا جا رہا ہے۔ ”روحانی چھٹہ“ کیا خوبصورت اور اچھوتا اندازِ بیان ہے، روزے کی وضاحت کا۔ جس نے دل کی میل کو صاف کر دیا ہے۔ پیارے خدا سے کچھ پیار ملتا لگ رہا ہے۔ راستے کی دھند دور ہو گئی ہے۔ کیسا مصفا اور دلفریب راستہ نظر آنے لگا ہے خدا تک پہنچنے کا۔ جزاك الله

مکرم نعمان احمد رحیم لکھتے ہیں:

- اداریہ بعض قرض کبھی اتارے نہیں جاسکتے، بہت ہی عمدہ عنوان ہے جس کا آپ نے آج کے نفسا نفسی کے دور میں انتخاب کر کے ماں کی عظمت اجاگر کی ہے۔

مکرمہ لبنیٰ بشارت، جرمنی سے لکھتی ہیں:

- ویسے تو ماں ہمیشہ ہی یاد رہتی ہے لیکن آپکا مضمون ”بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے“ پڑھ کر ماں کی وہ ساری محنت و مشقت کی یادوں نے دل کو بہت بے چین کیا۔

مکرمہ ثمرہ خالد، جرمنی سے لکھتی ہیں:

- مورخہ 12 فروری کی اشاعت میں اداریہ ’’بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے‘‘ ماں کی عظمت کو بہترین خراجِ تحسین تھا۔
- آپ کے اداریہ کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس میں جس طرح بظاہر معمولی نظر آنے والی بات کو انتہائی خوبصورت انداز میں دین سے مربوط کر دیا جاتا ہے، وہ قابل ستائش ہے۔ لوگوں کی اکثریت ان محاوروں، باتوں کو اُس زاویے سے نہیں دیکھتی جس نظر اور زاویے سے آپ کی تحریر ہمیں دکھاتی اور سمجھاتی ہے۔ پھر وہ تحریر ’’بھانڈے قلعی کرالو‘‘ ہو یا When it’s gone.It’s gone ہو اپنا گہرا اثر دلوں پر چھوڑتی ہے۔ ’’اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ‘‘
- مورخہ 16 جون 2022ء کی اشاعت میں شائع کردہ اداریہ ہمارا ٹیگ ہماری پہچان احمدیت، ہمیشہ کی طرح معلومات سے بھرپور اور تربیتی اعتبار سے ایک نئی جہت اور نیا رنگ لیے ہوئے تھا۔

مکرمہ منصورہ فضل من۔ قادیان سے لکھتی ہیں:

- بہت خوبصورت اداریے پڑھنے کو مل رہے ہیں۔

مکرمہ سیّدہ شمیم۔ جرمنی سے لکھتی ہیں:

- اب جب کہ میں خود بھی زندگی کے آخری پڑاؤ میں ہوں۔ آپ کا مضمون ’’بعض قرض اُتارے نہیں جا سکتے‘‘ پڑھا۔ اِن الفاظ نے میرے بچپن کے تمام زخم ہرے کر دیئے۔

مکرمہ سعدیہ طارق لکھتی ہیں:

- بعض قرض جو چکائے نہیں جاسکتے، بہت ہی دل چھونے والی تحریر ہے۔ آپ نے بہت اچھے طریقے سے ماں کی قربانیاں قلمبند کی ہیں۔
- مورخہ 4 اپریل 2022ء کے شمارے میں طبع شدہ مضمون میں آپ نے آئینے سے بہت اچھی تشبیہ دی ہے الفضل واقعی آئینہ کا کام کر رہا ہے۔

مکرم آر، آر قریشی لکھتے ہیں:

- "بھانڈے قلعی کر الو" نے میرے بچپن کی یاد تازہ کر دی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اس مقدس مہینے میں یہ عہد کرنے والے بن جائیں کہ ہم وہ زنگ دور کر سکیں اور اسی نسخہ کو اپنانے والے بن جائیں جو اس مضمون میں بیان ہوا ہے۔

مکرم عبد الغفار عابد۔ گلاسگو سے لکھتے ہیں:

- مورخہ 2 اپریل 2022ء کے شمارے میں آپ کا طبع شدہ مضمون "بھانڈے قلعی کر الو" بہت دلچسپ اور رمضان المبارک کی اہمیت اور فلاسفی کو اجاگر کرنے والا تھا۔
- مورخہ 2 اپریل 2022ء کے شمارے میں آپ کا طبع شدہ مضمون "بھانڈے قلعی کر الو" بہت دلچسب اور رمضان المبارک کی اہمیت اور فلاسفی کو اجاگر کرنے والا تھا۔

مکرم چوہدری منیر مسعود لکھتے ہیں:

- ماشاء اللہ! الفضل کو آپ نے نئی جہت دے دی ہے۔ تربیتی نقطہ نظر سے آپ کے اداریے بہت عمدہ، دلچسپی کا باعث اور سبق آموز ہوتے ہیں۔

الفضل آن لائن کے اداریہ جات کے عناوین (جو طبع ہو چکے)

1. ’’آؤ ہم دلوں کی عمارتیں بنائیں‘‘
2. ’’مخالفتِ نفس بھی ایک عبادت ہے‘‘حضرت مسیح موعودؑ
3. ’’میری چال چلو پوری پوری‘‘
4. ’’ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے‘‘
5. ’ہر چہ داری خرچ کن دَر رِاہِ او‘
6. آرہی اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
7. اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو
8. اپنا سامان مختصر رکھیے
9. اپنے ربّ کی عبادت کئے جا یہاں تک کہ تجھے موت آجائے
10. اپنی زندگی کے ہر زاویے میں اعتدال ضروری ہے
11. اِتباعِ امام
12. آج تینوں قل پڑھنے کی اشد ضرورت ہے
13. آج کل دن کیسے گزارا جائے
14. اچھی صحت دینی کاموں میں ممد و معاون ہے
15. احسان اور اس کے مختلف مدارج
16. آدابِ خلافت
17. آزمودہ نسخے
18. اس دور میں جماعتی تاریخ کے واقعات نئے رنگ سے دہرائے جانے کا معجزہ

57. تسبیح کے دانے اور وحدت جمہوری

58. تعریف اور ستائش

59. تلاوتِ قرآن کریم کی اہمیت و آداب

60. تو اس کے ساتھ ہے جس سے تو محبت کرتا ہے

61. تو مسلمان ہو جا امن میں آجائے گا

62. جانور کی قربانی تقوی اختیار کرنے کا دوسرا نام ہے

63. جتنی تربیت علم سے ہوتی ہے اتنی کسی اور چیز سے نہیں ہوتی (المصلح الموعودؓ)

64. جس مکاں کی آرزو مہدی کو تھی ہو بہو ایسا مکاں ہے ایم ٹی اے

65. جسم کا ایندھن

66. جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت

67. جماعت احمدیہ سیرالیون کا اپنے ملک کے سماجی، سیاسی اور حکومتی حلقوں میں اثرورسوخ

68. جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے تکبر و غرور کی بجائے عاجزی و انکساری اپنانے کی اہمیت

69. جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقیات کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں

70. جماعت احمدیہ کے عظیم الشان جلسہ سالانہ کی بنیادی اینٹ اور سو منزلہ خوبصورت و دلکش عمارت

168. لعابِ دہن کا استعمال اور کرونا وائرس بیماری

169. لوہے کی قلم

170. لیکھرام کا عبرتناک انجام "یہ واقعہ دنیا کو کبھی نہیں بھولے گا"
(حضرت مسیح موعودؑ)

171. مادی اور روحانی زندگی

172. ماں کی جائے نماز

173. ماں مارے اور بچہ ماں ماں پکارے

174. مربی بیار مربا بخور

175. مسجد اور بیت میں فرق اور جماعت احمدیہ پر لازوال انعامات خداوندی کا نزول

176. مضمون نویسی کی طرف توجہ دیں

177. مہدی اہل قلم میں سے ہو گا

178. میرا آقاؐ عظیم تر ہے

179. میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں

180. میں اس کامالی مقرر ہوا ہوں حضرت مسیح موعودؑ

181. نافِ زمین

182. نظامِ شوریٰ

183. نظامِ شوریٰ

184. نِعْمَ الْمَوْلٰه وَنِعْمَ النَّصِيرُ

185. نماز تہجد کو مت چھوڑو

186. ہدایات بابت کمپوزنگ الفضل و پرف ریڈنگ

187. ہر واقفِ نو کو اپنے نصاب سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے

188. ہم قرآن کے قریب جارہے ہیں

189. ہم لاعلاج قوم ہیں

190. ہمارے جلسہ ہائے سالانہ

191. ہمارے شفیق اساتذہ

192. والدین سے حسنِ سلوک

193. یادوں کے دریچے

194. یارب! یہ نیا سال مبارک کردے

195. آیئے قرآن مجید کے تناظر میں ''اولوا الالباب'' کا مفہوم جانیں

196. قارئین الفضل میری والدہ کو الفضل پڑھتے ہوئے دعاؤں میں یاد رکھیں

197. اللہ تعالیٰ سے کبھی بے وفائی نہ کرنا

198. آؤ حسن یار کی باتیں کریں

199. آئندہ زمانہ میں کوئی آفت آنے والی ہے...وہ آفت طاعون ہے

200. تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہؓ نے اپنی تبدیلی کی

201. جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا

202. جو میرے نام آیا

203. راتوں کو اُٹھ کر روؤ، دعائیں مانگو۔۔۔

204. لباس التقویٰ

312. بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے

313. دامن تہذیب پر دھبہ نہ لگ جائے کہیں

314. کتاب تعلیم کی تیاری (قسط45)

315. وقت کی شاخ کو میرے دوست ہلانا ہو گا

316. اپنے حصہ کا دیا خود ہی جلانا ہو گا

317. کتاب تعلیم کی تیاری (قسط46)

318. ہمارا ٹیگ، ہماری پہچان۔ احمدیت

319. الفضل اخبار اسم با مسمّٰی ہے (قارئین کے آراء و تبصرے)

320. اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیے

321. ہر احمدی، جماعت کا قیمتی وجود ہے (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ)

322. مضر صحت چیزیں مضر ایمان ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

323. اے ملکہ برطانیہ! پلاٹینم جوبلی مبارک ہو

324. اللہ کا رنگ پکڑو

325. احکام الٰہی کی حفاظت کرو تا اللہ کو اپنے سامنے پاؤ

326. باغ احمدیت کو سیراب کرنے میں پانی کی حکمت و فلسفہ

327. ابراہیم بنو

گلدستہ علم و ادب کے پونے دو صد اداریوں کی تعداد ان کے علاوہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور صلاحیت کے مطابق یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے احباب جماعت کے لئے مفید بنائے اور اپنے حضور قبول فرمائے۔

آمین

ادارہ الفضل آن لائن کے تحت کتب اور لنکس کی تیاری

روزنامہ الفضل کی تاریخ میں پہلی بار ''الفضل'' میں شائع ہونے والے قسط وار بعض اہم مضامین کو کتابی شکل دینے اور بعض کو Links کی صورت میں قارئین الفضل کے لئے یکجائی طور پر مہیا کرنے کی توفیق خاکسار کو ملی۔ الحمد للہ علی ذالک

اس وقت تک درج ذیل پانچ کتب منظر عام پر آچکی ہیں۔ یہ آن لائن ایڈیشنز ہیں۔

1۔ اسلامی اصطلاحات کا بر محل استعمال

2۔ ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر

3۔ ارشادات نورؓ

4۔ کتاب تعلیم کی تیاری

5۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیتِ الٰہی

اس کے علاوہ متعدد کتب اور لنکس پر کام ہو رہا ہے جو جلد منظر عام پر آئیں گی۔ ان شاء اللہ

جماعتی اخبارات ورسائل میں شائع ہونے والے بعض مضامین

- نرینہ اولاد کی پیدائش بطور ایک معجزہ

(ماہنامہ مصباح ربوہ، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نمبر۔ دسمبر 2003ء)

- انی معك یا مسرور

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ، سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر۔ ستمبر، اکتوبر 2008ء)

- خلفاء سے وابستہ چند یادیں۔ قبولیت دعا کے واقعات

(خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سووینئر، جماعت احمدیہ اسلام آباد۔ 1908-2008ء)

- تحریک آزادی کشمیر اور سیدنا حضرت مصلح موعود کی مساعی

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، حضرت مصلح موعود نمبر۔ مئی، جون، جولائی 2009ء)

- مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام اشاعت کی 75 سالہ تاریخ

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، 75 سالہ خصوصی نمبر۔ جولائی، اگست 2015ء)

- مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، جون 2010ء)

- وقار عمل کے دور رس اثرات اور غیروں کے تاثرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 28 سالانہ نمبر۔ دسمبر 2010ء)

- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا عظیم الشان کارنامہ نصرت جہاں سکیم کے تحت سرزمین افریقہ میں خدمت خلق اور رفاہی سرگرمیاں اور ان کے دور رس نتائج

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ سالانہ نمبر۔ 28 دسمبر 2011ء)

- الفضل کی تربیت اور دعوت الی اللہ کے لحاظ خدمات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ صد سالہ جوبلی سووینئر 2013ء)

- یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26 مئی 1976ء)

- محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 23 جنوری 1994ء)

- پاکستان میں ''ڈی ایس ٹی'' نظام کا اجراء

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 23 اپریل 2002ء)

- قیام نماز کے مزید دلکش نظارے

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 31 مارچ 2003ء)

- موبائل فون کی سہولت اور مسائل

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 19 مئی 2003ء)

- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 23 جون 2003ء)

- پابندی وقت کے تقاضے اور ہمارا فرض

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11 اگست 2004ء)

- زبان ایک ہے اور سننے کے لئے خدا نے دو کان دیئے ہیں

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 4 مئی 2005ء)

- صادق القول اور راست گو ہونا انسان کی ایک صفت ہے (قسط اول)

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 20 جولائی 2005ء)

- صادق القول اور راست گو ہونا انسان کی اعلیٰ صفت ہے (قسط دوم)

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 21 جولائی 2005ء)

- صادق القول اور راست گو ہونا انسان کی اعلیٰ صفت ہے (قسط سوم)

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 22 جولائی 2005ء)

- باغ احمد کا باثمر اور خوشبودار پوداا ور نیک اعمال کے پھل

(روزنامہ الفضل ربوہ۔2 ستمبر 2006ء)

- موبائل فونز اور آداب بیوت الذکر

(روزنامہ الفضل ربوہ۔24 جنوری 2007ء)

- حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی طبی خدمات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔14 اپریل 2007ء)

- بدیوں کے ملک سے نیکیوں کے ملک کی طرف روحانی ہجرت

(روزنامہ الفضل ربوہ۔23 مئی 2007ء)

- ماہ جون-احسان کا مہینہ

(روزنامہ الفضل ربوہ۔23 جون 2007ء)

- موسم گرما کی تعطیلات سے استفادہ کریں

(روزنامہ الفضل ربوہ۔9 جولائی 2007ء)

- وقف زندگی کا مبارک نظام۔ پس منظر، ترجیحات اور ثمرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔24 ستمبر 2007ء)

- پولیتھین شاپنگ بیگز کا استعمال، مضر اثرات اور روک تھام

(روزنامہ الفضل ربوہ۔29 ستمبر 2007ء)

- قربانی کے گوشت کا مصرف

(روزنامہ الفضل ربوہ۔12 دسمبر 2007ء)

- برکات نماز۔ چند احادیث نبویہ۔ خصوصاً نماز فجر اور عشاء کی اہمیت

(روزنامہ الفضل ربوہ۔8 فروری 2008ء)

- روحانی طبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ڈاکٹرز اور اطباء کے لئے پُر حکمت اور راہنما اصول (قسط اول)

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 23 فروری 2008ء)

- روحانی طبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ڈاکٹرز اور اطباء کے لئے پُر حکمت اور راہنما اصول (قسط دوم)

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 25 فروری 2008ء)

- احتساب کی ضرورت اور اس کے فوائد

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 2 اپریل 2008ء)

- حفظان صحت کی دینی تعلیم اور بعض اصول و قواعد (قسط اول)

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 25 اپریل 2008ء)

- حفظان صحت کی دینی تعلیم اور بعض اصول و قواعد (قسط دوم)

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26 اپریل 2008ء)

- موبائل فون ایک سہولت یا وبال جان

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 4 جون 2008ء)

- ڈے لائٹ سیونگ ٹائم کا بین الاقوامی نظام اور پاکستان

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 7 جون 2008ء)

- یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 27 جون 2008ء)

- خلافت احمدیہ کی نئی صدی کا عظیم عہد اور ہماری ذمہ داریاں

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11 اگست 2008ء)

- رمضان المبارک کے متعلق قرآنی احکام

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 22 ستمبر 2008ء)

- خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کا ذکر خیر

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 8 اکتوبر 2008ء)

- نظام خلافت کی طلب اور اس کی برکات کے متعلق دانشوروں کی آراء

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 3 دسمبر 2008ء)

- استحکام خلافت کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعود کی خدمات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 18 فروری 2009ء)

- سچ اپنانے کی اہمیت اور افادیت

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 20 مئی 2009ء)

- مذہبی دنیا میں آئینہ کی اہمیت

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 15 جولائی 2009ء)

- افواہ سازی اور اس کے خطرناک اثرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 22 اگست 2009ء)

- قادیان جلسہ سالانہ 2009ء کا آنکھوں دیکھا حال

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 20 جنوری 2010ء)

- قادیان میں شادی کی ایک پُر وقار تقریب میں شمولیت

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26 فروری 2010ء)

- راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والوں کا اجر

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11 مارچ 2010ء)

- خلافت خامسہ اور استحکام خلافت

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 24 مئی 2010ء)

- پاکستان کے احمدیوں پر مظالم اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی طرف سے دعاؤں اور صدقات کی تحریک

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 2جولائی 2010ء)

- پاک محبان لاہور کی قربانیوں کا عملی مظاہرہ

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 21جولائی 2010ء)

- رمضان کی تیاری اسوہ رسول ﷺ کی روشنی میں

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 2اگست 2010ء)

- روزمرہ کے چند خفیف جھوٹ

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 19اگست 2010ء)

- احمدیت کے سپوت۔ جنہوں نے حیرت انگیز استقامت دکھائی

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 28مئی 2011ء)

- غصہ کے اسباب اور اس پر قابو پانے کے طریق

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 2نومبر 2011ء)

- قوت برداشت اور صبر و حوصلہ

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26نومبر 2011ء)

- آداب الدعاء اور قبولیت دعا کے اسباب از روئے ارشادات حضرت مسیح موعود

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 1اگست 2012ء)

- زبان کی حفاظت اور اس کا درست استعمال از افاضات حضرت مسیح موعود و خلفائے احمدیت

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 21نومبر 2012ء)

- جلسہ سالانہ یوکے 2012ء اور امام وقت کی شفقتوں کی داستان

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 14جنوری 2013ء)

- معراج اور اسراء کی حقیقت
- ادب انسان کا زیور ہے
- والدہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ

شذرات

خاکسار ملکی اخبارات و رسائل کے فکر انگیز اقتباسات روزنامہ الفضل ربوہ میں گاہے بہ گاہے بھجواتا رہا جو شذرات کے عنوان سے شائع ہوتے رہے۔

- شذرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔16 ستمبر 1998ء)

- شذرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔5 اکتوبر 2001ء)

- شذرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔16 نومبر 2001ء)

- شذرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔18 فروری 2002ء)

- شذرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔7 جون 2003ء)

- شذرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔1 اپریل 2002ء)

- شذرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔5 اگست 2002ء)

- شذرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔21 اکتوبر 2002ء)

- شذرات

(روزنامہ الفضل ربوہ۔22 نومبر 2002ء)

غیر جماعتی اخبارات ورسائل میں شائع ہونے والے بعض مضامین

- ختم نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ کا موقف

(روزنامہ اوصاف، اسلام آباد۔24 ستمبر 1999ء)

- معراج اور اسراء دو الگ الگ واقعات

(ہفت روزہ فرق لاہور)

- کیا معراج اور اسراء ایک ہی واقعہ ہے؟

(ہفت روزہ فرق لاہور۔23 اپریل-30 اپریل 1993ء)

- مجلس تحفظ ختم نبوت کی قرارداد پر تبصرہ

(ہفت روزہ فرق لاہور۔15 جنوری-22 جنوری 1996ء)

- قربانی کے مسائل

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔21 مئی-30 مئی 1994ء)

- قرآن میں گستاخ رسول کیلئے حد کی سزا کا ذکر نہیں

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔16 ستمبر-23 ستمبر 1994ء)

- رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ رمضان المبارک

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔24 فروری-9 مارچ 1994ء)

- مسئلہ ارتداد (قتل مرتد کا عقیدہ۔اسلام کے منور چہرے پر بدنما داغ)

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔24 فروری-9 مارچ 1994ء)

- عید الاضحیٰ کی نماز صرف غیر حاجیوں کے لئے مقرر ہے

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔22 اپریل-30 اپریل 1995ء)

- توہین رسالت - علمائے وقت اور تصویر کا اصل رخ صورت حال سے حقیقتِ حال تک

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 17 مئی-24 مئی 1995ء)

- مشرک نمازی سے وہی سلوک کرتے تھے جو ہم احمدیوں سے کر رہے ہیں

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 7 جون-14 جون 1995ء)

- 786 بسم اللہ یا............؟

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 18 جون-24 جون 1995ء)

- لندن میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 10 ستمبر-18 ستمبر 1995ء)

- جمعہ کو رخصت دلانے کی خاطر جماعت احمدیہ کی خدمات

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 1 اکتوبر-10 اکتوبر 1995ء)

- جمعہ کی چھٹی سے پاکستانی عوام نے کوئی دینی فائدہ نہیں اٹھایا

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 1 اکتوبر-10 اکتوبر 1995ء)

- مسلمان کی تعریف- قرآن اور احادیث کی رو سے (ختم نبوت کا اسلامی مفہوم)

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 11 اکتوبر-20 اکتوبر 1995ء)

- اقوام متحدہ کی گولڈن جوبلی--- مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 4 نومبر-11 نومبر 1995ء)

- آئینہ انہیں دکھلایا تو برا مان گئے

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 21 دسمبر-29 دسمبر 1995ء)

- رمضان المبارک اور ہماری ذمہ داریاں

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 29 جنوری-2 فروری 1996ء)

- عید ہمیں کیا سبق دیتی ہے

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔20 فروری-28 فروری1996ء)

- عید — بار بار آنے والی مسرت

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔20 فروری-28 فروری1996ء)

- فلسفہ حج، قرآنی تشریح اور ہمارے اعمال

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔15 اپریل-21اپریل1996ء)

- صدر ضیاء--احمدیوں کے دشمن اول

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 23اگست-30اگست1996ء)

- قادیانیوں پر غیر انسانی پابندیاں دفعہ 295 کی ناجائز اور یک طرفہ کاروائی

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 23اگست-30اگست1996ء)

- مباہلہ — مرزا طاہر کا مسلم علماء کو کھلا چیلنج (اکیسویں صدی احمدیت کی عظیم الشان فتح کی نوید ہے)

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 23مارچ-30مارچ1997ء)

- گولڈن جوبلی — ہماری کارکردگی بھی گولڈن ہے؟(پچاس سال مکمل ہونے پر پچاس فکری سوالات)

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔ 1 ستمبر-8 ستمبر1997ء)

- اسرائیل، مولانا اجمل قادری اور ہمارے علماء

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔24 ستمبر-1اکتوبر1997ء)

- 7 ستمبر 1974ء جب احمدیوں کو کافر قرار دیا گیا

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔24 ستمبر-1اکتوبر1997ء)

- 7 ستمبر 1974ء کا فیصلہ — پس منظر، حقائق اور واقعات

(ہفت روزہ مہارت لاہور۔7اکتوبر-14اکتوبر1997ء)

- باپ کا جنازہ بھی وزارت علیا نہ بچا سکا (وٹو نے اقتدار کے لئے باپ کے جنازے میں شرکت نہ کی۔ لیکن ــــ اقتدار کا سنگھاسن پھر بھی بر قرار نہ رہ سکا)

(ہفت روزہ مہارت لاہور)

- کاغان چشموں کی وادی
- خود کاشتہ پودا کون؟
- تنسیخ جہاد کا الزام
- بسنت ایک تہوار یا طوق
- جماعت احمدیہ کے خلاف بے بنیاد الزامات کی حقیقت
- کیا اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے؟
- توہین رسالت کی سزا قتل نہیں (روزنامہ دن لاہور کو بھجوایا گیا)
- زندہ خدا
- تکفیر
- لندن میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ
- قادیانیوں پر غیر انسانی پابندیاں دفعہ 295 کی ناجائز اور ایک طرفہ کاروائی
- قادیان انڈیا میں جماعت احمدیہ کا سالانہ کنونشن
- ماضی میں ہم کیا تھے اور آج کیا ہیں اس کا جائزہ یوں ہے
- ''مسلمان'' کی تعریف۔ ہمارے علمائے کرام کے لئے لمحہ فکریہ

بعض پمفلٹس جو احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کے لئے ترتیب دیئے

(ان میں بعض لاہور، پشاور اور اسلام آباد قیام کے دوران جمعہ کے روز مساجد میں تقسیم ہوئے اور بعض "کچھ کلیاں کچھ پھول" کا حصہ بن چکے ہیں)

- مسابقت فی الخیرات اور رمضان المبارک کی تیاری
- شعبان کا رمضان سے تعلق اور رمضان کی تیاری
- رمضان المبارک کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی ایک جامع تقریر
- رمضان اصلاح نفس کا ایک مہینہ
- برکات ماہ رمضان کی محرومی سے بچنے کی دعا
- رمضان کے بارہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود کی ایک دردانگیز دعا
- حضور نماز کیلئے دعا
- رمضان المبارک کا تحفہ
- چند اہم دعائیں
- رمضان المبارک، تلاوت قرآن اور دعاؤں کا مہینہ
- رمضان المبارک اور قرآن کریم
- دعا سجدۃ القرآن
- قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے
- تلاوت قرآن پاک اور بعض مسنون کلمات
- ہر احمدی کو وہ آیات قرآنی یاد کرنے کی تحریک جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نمازوں میں تلاوت فرماتے ہیں

- رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ رمضان المبارک
- رمضان المبارک اور ہماری ذمہ داریاں
- خود احتسابی اور رمضان
- عید ہمیں کیا سبق دیتی ہے
- نماز عید کے مسائل
- عشرہ ذوالحجہ کی اہمیت اور قربانی کے مسائل
- حج اور اس کا فلسفہ
- درود شریف۔ایک وسیلہ لقائے باری تعالیٰ
- پیارے امام ایدہ اللہ کی دعاؤں کی تحریکات
- حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعاؤں کے بارہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی تازہ تحریک
- دعائیہ تحریک
- تحریک دعا
- اپنی دعاؤں سے پیارے امام کا بھرپور ساتھ دیں
- اولاد کے حق میں بعض اہم دعائیں
- ہم دعامیں کیا مانگیں
- مشکلات کے وقت کی چند دعائیں
- ذہن کو تیز کرنے کی دعائیں
- قیام نماز،احمدیت کے روشن مستقبل کی ضمانت
- باجماعت نماز کی اہمیت اور ہمارا فرض

- نماز کی حفاظت کریں نماز آپ کی حفاظت کرے گی
- ٹوپی نہ پہننا ایک غلط عادت ہے
- اصلاح نفس اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات
- جھوٹ۔ایک گناہ کبیرہ
- اسلام کا ایک تاکیدی حکم۔۔۔السلام علیکم کا افشاء
- شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات (بابت پردہ)
- اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے
- خدمت خلق
- خدمت خلق کو اپنا شعار بنائیں
- بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جماعت کو ضروری نصائح
- عباد الرحمٰن کی علامات
- خوب یاد رکھو کہ اطاعت،اطاعت،اطاعت خلاصہ ہے دین کا
- خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ(28 مئی 1993ء بمقام جرمنی)
- حضرت مسیح موعودؑ بحیثیت داعی الیٰ اللہ
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت المصلح الموعود "بسلسلہ دعوت الیٰ اللہ"(فرمودہ 18 اگست 1958ء)
- ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بابت دعوت الیٰ اللہ
- دعوت الیٰ اللہ کا کم سے کم ٹارگٹ
- داعی الیٰ اللہ اور بعض اہم دعائیں

- 23 اپریل—یوم تحریک جدید-ہماری ذمہ داریاں
- رمضان کا آخری مبارک عشرہ ہم کیسے منائیں
- نماز تسبیح
- اسلام میں شب برات کی اہمیت اور شعبان کا رمضان سے گہرا تعلق
- حج اور عید-ان کا فلسفہ اور مسائل
- ہم خدا سے کیا مانگیں
- نماز باجماعت کے قیام بارے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا فرمودہ ارشاد
- نیک چلنی، نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ مدارج تک پہنچنے کے لئے نصائح
- عباد الرحمٰن کی علامات
- تحریک جدید اور ہماری ذمہ داریاں
- پہلا عشرہ رحمت اور رحمت کے بارے میں دعائیں
- دوسرا عشرہ مغفرت اور اس کے بارے میں بخشش طلب کرنے کی دعائیں
- تیسرا عشرہ آگ سے نجات اور آگ سے نجات طلب کرنے کے بارے میں دعائیں
- نماز کے جسمانی فوائد

بعض لیکچرز اور تقاریر

- پاکستان میں موجود جماعتی ادارہ جات کا تعارف

(جامعہ احمدیہ ربوہ میں لیکچر)

- پاکستان میں موجود جماعتی ادارہ جات کا تعارف

(جامعہ احمدیہ یوکے میں لیکچر)

- حب الوطنی۔ جماعت احمدیہ کی ملکی اور ملی خدمات کے آئینہ میں

(جامعہ احمدیہ ربوہ میں لیکچر)

- ہم مبلغین آنحضرت ﷺ کے ظل ہیں

(جامعہ احمدیہ ربوہ میں لیکچر)

- حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت قرآن

(لجنہ کی ایک تقریب میں تقریر)

- قول سدید اور قول زور

(انصار اللہ مقامی ربوہ کے تحت لیکچر)

- سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں ایک معالج کے اوصاف

(شعبہ گائینی، فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لیکچر)

سیرالیون قیام کے دوران انگریزی زبان میں بعض لیکچرز، تقاریر اور مضامین

- The Holy Quran Is A Complete Guidance
- The Holy Quran – A Perfect Guide For Mankind
- The Advent Of Syedna Hazrat Mahdi (A.S) In The Light Of The Quran
- Truthfulness Of The Promised Messiah
- Various Aspects Of Devotion
- Eid Ul Fitr
- Sura Al Kausar
- Blessings Of Khilafat
- Trials For Believers
- Importance Of Five Times Daily Prayers
- Characteristics Of The Successful Preacher
- An Ahmadi And His Responsibility (Dawat-E-Ilallah)
- Future OF Ahmadiyyat
- Quranic Text Has Not Suffered With Any Additions Or Changes by The Human Hands
- Promised Messiah (A.S)

- Future Of Ahmadiyyat
- A Fact About Ahmadiyyat
- Prophecy About Hazrat Muslih – I – Mauood
- What is Ahmadiyya Movement?
- Eid Ul Adha
- Eid In Islam
- Celebration Of Eid-Ul-Adha

دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اَعُوْذُ بِكُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

اے اللہ! ہر نظر بد سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں

اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاهْدِنِی وَعَافِنِی وَاجْبُرْنِی

وَارْزُقْنِی وَارْفَعْنِی

آمین

اللھم آمین یارب العالمین

خاتمہ بالخیر کی دعا

اللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا

مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ

(مستدرک حاکم)

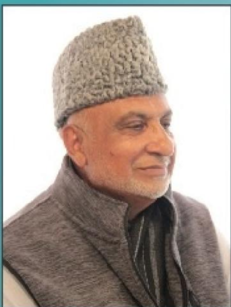
اے اللہ! سب کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی

رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

آمین

اللھم آمین یارب العالمین

تعارف مصنف



حنیف احمد محمود 19 دسمبر 1953ء کو مکرم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی مرحوم اور مکرمہ مریم صدیقہ مرحومہ کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کوئٹہ اور راولپنڈی سے حاصل کر کے 1970ء میں میٹرک تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ سے کیا۔ میٹرک کے بعد زندگی اللہ کی راہ میں وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لے کر 1978ء میں شاہد کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ اس دوران لاہور بورڈ سے عربی فاضل کی سند بھی حاصل کی۔ پاکستان میں بدّوملہی، پیر محل، لاہور، پشاور اور اسلام آباد میں خدمات بجا لانے کے علاوہ سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اعلائے کلمہ اسلام کی توفیق پائی۔ 2005ء سے 2018ء تک بطور نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ خدمت بجا لانے کے بعد 2018ء سے 2019ء تک ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ اور 13 دسمبر 2019ء سے تادم تحریر ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ 2018ء تا 2020ء کے اوائل تک الفضل کے متبادل اخبار روزنامہ ''گلدستہ علم و ادب'' لندن کے ایڈیٹر رہے۔ یوں جماعت میں بیک وقت دو روزناموں کی ایڈیٹری کا سہرا بھی آپ کے سر رہا۔

ذیلی تنظیموں میں محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ میں منتظم اطفال الاحمدیہ اور زعیم مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمات کے علاوہ مجلس انصاراللہ پاکستان میں دو سال قائد اشاعت اور ساڑھے تین سال قائد تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ قائد اشاعت کی حیثیت سے عرصہ دو سال میں نو کتب (بشمول ایک اپنی تصنیف) اور قائد تربیت کی حیثیت سے سینکڑوں پمفلٹس، بروشرز اور ہینڈ بلز انصار کی تربیت کے لئے شائع کئے۔

نائب ناظر کی حیثیت میں بھی بیسوں کتب، کتابچے منظر عام پر آئے۔ موصوف کے مضامین، آرٹیکلز اور اداریوں کی تعداد پانچ صد کے قریب ہے اور 31 چھوٹی بڑی کتب کے مصنف ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

MERA GHULSHAN-E-HAYAAT

(Autobiography)

Hanif Ahmad Mahmood